وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ

عفت وعصمت کی حفاظت

مگر کیسے؟

www.KitaboSunnat.com

تالیف فضیلۃ الشیخ سعید محمد عبداللہ

مقدمہ ابوضیا محمود احمد غضنفر

حدیبیہ پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)

کتاب نمبر ______________

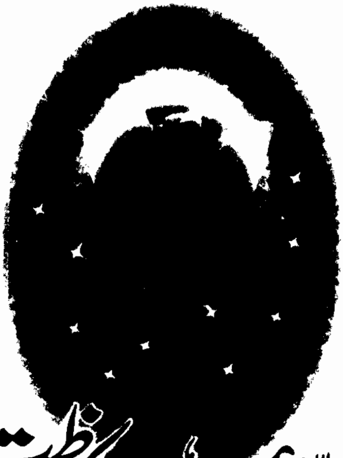

عفت و عصمت کی حفاظت

مگر

کیسے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عفت و عصمت کی حفاظت

مگر

کیسے؟

www.KitaboSunnat.com

تالیف فضیلۃ الشیخ سعید محمد عبداللہ

مقدمہ ابوضیاء محمود احمد غضنفر

تقریظ ابوبکر جابر الجزائری

اردو قالب شیخ محمد جمیل اختر

حدیبیہ پبلیکیشنز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق اشاعت برائے محمد حبیب پبلیکیشنز محفوظ ہیں

نام کتاب .... عفت عصمت کی حفاظت مگر کیسے؟

مؤلف .... فضیلۃ الشیخ سعید محمد عبداللہ

تعداد .... ایک ہزار

ناشر .... محمد سمیع اللہ جنجوعہ

مطبع .... قدوسیہ اسلامک پریس

محمد حبیب پبلیکیشنز کی جملہ مطبوعات پاکستان بھر میں تمام بڑے شہروں کے کتب خانوں میں دستیاب ہیں۔ **لاہور**: مکتبہ قدوسیہ 7230585 دار السلام 7232400 نعمانی کتب خانہ 7321865، اسلامی اکیڈمی 7357587، مکتبہ رحمانیہ 7224228، مکتبہ اسلامیہ 7244973 مکتبہ سلفیہ 7237184 دار الھدیٰ 7639557، کتاب سرائے 7320318 شرکۃ الامتیاز 7311178 **گوجرانوالہ** مدینہ کتاب گھر، مکتبہ نعمانیہ، والی کتاب گھر 233089 **فیصل آباد**: مکتبہ اسلامیہ 631204، مکتبہ اہلحدیث، دار ارقم **کراچی**: مکتبہ نور حرم 4965724، مکتبہ اہلحدیث (ٹرسٹ) دار السلام 4393936 **راولپنڈی**: تسجیلات [illegible] کشمیری بازار 5535168 **اسلام آباد**: [illegible] 2261356 [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

www.KitaboSunnat.com

- مقدمہ 17
- تقریظ (از فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری) 19
- عرضِ مؤلف (از شیخ احمد علا عبدالحمید دعبس) 21
- تقریظ (از شیخ عوض بن محمد القرنی) 23

بابِ اوّل

اچھے کام کی ترغیب اور برے کام سے ترہیب کا بیان

1- پاکدامنی کا حکم 25

2- خوفِ الٰہی سے شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے کی فضیلت 27

- قرآن مجید کی روشنی میں 28
- نگاہ کو نیچا رکھنے کا حکم 28
- امام سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول 29
- اپنی حدود کا احترام کرنے والے باعزت لوگ 30
- متقی لوگوں کا مقام 31
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں 32
- زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے کا مقام 32
- عرش الٰہی کا سایہ پانے والا خوش نصیب 33
- اللہ کی رضا کے لئے برائی چھوڑنے کا واقعہ 33
- حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول 35

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والی عورت کا مقام 35
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت 36
- حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی اسوۂ حسنہ ہے 36
- قرآن کی روشنی میں 36
- حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول 38
- علامہ محمد امین شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت 40
- یوسف علیہ السلام کا خود اپنے متعلق برأت کا اعلان 41
- دوسری دلیل 41
- عورت کا اعتراف 41
- عورت کے شوہر کا اعتراف 41
- عورتوں کی گواہی 42
- گواہ کا اعتراف 42

3- شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے والے کے لیے دردناک عذاب 43

- قوم لوط علیہ السلام 43
- گناہ پر ڈٹ جانے کے نقصانات 43
- بے حیائی کرنے والوں کا تذکرہ قرآن مجید نے کن الفاظ سے کیا ہے؟ 44
- فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں 47

4- چند لمحات کی لذت کا انجام 49

- امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا قول 49
- نفسانی خواہش کے نقصانات 49
- جاہل، نادان، اور کم عقل کا مقصد صرف لذت حاصل کرنا ہے 50

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

شرمگاہ کو کن چیزوں سے محفوظ رکھا جائے

- پہلا مؤقف 51
- دوسرا مؤقف 52
- تیسرا مؤقف 52

1- زناکاری 52

- زانی کی اپنے برے فعل پر ندامت 52
- زناکاری کے نقصانات 53
- زناکاری کی حرمت 54
- زناکاری کی سزا 57
- باکرہ یعنی شادی شدہ عورت کی سزا 58
- کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا 58
- شادی شدہ کو رجم کی سزا 59

2- شرمگاہ کی لواطت سے حفاظت 60

- شیطانی ہتھکنڈوں سے بچیے 60
- لواطت کی قباحت 61
- لواطت کے نقصانات 63
- عورت سے بے رغبتی 64
- انسانی اعصاب کا متاثر کرنا 64
- گودے کا متاثر ہونا 65
- لواطت کی کفایت نہ کرنا 65
- مضبوط عضلات کا ڈھیلا پن 65

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

✤ لواطت کا اخلاقیات سے تعلق 65
✤ اعضائے تناسل کا متاثر ہونا 66
✤ ٹائیفائیڈ وغیرہ کا مرض 66
✤ زنا کے امراض 66
✤ لواطت کی سزا 67
3- چوپاؤں سے بدکاری کا ارتکاب کرنے سے بچو 69
✤ بدکاری کی سزا 70
✤ امام ابن حزم رحمہ اللہ کا قول 71
✤ امام شوکانی رحمہ اللہ کا قول 73
✤ امام ابن قیم رحمہ اللہ کا قول 73
4- حائضہ اور نفاس والی عورتوں سے مباشرت کرنے سے بچو 75
✤ حرام کاموں سے بچئے 75
✤ امام سعدی رحمہ اللہ کا قول 76
✤ حافظ ابن حجر اور امام نووی رحمہ اللہ کے قول 77
✤ شیخ صالح ابن عثیمین رحمہ اللہ کا قول 78
✤ حائضہ عورت سے فائدہ اٹھانے کی حد 78
5- عورت سے لواطت کرنا 80
✤ عورات کے ساتھ لواطت حرام ہے 80
✤ قرآن کی روشنی میں لواطت کی حرمت 81
✤ حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں لواطت کی حرمت 81
✤ لواطت کے نقصانات 83
6- مشت زنی 84
✤ عورت اخلاقیات کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے 84

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❁ مشت زنی کی حرمت 85

❁ شیخ ابوالفضل حفظہ اللہ کا قول 87

❁ مشت زنی کے نقصانات 87

❁ شیخ ابوالفضل کی نصیحت 89

7- شرمگاہ کو چپٹی بازی سے بچانا 90

❁ چپٹی بازی باعث شرم ہے 90

❁ چپٹی بازی کی حرمت (قرآن کی روشنی میں) 91

❁ چپٹی بازی کی حرمت (حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں) 91

بابِ سوم

فحاشی اور بے حیائی کے نقصانات

1- اُخروی نقصانات 94

❁ موت کی سختیاں 95

❁ قبر کی ہولناکیاں 97

❁ قبر کا دبانا 100

❁ قبر کا عذاب 102

❁ آگ میں جلنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا پردہ 104

❁ حوضِ کوثر سے دھتکارے جانا 106

❁ آگ سے چھٹکارا' کب؟ 107

❁ پل صراط کی سختیاں 109

❁ کن نافرمانوں کے متعلق سفارش قبول ہوگی 112

2- دِل کے نقصانات 114

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- بندے کے ایمان کی کیفیت 114
- دل کی زنگ آلودگی 115
- دل کی سیاہی اور تاریکی 118
- امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول 119
- عشق کا مرض 120

3- روحانی نقصانات 122
- اللہ کا تقویٰ اختیار کریں 122
- اللہ کی نافرمانی کے نقصانات 123
- روح کا فلسفہ 123
- امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول 124
- خلاصہ کلام 125

4- دینی نقصانات 125
- صحیح راستے سے پھر جانا 125
- ایمان کی روشنی کا چھن جانا 128
- غیرت کا جنازہ 129
- حیاء کا خاتمہ 131
- بُرا انجام 133

5- اخلاقی نقصانات 134
- معاملات میں فحش گوئی 135
- بہیمانہ حالت 137
- بزدلی 138
- اچھے اخلاق سے محرومی 140
- اخلاقی اثرات 141

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

6- دنیوی اور معاشرتی نقصانات 141

✤ رزق میں تنگی 142

✤ عذاب اور ہلاکت کا سامنا 144

✤ فساد کا پھیل جانا 146

✤ طاعون اور بھوک میں مبتلا ہو جانا 148

✤ نسل انسانی کا خاتمہ 149

✤ کثرت جرائم 150

7- جانی نقصانات 152

✤ اللہ کا نیک بندہ 152

✤ گمراہ آدمی 152

8- خاندانی نقصانات 153

✤ ادلے کا بدلہ 154

✤ اولاد کا ضیاع 156

✤ ندامت کے آنسو 157

✤ آرام وسکون کا خاتمہ 159

✤ جب چڑیا چگ گئی کھیت 160

✤ شیخ سید قطب رحمۃ اللہ علیہ کا قول 161

9- جسمانی نقصانات 162

✤ سوزاک اور آتشک 164

✤ سوزاک کا بانجھ پن تک پہنچانا 166

✤ مجرائے بول اور آتشک کا جنسیت کو متاثر کرنا 166

✤ پیپ والی پھنسیاں 166

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❁ جلن اور سوزش 167
❁ ہرپیس 167
❁ ایڈز 168

باب چہارم

برے کاموں سے بچنے کا طریقہ اور فحاشی کا علاج

1- سچی توبہ 173
❁ توبہ کی شروط 173
❁ بندگانِ خدا کو پر اُمید رکھنے والی آیات 176
❁ اللہ کی رحمت سے مایوسی گناہ 177
❁ رسول اللہ ﷺ کا استغفار 178
❁ اللہ تعالیٰ کا بندہ کی توبہ سے خوش ہونا 180
❁ گناہوں کا نیکیوں میں بدلنا 182
2- دعا 186
❁ دعا کی فضیلت 189
❁ رات کی آخری گھڑیوں میں دعا کرنا 191
❁ دعا کے آداب 193
❁ اسم اعظم کے وسیلے سے دعا 195
3- شادی 198
❁ شادی کی فضیلت 200
❁ اللہ تعالیٰ کا پاکدامنی کے لئے شادی کرنے والے کی مدد کرنا 203
❁ 205

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❁ نوجوانوں کے نام 207

4- روزہ 208

❁ روزے کی فضیلت 209

❁ روزے کے لوازمات 211

❁ ایک اعتراض کا جواب 212

5- نگاہ کو پست رکھنا 213

❁ حیلے بہانوں سے اجتناب کریں 213

❁ نگاہ کو پست رکھنے کا حکم 215

❁ امام ابن قیم رحمہ اللہ کا قول 217

❁ سید قطب رحمہ اللہ کا قول 217

❁ گناہ پر ابھارنے والے مناظر کو دیکھنا؟ 218

❁ نگاہ کو پست رکھنے کے فوائد 218

6- موسیقی سننے سے اجتناب 222

❁ گانا بجانا اور نوجوان نسل کا طرزِ عمل 222

❁ آلاتِ لہو اور موسیقی کی حرمت 223

❁ حرمت موسیقی پر دلالت 227

❁ گانے کے مختلف نام 228

❁ مختلف فیہ ترانے 231

7- جنسی شہوات کو بھڑکانے والے خیالات کو ترک کرنا 233

❁ سینے میں کھٹکنے والی چیز گناہ ہے 234

❁ شیطانی ہتھکنڈوں سے بچیے 235

❁ سیدھے راستے کی طرف لوٹیے 237

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❁ بُرے خیالات سے چھٹکارا 238

❁ شیطان مسلمان بندے کے دل کو کیسے قابو کرتا ہے؟ 240

❁ شیطانی خیالات سے بچاؤ کا طریقہ 241

❁ یوم حساب کے لئے تیاری کریں 242

-8 نیک رفقاء 243

❁ خوفِ الٰہی کامیابی کی سیڑھی ہے 243

❁ نیک لوگوں کی صحبت پر ترغیب 244

❁ دوست کیسا ہونا چاہیے؟ 246

-9 محاسبۂ نفس 248

❁ نفس کے ساتھ جنگ 248

❁ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنا 249

❁ محاسبۂ نفس 253

❁ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا قول 254

❁ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول 255

❁ مجاہدۂ نفس 256

-10 برائیوں سے بچنے کے چند مزید بڑے بڑے طریقے 260

❁ (i) باپردگی 260

❁ (ii) آراستہ ہو کر نکلنے کی ممانعت 261

❁ (iii) اجنبی عورتوں کو چھونے اور مصافحہ کرنے کی حرمت 261

❁ (iv) غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی کی حرمت 263

❁ (v) عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے 264

❁ (vi) عورت خوشبو لگا کر باہر نہ نکلے 265

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- (vii) عورت (بالکل) نرم لہجے میں بات نہ کرے 266
- (viii) باطل قسم کے اختلاط کی ممانعت 267
- (ix) گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت 268

11- جہنم کی آگ کا تصور 269
- جہنم کا حال اور اس کی ہولناکیوں کا بیان 271
- جہنم کی گہرائی اور اس کی گرمی کی شدت 273
- جہنمیوں کا کھانا پینا 275
- حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول 278
- عذاب جہنم کا استحکام 279

12- جنت اور اس کی نعمتوں کا نظارہ کیجئے 281
- جنت کا حال اور اس کی نعمتوں کا بیان 282
- جنت کی کوئی نظیر نہیں 284
- جنتیوں کا کھانا پینا 286
- جنتیوں میں سے سب سے کم درجے والے کی قدر و منزلت کیا ہوگی؟!! 289
- بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں 291
- سحر زدہ حوروں کا بیان 294

بَابُ پنجم

مختلف قسم کے واقعات

1- پاکدامن لوگوں کے واقعات 296
- ایک عبادت گذار کا واقعہ 296
- غار والوں کا قصہ اور پاکدامنی کا انجام 298

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ 300
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بنت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ 302
- حضرت مریم علیہا السلام کا واقعہ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا گود میں کلام کرنا 304

2- توبہ کا بیان 306

- سیدنا ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کا قصہ 306
- غامدیہ خاتون قصہ 308
- بدکاری چھوڑنے کا انعام 310

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُقَدِّمَۃ

الحمدللّٰہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین.

انسانی معاشرے کو پاکیزہ رکھنے کے لئے اسلام کے نظام معاشرت میں انسانی ناموس کی حفاظت کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ جو انسان اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پالے وہ کامیاب و کامران انسان کہلانے کا حقدار ہوگا۔

کردار کی پاکیزگی سے انسان معاشرے میں سربلندی و سرفرازی حاصل کرتا ہے۔ ناموس کی حفاظت سے انسان قربِ الٰہی کی سعادت حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

ناموس کی حفاظت سے انسان اپنے باطن کو خوشبودار بنالیتا ہے۔ فرشتے بھی ایسے انسان پر رشک کرنے لگتے ہیں جس نے اپنے کردار کو کتاب وسنت کے احکامات کی روشنی میں پاکیزہ بنالیا۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے فضیلۃ الشیخ خمیس بن السعید محمد نے "وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ" کے عنوان سے ایک مفصل بحث قلم بند کی ہے۔ جسے دارالاحیاء التراث العربی بیروت نے نہایت عمدہ انداز میں شائع کیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ اردو دان طبقے کی راہنمائی کے لئے حدیبیہ پبلی کیشنز لاہور نے اسے اردو زبان میں منتقل کرا کے نہایت عمدہ، نفیس اور اعلیٰ انداز میں زیور طباعت سے آراستہ کیا ہے۔ کتاب کے ذیلی عنوانات اس خوش اسلوبی سے ترتیب دیئے گئے کہ اگر ان کو اپنے کردار کا حصہ بنالیا جائے تو انسان پاکیزگی کے اعلیٰ مقام پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائز ہوسکتا ہے۔

تمام عنوانات کو کتاب وسنت کے دلائل سے مزین کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیائے تصنیف و تالیف کی معروف شخصیات فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری اور فضیلۃ الشیخ عوض محمد القرنی نے اس کتاب کو کردار سازی کے لئے انتہائی مفید قرار دیا ہے۔

مسلم معاشرے کے نوجوان اگر اس کتاب کا پوری توجہ سے مطالعہ کریں اور اس کے مندرجات پر عمل پیرا ہو جائیں تو وہ ایک مثالی کردار کے حامل ہو سکتے ہیں۔

یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر گھر اور ہر لائبریری کی زینت بنے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ مصنف، مترجم اور زیور طباعت سے آراستہ کرنے والے کو دُنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرے۔

آمین یارب العالمین

www.KitaboSunnat.com

ابوضیاء محمود احمد غضنفر

۷/اگست ۲۰۰۷ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری

www.KitaboSunnat.com

بعد التحمید والصلاۃ والتسلیم....

ہمارے فاضل دوست خمیس بن سعید محمد عبداللہ نے مجھے اپنی نئی لکھی ہوئی کتاب مسجد نبوی ﷺ میں مجھے تقریظی کلمات لکھنے کے لئے دی' اس کا عنوان "وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ" رکھا گیا تھا۔ میں نے اس کتاب کی اچھی طرح سے ورق گردانی کی' یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں ایک فصل' دوسرے باب میں دو فصلیں' تیسرے باب میں سات فصلیں' چوتھے باب میں نو فصلیں جبکہ پانچویں باب میں بارہ فصلیں ہیں۔ سات مشہور اور صحیح تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے' اس کتاب میں جن احادیث کو نقل کیا گیا ہے وہ بتیس (۳۲) کتب حدیث سے اکٹھی کی گئی ہیں' فقہ کی تیرہ کتب جبکہ مختلف افکار کے سترہ مراجع ہیں' ان کے علاوہ چھ مراجع متفرقات سے ہیں۔ بلا شک وشبہ یہ کتاب ایک سو چار مراجع سے استفادہ کر کے لکھی گئی ہے۔

جن امراض کا علاج اس کتاب میں کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱ ظاہری امراض مثلاً بے پردگی' کئی شعبہ جات میں غیر محرم مردوں عورتوں کا اختلاط' میوزک اور گانے سننا' ٹیلی ویژن' کیبل' ڈش وغیرہ دیکھنا۔

۲ بڑے بڑے امراض مثلاً زنا کاری' لواطت' ان کے مقدمات اور وہ اسباب جن کی وجہ سے یہ برائیاں پھیلتی ہیں۔

۳ ان برائیوں اور امراض کو ذکر کرنے کے بعد موصوف نے ان کا علاج

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی پیش کیا ہے۔ مثلاً دُعاء، ذکر، نماز، روزہ، کتاب وسنت پر عمل وغیرہ۔ ان امراض کا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس مختصر سی تقریظ کے آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ کتاب علماء وصلحائے امت کی ضرورت ہے۔ ہر داعی الی اللہ والے مکتبہ میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

وکتبہ

ابوبکر جابر الجزائری

الواعظ بالمسجد النبوی الشریف

٥/٥/١٤١٩ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مؤلف

از شیخ احمد علا عبد الحمید دعبس

الحمدللّٰه ربّ العلمين، والصلاة والسلام على سيّد الأوّلين و الآخرين معلّم البشرية و هادى الإنسانية سواءَ السبيل، و على آله و صحبه اجمعين. أمّا بعد!

فرد اور جماعت کا ایک ہی راستے پر چلنے کا اہتمام کرنا اہم معاملات میں سے ہے۔ قوموں اور معاشروں کے عروج و زوال کا انحصار بھی اسی اہتمام اور عدم اہتمام پر ہے۔ فاضل مؤلف نے اپنی کتاب میں اسی چیز کا اہتمام کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب فاضل مؤلف اپنی یہ کاوش لے کر میرے پاس آئے تب مجھے انتہائی خوشی ہوئی۔ انہوں نے میرے ذمے کہ میں اسے پڑھ کر اس کتاب پر مقدمہ لکھوں' اور مناسب کانٹ چھانٹ کروں۔ چنانچہ میں نے اس کتاب کا باریک بینی سے مطالعہ کیا' اس وقت مجھ پر یہ حقیقت آشکارا ہوئی کہ یہ کتاب اپنے ابواب میں ایک جامع کتاب ہے۔ مؤلف نے اس کے اجزاء کی تالیف' بکھرے ہوئے مواد کو جمع کرنے اور اسے قابل رشک ترتیب دینے میں اچھی کوشش کی ہے۔

فاضل مؤلف حفظہ اللہ نے قارئین کی سہولت کے لیے اور نوجوانوں' بوڑھوں کو اس موضوع کے خطرات سے آگاہ کرنے کے لیے سلف صالحین کی عبارات کو عمدہ اور نافع طریقہ سے پیش کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ معاشرہ ہلاکت اور تباہی سے محفوظ رہے۔ خطرات کی گھنٹیاں ان خطرات سے آگاہ کرنے کے لیے بجتی رہتی ہیں' جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب میں ان خطرات کا نہایت عمدہ علاج پیش کیا گیا ہے۔ شروع سے لے کر اختتامِ کتاب تک اسلامی مصادر' مثلاً کتاب وسنت کی تعلیمات اور ان علماء امت کے اقوال پر اعتماد کیا گیا ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں اسی امت کی رفعت و بلندی کے لیے وقف کر دی تھیں۔

میں قارئین کو اس بات کی طرف رغبت دلاتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو اچھی طرح پڑھیں' سمجھیں اور اس کا مقصد صرف رضائے الٰہی ہو۔ پھر اس کی باتوں کو اپنی زندگیوں پر منطبق کریں اور اس کی تعلیمات کو دوستوں' عزیزوں' ہمسایوں تک پہنچائیں۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو مزید توفیق دے کہ وہ ایسی نافع بحثوں کو احاطۂ علم وتحریر میں لائے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنے ہاں قبول فرمائے' اس کو بہترین جزا عطا فرمائے' اس کے دِل' زبان اور قلم کو ڈگمگانے سے بچائے' اور ہر طرح کی لغزش سے محفوظ رکھے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

و صلى الله على سيدنا محمد

و على آله و صحبه وسلم تسليما كثيرا

وكتبه

احمد علا عبد الحميد دعبس

الاستاذ المشارك للفقه المقارن

بكلية التربية للبنات بأبها

۷/ محرم/ ۱۴۱۹ھ

۳/ مئی / ۱۹۹۸ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

از شیخ عوض بن محمد القرنی

الحمد للّٰہ رب العلمین، والصلاۃ والسلام علی من وصفه اللّٰہ بقوله: "وَ إِنَّكَ لعلٰى خلق عظيم" و بعد!

برادرم خمیس بن سعید محمد عبداللہ نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اس کتاب "وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ" کا مقدمہ تحریر کروں۔ میں نے اپنی دوسری مصروفیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا' میں نے دیکھا کہ موصوف نے اس کتاب میں امت کے اخلاق' اس کے مرد وعورتوں کی عزتوں پر غیرت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اخلاق کریمہ' حسن سلوک' پاکدامنی' پاکیزگی' سچے ایمان اور عقیدے کا نتیجہ ہے۔ یہی چیزیں امت کی کرامت' شرف اور پاکیزگی پر دلالت کرتی ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس' برے اخلاقیات' ناروا سلوک' شہوات کی شدت' سب کمزور ایمان اور اعتقاد کا نتیجہ ہے۔ ان چیزوں سے آدمی کی شخصیت متاثر ہو جاتی ہے' اور وہ اس کتے کی طرح ہو جاتا ہے جو ہانپتا پھرتا ہے یا پھر اس جانور کی طرح ہو جاتا ہے جس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی' اور نہ ہی وہ پاک ہوتا ہے۔ پھر ایسے لوگ عزت وشرف والی زندگی بسر نہیں کر سکتے' اور اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ امت مضمحل اور ناپید ہو جاتی ہے۔ اگرچہ ایسے لوگوں کو کچھ دیر کی مہلت بھی مل جائے کہ وہ بے حیائی اور برائی کا ارتکاب کرتے رہیں' لیکن اللہ تعالیٰ ان کو سزا دیئے بغیر نہ چھوڑے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائی نے قلم اٹھایا ہے۔ بعض جگہ آپ دیکھیں گے کہ بہت سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں' اس کا مقصد صرف اور صرف امت کے لوگوں کو بھلائی کی رغبت دلانا' نوجوانوں کو بُرے کاموں کے انجام سے ڈرانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین میں بصیرت' نیت میں اخلاص اور اعمال میں سیدھی راہ کی توفیق دے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه.

عوض بن محمد القرنی

السعودية العربية

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل

اچھے کام کی ترغیب

اور

بُرے کام سے ترہیب [ڈرانے] کا بیان

1- پاکدامنی کا حکم

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ﴾ [نور:۳۳]

''جو لوگ نکاح [کرنے] کا مقدور نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ ضبط نفس کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے''۔

اس کی تفسیر میں سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جو بندہ نکاح کرنے سے عاجز ہے اللہ تعالیٰ نے اسے پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی اسے حکم دیا ہے کہ وہ حرام کاموں سے بچے اور ایسے کام کرے جو حرام کاری سے محفوظ رکھیں، اور دل میں پیدا ہونے والے شیطانی وسواس کو پھیر دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان کو بھی ملحوظ خاطر رکھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)) ❶

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو کوئی نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ ضرور شادی کرے' اور جو نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کے لیے ڈھال کا کام دیتا ہے''۔

پاکدامنی اختیار کرنے والے بندے سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ عنقریب اسے غنی کر دے گا اور اس کے معاملات میں آسانی پیدا فرما دے گا۔ اسی طرح اسے حکم بھی ہے کہ آسانی پیدا ہونے تک انتظار کرے تاکہ کسی قسم کی مشقت میں نہ پھنس جائے۔'' ❷

اور امام زمخشری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿ وَلْيَسْتَعْفِفْ ﴾ کا مطلب ہے کہ وہ اپنے نفس کو اوصافِ مذمومہ سے پاک کرنے دے اور اپنے دامن کو گناہوں سے بچانے کے لیے کوشش کرے۔

اور ﴿الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا﴾ ''یعنی جو لوگ شادی کی استطاعت نہیں رکھتے''۔ ہو سکتا ہے کہ اس جگہ نکاح سے مراد مال و دولت ہو یعنی جن لوگوں کے پاس شادی بیاہ کے لیے مال نہیں ہے۔

اور ﴿ حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ﴾

''یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے غنی کر دے''۔

یہ پاکدامن لوگوں کے لیے امید کی ایک کرن ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مالدار کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا اندازِ بیان کیا ہی خوب ہے۔ سب سے پہلے اللہ رب العزت نے

---

❶ صحيح بخاري : كتاب النكاح ' باب الصوم لمن خاف على نفسه العزوبة ... حديث نمبر (١٩٠٥) . صحيح مسلم: حديث نمبر (١٤٠٠).

❷ تيسير الكريم الرحمٰن في تفسير كلام المنّان (٥١٦).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس چیز کا حکم دیا جو انسان کو فتنوں سے محفوظ رکھے' اور نافرمانی سے بچائے' اور وہ چیز نگاہ کو نیچا یا جھکا کر رکھنا ہے' پھر اللہ تعالیٰ رب العزت نے نکاح کا حکم دیا جس سے بندے کا دین محفوظ ہو جاتا ہے' اور وہ حرام کاموں سے بچ جاتا ہے۔

پھر جو بندہ مالی پریشانی کی وجہ سے نکاح کرنے سے عاجز ہوا سے رزق کی کشادگی تک نفسانی خواہشات پر کنٹرول پانے کا حکم دیا''۔ ❶

2- خوفِ الٰہی سے شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالے کی فضیلت

جب کسی انسان کی نظر اچانک ایسی چیز پر پڑ جائے جو اسے گناہوں پر آمادہ کرتی ہے' اور وہ انسان اس چیز کی طرف دیکھتے رہنے کی بجائے نظر کو جھکا لے یا دوسری سمت موڑ لے تب اس انسان کو جو نفسانی راحت پہنچتی ہے اور اس کا دل جس قدر مطمئن ہو جاتا ہے' وہ بیان سے باہر ہے۔ یہ بات تو حقیقت پر مبنی ہے کہ جو بندہ کسی حرام نظارے مثلاً فتنے میں مبتلا کر دینے والی صورت' بے پردہ عورت اور ہر نامناسب منظر سے اپنی نظر بچا کر رکھتا ہے' وہ حقیقی طور پر ایمان کی مٹھاس کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہے اور اس دین کا پیروکار ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے جس دین نے اسے یہ رفعت و بلندی عطا کی کہ اس کا ظاہر و باطن پاک کر دیا ہے' اور اسے گناہوں سے دور کر دیا ہے۔

جو بندہ حقیقی معنوں میں مسلمان ہو' اس کا ظاہر و باطن گناہوں سے پاک ہو اسے اللہ تعالیٰ کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہر چھوٹی بڑی آزمائش ٹال دیتا ہے' ہر طرح کی ہلاکتوں سے محفوظ کر لیتا ہے' اور ان افواہوں اور شبہات سے بچا لیتا ہے جن کا شکار اکثر و بیشتر فاسق قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

---

❶ الکشاف، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۶۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جس طرح اس بندے کو اللہ تعالیٰ کی حمایت حاصل ہوتی ہے اسی طرح اسے بندوں کی حمایت بھی حاصل ہوتی ہے۔ کوئی بندہ اس پر الزام تراشی کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا' اس پر کوئی تہمت نہیں باندھ سکتا' ہر نیک و بد اسے امانت دار سمجھتا ہے۔ لہٰذا ایسا بندہ دنیا میں معزز لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے اور روزِ قیامت اعلیٰ درجات میں ہوگا۔ [ان شاء اللہ]

جو بندہ اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے' اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوتا ہے۔

قرآن و احادیث میں بے شمار ایسے دلائل موجود ہیں جو اس بندے کی فضیلت پر دلالت کرتے ہیں۔ ان دلائل میں سے چند ایک کا تذکرہ ذیل میں کیا گیا ہے۔

قرآنِ مجید کی روشنی میں

نگاہ کو نیچا رکھنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [نور: ۳۰-۳۱]

''مسلمان مردوں سے کہیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں' اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے' لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سے خبردار ہے مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کی بکل مارے رہیں' اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں [انہیں جانتے نہیں] اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔ اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ"۔

امام سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جو بندہ اپنی نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے وہ ان برائیوں اور خباثتوں سے محفوظ رہتا ہے جس کا شکار بے حیا لوگ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اس کے تمام اعمال پاک ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ ان حرام کردہ چیزوں کو چھوڑتا ہے جس کی طمع نفس شدت سے کرتا ہے اور اس کی رغبت بھی رکھتا ہے۔ اور یہ بات تو حقیقت سے بعید نہیں کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے اور جو بندہ اپنی نگاہ کو جھکا کر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بصیرت کو چار چاند لگا دیتے ہیں"۔

شہوت اور برائی کے لوازمات کے باوجود جو بندہ اپنی نگاہ اور شرمگاہ کو حرامکاری سے محفوظ رکھتا ہے' وہ بقیہ چیزوں کی حفاظت بالاولیٰ کر سکتا ہے۔ اگر کوئی بندہ کسی چیز کی حفاظت نہ کرے یا اس چیز کی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات نہ کرے تو وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چیز محفوظ نہیں رہ سکتی۔ یہی حال نگاہ اور شرمگاہ کا ہے اگر بندہ ان دونوں چیزوں کی حفاظت نہیں کرتا تو یہ دونوں چیزیں اس آدمی کو آزمائشوں اور امتحان میں مبتلا کر دیتی ہیں''۔ [1]

اپنی حدود کا احترام کرنے والے باعزت لوگ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ○ ﴾

[معارج: ۲۹ ـ ۳۵]

''جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں یا اپنے ہاتھ کے مال کے کہ [ان کے لونڈیوں کے] ان پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن جو اس کے علاوہ اور چاہیں تو ایسے ہی لوگ حد سے گزر جانے والے ہیں [نیز] جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا خیال رکھتے ہیں جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں' جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ عزت کے ساتھ بہشت کے باغوں میں داخل ہوں گے۔''

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ○ ﴾ [النساء: ۳۱]

''[اور دیکھو] جن کاموں کے کرنے سے تم کو منع کیا جاتا ہے اگر ان میں سے کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو گے تو ہم تمہارے صغیرہ گناہوں کو [تمہارے حساب سے] ختم کر دیں گے' اور تم کو عزت کے مقام میں داخل کریں گے''۔

---

[1] تفسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنّان [۵۱۵].

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

متقی لوگوں کا مقام:

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ○ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ﴾

[مومنون : ۱ – ۱۱]

''یقیناً [وہ] ایمان لانے والے فلاح پا گئے جو اپنی نماز میں خشوع رکھنے والے ہیں' جو لغو باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے' جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں' سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے' ان پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں۔ نیز جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے عہد [و پیمان] کا خیال رکھتے ہیں' اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت اور محافظت کرتے ہیں تو ایسے لوگ ہی وارث ہیں جو فردوس کی میراث پائیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ [ہمیشہ] رہیں گے''۔

ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ ﴾ [الاحزاب : ۳۵]

''اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد' اور حفاظت کرنے والی عورتیں' کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے مرد' اور یاد کرنے والی عورتیں' بیشک ان [سب] کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○﴾ [النازعات : ٤٠ ـ ٤١]

''اور جو بندہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا تھا اور اپنے نفس کو بری خواہشات سے روکتا رہا تھا تو یقیناً جنت اس کا ٹھکانہ ہوگی''۔

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ﴾ [الرحمن : ٤٦]

''اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا تھا اس کے لیے دو جنتیں ہیں''۔

﴿ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ ﴾ [تحريم : ١٢]

''اور [مثال] عمران کی بیٹی مریم کی جس نے اندر اپنی طرف سے ایک روح پھونک دی' اور اس نے اپنے رب کے کلام اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ ہمارے فرمانبردار بندوں میں سے تھی''۔

نبی اکرم ﷺ کی احادیث کی روشنی میں

زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے کا مقام:

درج ذیل احادیث سے اس بندے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)). ❶

''جو بندہ مجھے اپنی زبان' اور شرمگاہ کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت کی

❶ صحیح بخاری : كتاب الرقاق' باب حفظ اللسان ' حديث نمبر (٦٤٧٤).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضمانت دیتا ہوں‘‘۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: درج بالا حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر دنیا میں سب سے بڑی آزمائش اس کی زبان اور شرمگاہ ہے جو بندہ ان دونوں کے شر سے بچالیا گیا وہ بہت بڑے شر سے بچالیا گیا۔

عرش الٰہی کا سایہ پانے والا خوش نصیب:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ .... الحديث" وَ فِيْهِ " وَ رَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتَ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهُ .....)). ❶

’’سات بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش مبارک کا سایہ نصیب فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان سات بندوں میں سے ایک بندہ وہ ہے جسے کوئی حسب ونسب والی خوبصورت عورت برائی کی دعوت دے اور وہ [انکار کردے' اور] کہے میں اللہ تعالیٰ [کے عذاب] سے ڈرتا ہوں‘‘۔

اللہ کی رضا کے لئے برائی چھوڑنے کا واقعہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَرَجَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَمْشُوْنَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوْا فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : اُدْعُوْ اللّٰهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْهُ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ .... الحديث، وَ فِيْهِ:

---

❶ صحيح بخارى : كتاب الأذان' باب من جلس فى المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد (٦٦٠)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"وَ قَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنِّيْ كُنْتُ اُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّيْ كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ : لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ : اِتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَ تَرَكْتُهَا، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَخْرِجْ عَنَّا فُرْجَةً، فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ ..."))❶

''تین شخص کہیں باہر جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی۔ انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ لی۔ اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے لڑھکی [اوراس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لئے ہوئے تھے] اب ایک نے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا جو تم نے کبھی کیا ہو' نام لے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو..... ان میں سے ایک بندے نے یہ دعا مانگی ''اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اپنے چچا کی لڑکی سے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہو سکتی ہے۔ اس لڑکی نے کہا تم مجھ سے اپنی خواہش اس وقت تک پوری نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو اشرفی نہ دے دو۔ میں نے ان کو حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر اتنی اشرفیاں جمع کر لیں۔ پھر جب میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھا تو وہ بولی' اللہ سے ڈر اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑ۔ اس پر میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اگر میں نے یہ عمل خالص تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے نکلنے کا راستہ بنا۔'' اس دعا سے پتھر دو تہائی ہٹ گیا۔

---

❶ صحيح بخاری : كتاب البيوع' باب اذا اشترى شيئًا لغيره بغير اذنه فرضِىَ ، حديث نمبر [٢٢١٥]۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ کا قول:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حدیث شریف میں مذکور تینوں بندوں میں سے عورت والا زیادہ فضیلت والا ہے۔ کیونکہ حدیث ہی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کے دل میں اللہ ذوالجلال کا خوف پیدا ہوگیا تھا۔

اور جس بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اللہ تعالیٰ نے ایسے بندے کے لیے جنت الفردوس کی گواہی دی ہوئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ أَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى﴾.[النازعات : ٤٠ـ٤١]

''اور جو بندہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا تھا اور اپنے نفس کو بری خواہشات سے روکتا رہا تھا تو یقیناً جنت اس کا ٹھکانہ ہوگی''۔

اللہ تعالیٰ کے خوف کے علاوہ اس آدمی نے [اللہ تعالیٰ کے لیے] عورت سے وہ مال بھی واپس نہ لیا جو اس نے عورت کو برائی کرنے کے لیے دیا تھا۔ حالانکہ وہ قحط کا وقت تھا جس وقت ہر کوئی مال کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح اس آدمی نے کہا کہ مذکورہ عورت میرے چچا کی بیٹی تھی اس سے اس آدمی کی صلہ رحمی بھی ثابت ہوتی ہے۔ [لہٰذا تینوں آدمیوں میں سے اس آدمی کی فضیلت زیادہ ہے]۔ [1]

اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والی عورت کا مقام:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَ صَامَتْ شَهْرَهَا، وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَ أَطَاعَتْ بَعْلَهَا ، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)). [2]

---

[1] فتح الباری جلد نمبر ٦ صفحہ نمبر ٦٣٤.

[2] مسند احمد، حدیث نمبر [١٦٩١] اسے امام البانی صاحب رحمہ اللہ علیہ نے حسن کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"جب عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرتی ہے' رمضان کے روزے رکھتی ہے' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے تب وہ جنت کے جس دروازے سے [داخل ہونا] چاہے' داخل ہو سکتی ہے۔"

نبی کریم ﷺ کی ضمانت:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ : اُصْدُقُوا اِذَا حَدَّثْتُمْ ، وَ أَوْفُوا اِذَا وَ عَدْتُمْ، وَ أَدُّوا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَ احْفَظُوا فُرُوْجَكُمْ، وَ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ)) ❶

"مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ① جب بھی بات کرو' سچ بولو ② جب وعدہ کرو' اسے نبھاؤ ③ جب تمہارے سپرد امانت کی جائے تو اسے بعینہٖ واپس لوٹا دو ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو ⑤ اپنی آنکھوں کو جھکا کر رکھو ⑥ اور اپنے ہاتھوں کو برائی' بے حیائی سے روکو۔"

حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی اسوۂ حسنہ

قرآن کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ............ قَالَ رَبِّ

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقى/ كتاب الوديعة، باب ماجاء فى الترغيب فى أداء الامانات، حديث نمبر [١٢٦٩١]۔ مسند احمد' حديث [٢٢٦٥٦]۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ﴾ [یوسف : ۲۳ ۔ ۳۳]

''اور پھر ایسا ہوا کہ جس عورت کے گھر میں یوسف رہتا تھا وہ اس پر ڈورے ڈالنے لگی' اور [ایک دن] اس نے [گھر کے] دروازے بند کر دیئے' اور بولی ''آ جا'' [یوسف علیہ السلام نے] کہا ''معاذ اللہ! [تمہارا شوہر] میرا آقا ہے' اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے' اور میں یہ کام کروں! ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔ اور عورت نے تو یوسف علیہ السلام کے ساتھ ارادہ [بد] کر لیا تھا اور یوسف بھی ارادہ بد کر بیٹھا ہوتا اگر اسے اپنے رب کی دلیل [اس وقت] نہ سوجھ گئی ہوتی [تو دیکھو] اس طرح [ہم نے یوسف کو ثابت قدم رکھا] تاکہ برائی اور بے حیائی [کے کام] کو اس سے دور رکھیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا' اور پھر ایسا ہوا کہ دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف دوڑے' اور عورت نے [پکڑنا چاہا تو] پیچھے سے یوسف علیہ السلام کا کرتہ کھینچ کر پھاڑ دیا' اور دونوں نے عورت کے شوہر کو دروازے کے پاس کھڑا پایا۔ [تب عورت نے اپنا جرم چھپانے کے لئے فوراً بات بنائی اور] کہا' ''کیا سزا ہے اس آدمی کی جو تیری گھر والی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے سوائے اس کے کہ اسے قید کیا جائے یا [کوئی اور] دردناک سزا دی جائے۔ اس پر یوسف علیہ السلام نے کہا: ''یہی [خود تو اپنا مطلب نکالنے کے لیے] مجھے پھسلانے کی کوشش کر رہی تھی''۔ اس وقت اس عورت کے کنبہ والوں میں سے گواہ کے طور پر ایک شخص نے شہادت پیش کی کہ یوسف علیہ السلام کا کرتہ دیکھا جائے' اگر آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے' اور یوسف علیہ السلام جھوٹا ہے' اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا [تو اصلیت پا گیا اور بیوی سے] کہا ''کچھ شک نہیں یہ تم عورتوں کے مکر ہیں اور تم عورتوں کے فریب واقعی بڑے غضب کے ہوتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام! اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بات کو جانے دے۔ اور اے عورت! تو اپنے قصور کی معافی مانگ۔ بلاشبہ تو ہی خطا کار ہے اور [پھر جب اس معاملے کا چرچا پھیلا تو] شہر کی عورتیں آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو! عزیز کی بیوی اپنے غلام پر ڈورے ڈال رہی ہے کہ اسے اپنی طرف مائل کر لے۔ اپنے غلام کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی ہے ہمارے نزدیک تو وہ صریح غلطی میں ہے۔ جب عزیز کی بیوی نے ان عورتوں کی مکارانہ باتوں کو سنا تو انہیں بلوا لیا' اور ان کے لیے ایک محفل تیار کی' اور ہر ایک کے آگے ایک ایک چھری رکھ دی اور یوسف علیہ السلام سے کہا ''نکل آ'' جب عورتوں نے اسے دیکھا تو اس کی عظمت سے مبہوت ہو کر رہ گئیں' اور اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں' اور بے ساختہ پکار اٹھیں ''سبحان اللہ! یہ بشر تو نہیں یہ ضرور کوئی معزز فرشتہ ہے''۔

تب عزیز کی بیوی بولی تم نے دیکھ لیا؟ یہ ہے وہ بندہ جس کے متعلق تم مجھے ملامت کر رہی تھیں۔ بے شک میں نے اسے رجھانے کی کوشش کی تھی مگر یہ بچا رہا' اور [اب اسے سنا کے کہے دیتی ہوں کہ] اگر اس نے میرا کہنا نہ مانا [اور اپنی ضد پر اڑا رہا] تو ضرور قید میں ڈالا جائے گا' اور ذلیل و خوار بھی ہو گا۔ یہ سن کر یوسف علیہ السلام نے دُعا کی کہ:

''اے میرے ربّ! مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے' اس بات سے جس کی طرف [یہ عورتیں] مجھے بلا رہی ہیں۔ اگر تو نے ان کے فریب مجھ سے دور نہ کیے تو عجب نہیں کہ میں ان کی طرف جھک پڑوں' اور نادانوں میں [کا ایک نادان] ہو جاؤں''۔

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیات میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی اعلیٰ و ارفع پاکدامنی کا تذکرہ فرمایا ہے۔ برائی پر آمادہ کرنے والے تمام اسباب موجود تھے۔ سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے پہلا سبب یہ تھا کہ:

① یوسف علیہ السلام جوان تھے' اور جوانی شہوت کا مرکب ہے۔ آدمی کو خود پر کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے۔

② وہ اکیلے تھے وہاں ان کا کوئی نہ تھا' اور ان کے پاس کوئی چیز بھی نہ تھی جس کو تاوان میں دے دیتے۔

③ اپنے گھر بار اور اہل وعیال سے دور تھے۔ جو بندہ اپنے اہل وعیال اور دوست احباب کے ساتھ رہتا ہو' اسے اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ اگر میں نے کوئی برائی کی تو میری رسوائی ہو جائے گی۔ لیکن جب بندہ اجنبی جگہ پر ہو تو پھر اسے ایسا کوئی خدشہ درپیش نہیں ہوتا۔

④ آپ علیہ السلام اس وقت غلام کی حیثیت سے تھے۔ غلام اس چیز [یا کام] کو ناپسند نہیں کرتا جس کو ایک آزاد بندہ ناپسند کر سکتا ہے۔

⑤ عورت بھی عمدہ حسب ونسب والی اور خوبصورت ترین تھی۔ یہ سبب سب سے زیادہ قوی تھا۔

⑥ مطالبہ بھی عورت کی طرف سے تھا۔

⑦ نہ صرف مطالبہ تھا بلکہ مکمل رغبت کے ساتھ وہ مائل تھی اور خود ہی بہکا رہی تھی۔ بہکاوا بھی ایسا نہ تھا جس سے گمان ہو کہ وہ یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کا امتحان لے رہی ہے۔

⑧ وہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں تھی اور اسے خاوند کے گھر آنے کے اوقات کا بھی بخوبی علم تھا' اور اس جگہ کا بھی جہاں کسی کی نظر نہ پڑ سکے۔

⑨ ان سب اسباب کے ساتھ ساتھ تمام دروازے بھی بند تھے تاکہ کوئی اچانک آ نہ جائے۔

پھر بھی اللہ رب العزت کے حکم سے سیدنا یوسف علیہ السلام اس عورت کے جال میں نہ پھنسے' بلکہ اپنے دامن کو آلودہ ہونے سے بچا لیا' اور اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کے حق کو اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سامنے رکھا، کسی قسم کی کوئی کوتاہی اور غفلت نہیں برتی''۔

یہ بیان کرنے کے بعد حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''یہ ایک ایسا معاملہ ہے اگر اس میں سیدنا یوسف علیہ السلام کے علاوہ کسی اور بندے کی آزمائش کی جاتی تو کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ اس کی کیا حالت ہوتی۔ آیا وہ گناہ سے بچ جاتا یا نہ؟!!''❶

علامہ محمد امین شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت:

علامہ محمد امین شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْ لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ﴾ [یوسف: ۲۴]

''اس عورت نے ارادہ بد کر لیا تھا، اور یوسف بھی ارادہ کر لیتے اگر وہ اپنے رب کی واضح نشانی نہ دیکھتے''۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ کے ظاہری مفہوم سے یہ سمجھ لگتی ہے کہ نعوذ باللہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اس عورت کے ساتھ وہ سب کچھ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا جیسا اس عورت نے کیا تھا۔ حالانکہ یہ مفہوم بالکل غلط ہے۔ قرآن کریم نے یوسف علیہ السلام کی برأت کو بڑا واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔ جن لوگوں کا اس واقعے کے ساتھ تعلق ہے ان سب کی بات سے ثابت ہوتا ہے کہ آیت کا ظاہری مفہوم بالکل غلط ہے۔ جبکہ صحیح مفہوم یہ ہے کہ ''آپ علیہ السلام ارادہ کر لیتے۔'' صرف ایک امکان ذکر کرنا مقصود ہے نہ کہ یہ بتلانا کہ آپ علیہ السلام نے بھی ارادہ کر لیا تھا۔ اس واقعہ کے ساتھ درج ذیل لوگوں کا تعلق ہے۔

① یوسف علیہ السلام ② عورت ③ عورت کا شوہر ④ عورتیں [اس عورت کی سہیلیاں] ⑤ گواہ۔

چنانچہ ان سب لوگوں کی باتوں پر غور فرمائیں، آپ کو پتہ چل جائے گا کہ یہ

---

❶ روضة المحبين: صفحه ٢٧٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ کرنا ''اور یوسف علیہ السلام نے بھی ارادہ کر لیا تھا'' غلط ہے بلکہ صحیح اور درست یہ ترجمہ ہے کہ ''آپ ارادہ کر لیتے''۔

① یوسف علیہ السلام کا خود اپنے متعلق برأت کا اعلان:

﴿هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي﴾ [یوسف : ٢٦]

''[میں بے گناہ ہوں] اس عورت نے مجھے میرے نفس کے متعلق پھسلانے کی کوشش کی تھی''۔

دوسری دلیل:

حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا:

﴿قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ﴾ [یوسف : ٣٣]

''اے میرے رب! مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس بات سے جس کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں''۔

مذکورہ بالا دونوں مقولوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سیدنا یوسف علیہ السلام گناہ اور برائی سے بری تھے ان کے دل میں بالکل خواہش نہ تھی جس کی وجہ سے وہ برائی کا ارادہ کرتے۔

② عورت کا اعتراف:

اس عورت نے بقیہ عورتوں کے سامنے اعتراف کیا کہ:

﴿وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ﴾ [یوسف : ٣٢]

''میں ہی نے اسے پھسلانے کی کوشش کی تھی لیکن یہ بچ نکلا''۔

﴿اَلْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ [یوسف: ٥١]

''اب تو حق بات ظاہر ہو [ہی] گئی ہے۔ [ہاں] میں ہی نے یوسف علیہ السلام پر ڈورے ڈالے تھے۔ بلاشبہ وہ بالکل سچا ہے''۔

③ عورت کے شوہر کا اعتراف:

عورت کے شوہر نے کہا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ○ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴾ [یوسف : ۲۸-۲۹]

''کچھ شک نہیں یہ تم عورتوں کے فریب ہیں' اور تم عورتوں کے فریب بڑے [غضب کے] ہوتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام ' اس [بات] کو جانے دے اور [اے عورت] تو اپنے قصور کی معافی مانگ' بلا شبہ تو ہی خطاوار ہے''۔

④ عورتوں کی گواہی:

[بادشاہ نے سب عورتوں کو بلوا کر ان سے] پوچھا:

﴿ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ﴾ [یوسف : ۵۱]

''[صاف صاف بتلاؤ] تمہیں کیا معاملہ پیش آیا تھا جب تم نے اس کو پھسلانے اور رجھانے کی کوشش کی تھی؟'' وہ بولیں ''معاذ اللہ' ہم نے اس میں کسی طرح کی برائی نہیں پائی''۔

⑤ گواہ کا اعتراف:

﴿ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴾ [یوسف : ۲۶]

''اس وقت عورت کے کنبہ والوں میں سے گواہ [کے طور پر ایک شخص] نے گواہی دی کہ یوسف علیہ السلام کا کرتہ [دیکھو] اگر آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف علیہ السلام جھوٹا ہے''۔

ان مذکورہ بالا اعترافات اور گواہیوں کے علاوہ صرف اللہ تعالیٰ اکیلے کی گواہی بھی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا یوسف علیہ السلام کی برأت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴾

''[تو دیکھو' اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو ثابت قدم رکھا] تا کہ برائی اور بے حیائی [کے کام] کو اس سے دُور رکھیں۔ بلا شبہ وہ [یوسف علیہ السلام]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا۔“ [یوسف:۲٤]

3- شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے والے کو دردناک عذاب کی وعید

کیا ہمارے لئے زنا کی وعید میں یہ جان لینا ہی کافی نہیں کہ زنا کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے؟!!!

قوم لوط علیہ السلام:

پھر کیا یہ بات جان لینا ہی کافی نہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے سخت ترین عذاب نے آ پکڑا تھا۔ وہ ایک ایسی برائی میں مبتلا تھے جس کا ارتکاب پہلے کسی انسان نے نہیں کیا تھا؟!!!

کیا اس کی وعید میں یہ بات کافی نہیں کہ اس کی وجہ سے انسان نئی نئی اور عجیب وغریب بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے؟!!!

جو بندہ اپنی خواہشات کا تابع ہو جاتا ہے اس کی جو سزا اور وعید ہم قرآن مجید اور فرامین نبوی ﷺ میں صبح وشام پڑھتے ہیں' کیا وہ وعید کافی نہیں؟!!!.....

گناہ پر ڈٹ جانے کے نقصانات:

مذکورہ بالا سب وعیدیں اس شخص کے لیے ہیں جو بے حیائی کے کاموں سے توبہ نہیں کرتا بلکہ اپنی خواہشات کے تابع ہو کر گناہ پر گناہ کیے جاتا ہے۔ کیا اس گنہگار شخص کے علم میں یہ بات نہیں کہ مسلسل گناہوں میں ڈوبے رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے کس عذاب میں مبتلا کر دیں گے؟!!!

کیا اپنی جان پر ظلم کرنے والے اس ظالم کو یہ علم نہیں کہ یقیناً موت آنے والی ہے اور اسے رب کے سامنے کھڑے ہونا ہے' اگر اللہ رب العزت نے اس شخص سے اس کے گناہوں کے متعلق پوچھ لیا تو وہ کیا جواب دے گا؟!!

اس بندے کی بات کتنی پائیدار اور خوب ہے جس نے اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اے نفس! کیا ابھی بھی وقت نہیں آیا کہ میں ہوشیار اور خبردار ہو جاؤں' اور نقصان دہ خواہشات کو ترک کر دوں۔
برائی کے تمام کاموں کو میں مکمل رغبت اور شہوت سے کرتا ہوں لیکن نیکی کا کوئی کام بھی میں نے چاہتے ہوئے نہیں کیا۔
آدمی کے جاہل ہونے کے لیے' اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کا غلام بن جائے اور دنیا کی ہر اس خواہش کو پوری کرنے کی کوشش کرے جس کی نفس خواہش کرے۔
ہر روز انسان کے لیے عبرت کا سامان لایا جاتا ہے۔ [اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ بُرے کام کرنے والوں کا انجام کیا ہوا] اور ہر بندے کی میت اسے خبردار کرتی ہے۔ اگر وہ مردوں سے نصیحت پکڑے [کہ کل اُسے بھی مرنا ہے]۔ [1]

بے حیائی کرنے والوں کا تذکرہ قرآن مجید نے کن الفاظ سے کیا ہے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بے حیائی کا کام کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کئی اوصاف سے متصف کیا ہے۔ جیسے مدہوش' اندھے' جاہل' کم عقل' برے' دیکھنے سے عاری''۔

ان مذکورہ بالا اوصاف کے علاوہ یہ لوگ خبیث' فاسق' حد سے تجاوز کرنے والے' بے حیا' فسادی اور جرائم پیشہ افراد کے نام سے بھی موسوم کیے جاتے ہیں۔
اللہ رب العزت نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے متعلق فرمایا:

① ﴿بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴾ [نمل : ۵۵]
''بلکہ تم جاہلوں کی قوم ہو۔''

② ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ [الحجر : ۷۲]

---

[1] دیوان أبي عتاهيه، صفحه نمبر [۵۲۰]۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''[اے پیغمبر!] تمہاری جان کی قسم' وہ [بے حیا] اپنی بدمستیوں میں کھو گئے تھے''۔

③ ﴿ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴾ [هود : ٧٨]

''کیا تم میں کوئی بھی نیک آدمی نہیں ہے''۔

④ ﴿ فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ ﴾ [قمر : ٣٧]

''ہم نے ان [بے حیائی کرنے والے لوگوں] کی آنکھوں کو موند دیا''۔

⑤ ﴿ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴾ [اعراف : ٨١]

''بلکہ تم [بے حیا لوگ] حد سے تجاوز کرنے والے ہو''۔

⑥ ﴿ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴾ [اعراف : ٨٤]

''پس دیکھو' مجرموں کا انجام کار کیسا ہوا۔''

⑦ ﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴾ [الانبياء : ٧٤]

''بے شک وہ [بے حیائی کا ارتکاب کرنے والے] گناہگار لوگ تھے۔''

⑧ ﴿ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ وَ تَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ﴾ [عنكبوت : ٢٩]

''کیا [تمہارا حال یہ ہے کہ] تم مردوں کے پاس [بے حیائی کے لیے] جاتے ہو اور رہزنی کرتے ہو' اور [غضب یہ کہ] اپنی مجلسوں میں نازیبا حرکتوں کا ارتکاب کرتے ہو۔''

⑨ ﴿ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴾ [عنكبوت : ٣٠]

''لوط علیہ السلام نے [اللہ تعالیٰ سے] دعا کی۔ اے میرے رب! ان فساد [اور بے حیائی] کرنے والوں کے مقابلے میں میری مدد فرما''۔

⑩ ﴿ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴾ [عنكبوت : ٣٤]

''[ہم نے ان پر عذاب بھیجنے کا ارادہ کیا] ان بدکاریوں کی وجہ سے جو وہ کرتے رہے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑪ ﴿ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴾ [ذاریات : ٣٤]

''تیرے رب کی طرف سے بھیجے جانے والے [عذاب کے پتھر] نشان زدہ تھے اور یہ [عذاب] حد سے تجاوز کرنے والوں کے لیے تھا''۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

⑫ ﴿ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ○ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ○ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴾

[مؤمنون : ٥۔٧]

''اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے' ان پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں تو ایسے لوگ ہی حد سے بڑھنے والے ہیں''۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴾

سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کو حرام کاری سے بچاتے ہیں' اور جن بُرے کاموں سے اللہ تعالیٰ نے انہیں روکا ہے' ان کا ارتکاب نہیں کرتے۔ یعنی زنا کاری اور لواطت سے بچتے ہیں' اور اپنی جائز بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ دوسری عورتوں کے پاس نہیں جاتے' تو کچھ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴾

''کہ ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں''۔

جبکہ وہ لوگ جو اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں سے اپنی حاجت پوری کرتے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴾

''یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔'' ❶

---

❶ تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ٣ صفحہ نمبر ٢٨٣۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

⑬ ﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴾ [الشمس : ۹۔۱۰]

''وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کو [برائیوں' بے حیائی سے] بچا لیا' اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو گناہ آلود کیا۔''

سعدی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴾

کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ناکام اور نامراد ہوا جس نے اپنے عمدہ اور پاکیزہ نفس کو بُرے کاموں میں ملوث کر دیا' اور اسے گناہوں اور عیبوں کے قریب تر کر دیا۔ اور ان کاموں کو چھوڑ دیا جن سے نفس نے نشوونما پانی تھی اور پایہ تکمیل تک پہنچنا تھا جبکہ وہ شخص ان کاموں کا رسیا ہو گیا جنہوں نے اس کے نفس کو بگاڑ کر رکھ دیا۔ ❶

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے:

درج ذیل احادیث میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو بے حیائی کرتے ہیں:

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ لَا يُزَكِّيهِمْ، وَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، شَيْخٌ زَانٍ، وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ، وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ)). ❷

''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا' انہیں پاک نہیں کرے گا' ان کی طرف نہیں دیکھے گا۔ ① زانی بوڑھا ② جھوٹا بادشاہ ③ تکبر وغرور کرنے والا فقیر۔

❶ تفسیر السعدی صفحہ نمبر ۸۵۶۔

❷ صحیح مسلم : کتاب الایمان' باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار والمنّ بالعطیۃ... [۱۰۷]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

② سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلٰی أُمَّتِیْ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ)).❶

''سب سے خوفناک چیز جس کا مجھے اپنی امت میں ڈر ہے وہ یہ ہے کہ کہیں یہ قوم لوط کے عمل کا ارتکاب نہ کرنے لگ پڑیں''۔

③ سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّمَا أَخْشٰی عَلَیْکُمْ شَهَوَاتِ الْغَیِّ فِیْ بُطُوْنِکُمْ، وَ فُرُوْجِکُمْ، وَ مُضِلَّاتِ الْهَوٰی)).❷

''میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم اپنے پیٹوں میں حرام داخل کرنے لگو' شرمگاہوں کا غلط استعمال کرنے لگو' اور گمراہی کے کاموں کا ارتکاب کرنے لگو۔''

④ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَ أَمَّا الْمُهْلِکَاتُ : فَشُحٌّ مُطَاعٌ ، وَ هُوَ مُتَّبَعٌ ، وَ اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ)).❸

''آدمی کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے ① ایسی بخیلی جس کی پیروی کی جائے ② خواہش جس کا اتباع کیا جائے ③ اور آدمی کا اپنے آپ سے خوش ہونا۔''

کتب احادیث موجود ہیں جن میں زنا کاری' لواطت' اور چپٹی بازی جیسی بیماریوں کی مذمت کی گئی ہے اور ایسی برائیوں کے مرتکب شخص کی لعان' رجم' کوڑوں اور تعزیروں کے ذریعے حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔

---

❶ ترمذی : کتاب الحدود : باب ماجاء فی حد اللوطی، حدیث نمبر [۱۴۸۳] صحیح ابن ماجه ، حدیث نمبر [۲۰۹۳]۔

❷ مسند احمد' حدیث نمبر [۱۹۶۶۱]۔

❸ الترغیب و الترهیب للألبانی ' نمبر [۵۰] حسن ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

4- چند لمحات کی لذت کا انجام

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں نے جہنم میں دخول کے بنیادی اسباب کو دیکھا تو وہ گناہ تھے پھر جب میں نے گناہوں کے اسباب کو دیکھا تو ان کا سبب انسانی خواہشات تھیں' جب میں نے ان خواہشات کی اصلیت کو دیکھا تب مجھے علم ہوا کہ یہ محض دھوکا ہیں حقیقت میں یہ خواہشات کچھ بھی نہیں۔ بلکہ ان خواہشات کے ضمن میں ایسی گدلی چیزیں ہیں جو ان خواہشات کو بھی گدلا کر دیتی ہیں اور پھر انسان کو چند لمحات کے لطف کے بعد سوائے رسوائی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

نفسانی خواہش کے نقصانات:

عاقل بندہ نہ جانے کیوں اپنے نفس کی غلامی کرتا ہے اور یہ جاننے کے باوجود کہ نفسانی خواہشات اسے جہنم میں لے جا سکتی ہیں' وہ ان کے ساتھ خوش ہے؟!! ان لذات وخواہشات میں سے زنا کاری بھی ہے اگر اس سے مراد محض پانی بہانا ہی ہے تو پانی حلال طریقے سے بھی بہایا جا سکتا ہے اگر یہ کام محبوب کے ساتھ ہو تو نفس یہ چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے معشوق کے ساتھ رہے' اور ہر دم اس کے ساتھ رہے جب نفس اس درجے تک پہنچ جاتا ہے تو غم زدہ رہنے لگتا ہے اگر اسے اپنے محبوب کی قرابت ایک گھڑی کے لیے ملے تو اسے لذت ملتی ہے۔ پھر وہ اس سے جدا ہو جائے تو نفس کو محبوب کی جدائی کی حسرت اور پریشانی اس کی قرابت کی لذت سے کئی گناہ زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے محبوب سے بدکاری کر بیٹھے اور زنا کی وجہ سے بچہ پیدا ہو جائے تو نفس کے لیے ہمیشہ رسوائی ہے۔ پھر انسان نہ تو رب کے سامنے سر اٹھانے کے قابل رہتا ہے اور نہ ہی مخلوق کے آگے سر اٹھانے کے قابل رہتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جاہل نادان اور کم عقل کا مقصد صرف لذت حاصل کرنا ہے:

جاہل' نادان' کم عقل بندے کو صرف اپنی لذت سے غرض ہوتی ہے۔ اس کا نفس اس لذت کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کو نظر انداز کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کی دنیا اور آخرت کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔ اس نادان بندے پر تعجب اور حیرانگی ہے جو ایک گھڑی کی لذت کو ان گنت نقصانات حتیٰ کہ اپنی عزت پر بھی ترجیح دیتا ہے۔ اگر ان خواہشات کو عقل کی میزان میں رکھ کر جانچا جائے تو علم ہوگا کہ ان کی وجہ سے ہونے والا نقصان ان تمام لذات سے دس گناہ سے بھی زیادہ ہے۔ پھر بھی نہ جانے کیوں انسان ان لذات کی خاطر اپنی آخرت کو بیچ ڈالتا ہے؟!!

اس ذات کے لیے پاکی ہے جس نے کچھ قوموں پر ایسا انعام واکرام کیا کہ جب بھی ان کے سامنے لذت والی چیز آتی وہ اسے عقل کے ترازو سے جانچتے اور اس کے نقصانات پر غور کرتے' اگر صحیح نہ سمجھتے اور اپنی دنیا اور آخرت کے لیے نقصان دہ سمجھتے تو اسے چھوڑ دیتے اور وہ ان خواہشات کو نفس سے دور رکھتے کیونکہ نفس صرف لذت کی طرف دیکھتا ہے' نقصانات کی پرواہ نہیں کرتا۔" ❶

---

❶ صيد الخاطر: صفحه نمبر ٣٧٥، ٣٧٦.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

شرمگاہ کو کن کن چیزوں سے محفوظ رکھا جائے؟

ڈاکٹر علامہ یوسف قرضاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین کی خلافت اور اس کی آبادکاری کے لیے پیدا فرمایا ہے اس مقصد کی تکمیل ایسی صورت میں ہوسکتی ہے جبکہ انسان کی نسل باقی رہے' اور اس طرح زندگی بسر کرے کہ کاشتکاری' صنعت' تعمیر اور آبادکاری کے کام اس کے ہاتھوں انجام پاتے رہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کا جو حق اس کے ذمہ ہے وہ یہ [انسان] ادا کرتا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر فطری داعیات اور نفسیاتی محرکات رکھے ہیں جو انسان کو فرد اور نوع دونوں کی بقاء کا ذریعہ اختیار کرنے پر مجبور کردیتے ہیں۔

اس کا داعیہ کھانا پینا اور جنسی خواہش ہے۔ اس کی جنسی خواہش نوع انسانی کی بقاء کا انحصار ہے۔ یہ نہایت قوی اور قابو سے نکل جانے والی داعیہ ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہر متنفس سے اپنی ناقابل تسکین خواہش کو پورا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ لہٰذا انسان کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ تین مؤقفوں میں سے کوئی ایک مؤقف اختیار کرے۔

❶ پہلا موقف:

ہے کہ اس داعیہ کو بالکل آزاد چھوڑ دیا جائے کہ وہ جہاں چاہے' اور جس طرح چاہے اپنا کام کرے۔ اس کے لئے کسی قسم کی دینی' اخلاقی اور عرفی رکاوٹ نہ ہو۔ اباحیت والے مذاہب جو نہ کسی دین کو مانتے ہیں' اور نہ فضائل اخلاق کو تسلیم کرتے ہیں اسی کے قائل ہیں۔ یہ موقف انسان کو انسانیت کے مقام سے گرا کر حیوانیت کی طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر لے آتا ہے اور فرد' خاندان اور سماج سب کے بگاڑ کا موجب بنتا ہے۔

۲ دوسرا مؤقف:

یہ ہے کہ اس داعیہ سے آدمی ٹکرائے اور اس کا زور ختم کرنے کی کوشش کرے جیسا کہ تقشف پسند اور محرومی و بدشگونی کا اعتقاد رکھنے والے مذاہب کا شعار ہے' اور رہبانیت اور المانویت اس کی مثالیں ہیں۔ یہ مؤقف اس داعیہ کو کچل دیتا ہے اور اس حکمت کے بالکل خلاف ہے۔ جس پر انسان کو مخصوص ساخت عطا ہوئی ہے اور خاص فطرت پر اس کی تخلیق ہوئی ہے۔ نیز یہ موقف اس طرزِ زندگی کے مخالف ہے جو ان فطری خواہشات کی تکمیل کا سامان کرتا ہے۔

۳ تیسرا مؤقف:

یہ ہے کہ اس داعیہ کے لئے حدود مقرر کئے جائیں تاکہ وہ اپنے دائرہ میں آزاد رہے۔ نہ تو اسے کچل کر رکھ دیا جائے اور نہ ہی دیوانگی کی حد تک آزاد چھوڑ دیا جائے۔ یہی مؤقف عدل اور اعتدال پر مبنی ہے۔ اگر نکاح مشروع نہ کیا گیا ہوتا تو یہ داعیہ سلسلہ انسانی کے بقا کی خدمت انجام نہیں دے سکتا تھا......اور اگر زنا کاری حرام نہ ہوتی اور عورت کو ایک ہی مرد کے ساتھ رہنا مخصوص نہ ہوتا تو اس خاندان کی کبھی تشکیل نہ ہو سکتی جس کے زیر سایہ مودت' رحمت' شفقت' محبت اور ایثار جیسے ارتقاء پذیر اجتماعی جذبات پرورش پاتے ہیں' اور جب خاندان نہ ہوتا تو سماج کی تشکیل بھی نہ ہوتی' اور نہ وہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا۔" [1]

1- زنا کاری

زانی کی اپنے برے فعل پر ندامت:

زنا کاری گناہوں کی زندگی کی ایک لذت ہے جس کی وجہ سے بندے کا

---

[1] الحلال و الحرام في الاسلام [صفحه نمبر ١٤٣ ـ ١٤٤]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایمان کمزور ہو جاتا ہے اس کی مردانگی اور عقلمندی ختم ہو جاتی ہے۔ زانی شخص جب کسی عورت کے ساتھ منہ کالا کر کے اس سے علیحدہ ہوتا ہے' اس سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے تب اسے اس برے فعل کے نقصانات کا پتہ چلتا ہے۔ پھر وہ اپنے محبوب سے سخت نفرت کرنے لگتا ہے۔ خود اپنی طرف ذلت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے بلکہ پاگل پن کی حالت سے اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ حقیر شخص ہے' یہ زانی بندہ خواہش کرتا ہے کہ جس چیز نے اسے اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے اسے قینچیوں سے کاٹ ڈالوں' اسے ہر وقت یہ پریشانی اور خوف لاحق رہتا ہے کہ اگر لوگوں کو اس کے معاملے کا علم ہو گیا تو اس کا کیا بنے گا پھر یہ زانی شخص شادی کے متعلق سوچنا چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اسے یہ خوف بھی ہونے لگتا ہے کہ جس طرح میں نے کسی کی عزت کو پامال کیا ہے ایسے ہی کل کو کوئی میری عزت کو رسوا نہ کر جائے۔ وہ عجیب قسم کے وسوسات اور اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے اسے کسی پل آرام اور سکون میسر نہیں ہوتا لیکن ان سب کے باوجود وہ برائی اور زنا کاری سے باز نہیں آتا بلکہ اپنی عادت پر ڈٹا رہتا ہے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ برائی' بے حیائی سے باز آ جاتا اور توبہ کی فکر کرتا لیکن وہ دوبارہ زنا کاری کرنے لگتا ہے جب بندہ اپنے گناہ کو جاننے کے بعد بھی اس سے توبہ نہیں کرتا بلکہ گناہ پر گناہ کئے جاتا ہے تب وہ جہنم کی آگ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

زنا کاری کے نقصانات:

زانی شخص کی مردانگی اور ذہانت ختم ہو جاتی ہے اس میں کوئی کام بالجزم' اور ارادتاً کرنے کی طاقت نہیں رہتی' اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں کرتا ہے' حیاء نام کی کوئی چیز اس میں باقی نہیں رہتی' کمزور اور بزدل پن پیدا ہو جاتا ہے' لوگوں کی نظروں میں حقیر گردانا جاتا ہے' اس کا رعب وجلال ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کا مستحق بن جاتا ہے۔ اس کے دل سے ہر طرح کی رحمت اور شفقت نکال دی جاتی ہے۔ اس کی حالت ایسے بھیڑیئے کی سی ہو جاتی ہے جو لوگوں کے سامنے عزت' شرف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور محبت کی چادر میں لپٹا نظر آتا ہے۔ لیکن جب تنہائی میں اپنے شکار کو دیکھتا ہے تب شرف' عزت اور فضیلت کی چادر کو اپنے پاؤں میں روندھتا ہے اور اپنی کمینگی اور بری خصلت کا کھل کر اظہار کرتا ہے اس وقت اس کی حالت کچلی والے نقصان دہ کتے کی سی ہو جاتی ہے۔

اس برے زانی شخص اور ایک پاکدامن شخص کے درمیان صرف چند ایک گھڑی کا فرق ہے کہ تھوڑی دیر اپنی درندگی کا اظہار کر کے وہ اپنی پاکدامنی کے پرخچے اڑا بیٹھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حفاظت فرمائے' ہمیں گناہوں سے محفوظ رکھے' اور مرتے دم تک اپنے دین پر کاربند رکھے۔ [آمین]

زنا کاری کی حرمت:

امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ زنا کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

هُوَ وَطْءُ الْمَرْأَةِ مِنْ غَيْرِ عَقْدٍ شَرْعِيٍّ.[1]

''کسی بھی عورت کے ساتھ بغیر شرعی عقد کے مجامعت کرنے کو زنا کاری کہتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴾ [الاسراء : ٣٢]

''تم زنا کاری کے قریب بھی نہ جاؤ یقیناً یہ بے حیائی' اور برا کام ہے''۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴾ [فرقان : ٦٨]

''اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے' اور جس انسان کی جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے ہلاک نہیں کرتے' مگر ہاں!

---

[1] مفردات ألفاظ القرآن صفحه نمبر ٣٨٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بر بنائے حق اور نہ وہ زنا [کا ارتکاب] کرتے ہیں' اور جو کوئی ایسا کرے وہ گناہ کا بدلہ پائے گا''۔

سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَا اِنَّمَا هِیَ اَرْبَعٌ : لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا تَزْنُوا ، وَ لَا تَسْرِقُوا)). ❶

''خبردار! چار چیزوں سے بچو۔ ① اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ ② کسی جان کو ناحق قتل مت کرو ③ زنا کاری میں مبتلا نہ ہو ④ چوری چکاری مت کرو۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ لَا يُزَكِّيهِمْ، وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ - شَيْخٌ زَانٍ، وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ، وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ)) ❷

''تین بندے ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ روزِ جزا بات نہیں کرے گا' انہیں پاک نہیں کرے گا' ان کی طرف نہیں دیکھے گا' انہیں بڑے دردناک عذاب سے دوچار کرے گا۔ ① زانی بوڑھا ② جھوٹا بادشاہ ③ اور تکبر و غرور کرنے والا فقیر''۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَ هُوَ خَلَقَكَ)).

---

❶ مسند احمد [١٨٨٩٠]' صحيح الجامع [٢٦٤٠]' الصحيحة [١٧٥٩]۔

❷ مسلم : كتاب الايمان، باب بيان غلظ تحريم اسبال الازار و المنّ بالعطيّة [نمبر ١٠٧]۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

”[سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ] تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس اللہ تعالیٰ نے تجھے پیدا کیا ہے“۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ)).

”یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے لگے“۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ)).

”یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔“ [1]

مذکورہ بالا دلائل میں زنا کاری کی دعوت دینے والے اور برائی پر آمادہ کرنے والے لوگوں کے لیے سامانِ عبرت ہے۔ اگر وہ ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے تو پھر ان کے مقدر میں رسوائی ہی رسوائی ہے۔ ان دلائل کو ”قوانین الٰہیہ“ کے نام سے موسوم بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ قوانین رب کے پسندیدہ دین‘ دینِ حنیف یعنی اسلام کے قوانین ہیں جو لوگوں کے شبہات اور خود ساختہ قوانین کو ختم کرنے کے لیے آئے ہیں۔ یہ بات مشاہداتی ہے کہ دین حنیف پر اعتراض کرنے والے اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے دل اسلام اور اہل اسلام کے متعلق نفرت‘ حسد اور غصے سے بھرے ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا دلائل میں نیکی پر ابھارنے والا شخص تو وہ ہے جو اپنی مرضی سے کسی کام کا فیصلہ نہیں کرتا۔ اس کا ہر حکم رب کی مشیت کے تابع ہوتا ہے۔ وہ ہمیں اس لیے اچھی باتوں اور اچھے کاموں کی وصیت ونصیحت کرتا ہے تاکہ ہم گناہوں کے چنگل سے نکل سکیں۔

---

[1] صحيح بخاري : كتاب الحدود، باب اثم الزّناة ، حديث نمبر [٦٨١١]۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زنا کاری کی سزا:

اللہ رب العزت نے زنا کاری کی سزا میں انتہائی سختی رکھی ہے۔ اس کی سزا کا تصور کر کے آدمی خوفزدہ اور حیران ہو جاتا ہے۔ اس کی سزا سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ گناہ کوئی معمولی گناہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [النور : ۲]

"زانیہ عورت اور زانی مرد' سو [دونوں کے لیے حکم یہ ہے کہ] ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں ان پر اللہ کے دین کے معاملہ میں ترس نہ آئے' اگر تم اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو' اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود رہے"۔

سید قطب رحمہ اللہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"حکم یہ ہے کہ اسلامی حدود کا نفاذ سختی سے کیا جائے اور اس معاملے میں کسی قسم کی رعایت یا نرمی اور رحمدلی کا مظاہرہ نہ کیا جائے' کیونکہ یہ معاملہ اللہ کے دین کے ساتھ متعلق ہے اور دین کے معاملے میں نرمی نا قابل برداشت ہے نیز نفاذ سزا کے وقت مومنین کی ایک تعداد کو حاضر ہونا چاہیے تا کہ سزا کا اثر مجرم پر زیادہ ہو' روحانی لذت سے بھی اسے اذیت پہنچے اور دیکھنے والوں کے لیے بھی عبرت انگیز ہو۔

چونکہ ایسا کرنا ایک جانوروں کی سی حرکت ہے۔ اور اسلام ایسی بہیمانہ طرز کو جڑ سے اکھاڑ دینے کا حکم دیتا ہے' جو طرز کسی رشتے کا لحاظ نہیں رکھتی' اور اس کا مقصد معاشرے کی بنیادوں کو مضبوط کرنا نہیں بلکہ جڑ سے ہلا دینا ہوتا ہے"۔ ●

● تفسیر في ظلال القرآن [۲٤۸۸ - ۲٤۸۹]۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باکرہ یعنی غیر شادی شدہ عورت کی سزا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [النور : ۲]

''زانیہ عورت اور زانی مرد [دونوں کے لئے یہ حکم ہے کہ] ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو، اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں ان کے حال پر ترس دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہو، اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود رہے۔''

مذکورہ بالا آیت صریحاً اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب کنواری [عورت] زنا کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں یہی حکم کنوارے مرد کا بھی ہے۔

کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا:

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب غیر شادی شدہ [مرد] زنا کاری کرے تو مذکورہ بالا آیت کے تحت اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسے ایک سال کے لیے ملک بدر بھی کر دیا جائے۔ جمہور علماء نے درج ذیل روایت سے استدلال کیا ہے۔''[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اس اعرابی نے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجیے۔'' اتنی دیر میں اس کا دوسرا فریق بھی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: ''اس نے سچ کہا ہے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق

---

[1] تفسیر ابن کثیر : جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۵۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہی فیصلہ فرمائیں' میرا بیٹا اس آدمی کے ہاں مزدوری کرتا تھا' میرے بیٹے نے اس کی عورت سے زنا کاری کر لی۔ لوگوں نے مجھے یہ فتویٰ دیا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا.....لیکن میں نے اس کی طرف سے ایک لونڈی اور سو بکریوں کا فدیہ دیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہاں تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور لونڈیاں لڑکے کے والد کو واپس کی جائیں گی' اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی کی سزا دی جائے گی۔ پھر آپ ﷺ نے سیدنا انیس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا:

''اے انیس! صبح کے وقت اس عورت کے پاس جا' [اگر وہ اقرارِ جرم کرے تو] اسے رجم [پتھر مار کر مار دینا] کر دینا۔ سیدنا انیس رضی اللہ عنہ صبح کے وقت اس عورت کے پاس گئے اور اسے [اقرار جرم کرنے کے بعد] رجم کر دیا۔''❶

مذکورہ حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کنوارہ شخص جب زنا کرے تو اسے سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا دی جائے۔

شادی شدہ کو رجم کی سزا:

اس بات پر علماء امت کا اجماع ہے کہ شادی شدہ شخص اگر بے حیائی' زنا کا مرتکب ہو تو اسے رجم کر دیا جائے گا۔ بہت سے اہل علم کا کہنا ہے کہ کوڑے اور رجم دونوں سزائیں اسے دی جائیں گی۔ جیسا کہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے ''نیل الاوطار'' میں لکھا ہے۔ موصوف نے مخالف لوگوں کے دلائل بھی ذکر کیے ہیں پھر کوڑوں' اور رجم کی سزا والوں کے قول کو راجح کہا ہے۔❷

---

❶ صحیح بخاری: کتاب الحدود' باب من أمر غیر الامام بأقامة الحدعنه، حدیث نمبر [٦٨٣٥]۔

❷ نیل الأوطار [جلد ٧ صفحه ٢٥٤]۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

2- شرمگاہ کی لواطت سے حفاظت

شیطانی ہتھکنڈوں سے بچیئے:

یہ شیطان مردود ہی ہے جو اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ بنی آدم زنا کاری' اخلاقی برائیوں اور گناہوں میں مبتلا رہیں' اور ان کا معاشرہ ہر طرح کی شرافت اور بزرگی سے پاک ہو جائے جب شیطان' انسان کو اپنے مطلوبہ ہدف کا شکار بنا لیتا ہے تو وہ اپنے شکار کے ساتھ اتنی ہی بے دردی اور بے رحمی سے کھیلتا ہے جس طرح ایک بچہ گیند کے ساتھ کھیلتا ہے۔ وہ اسے کبھی ایک طرف سے ٹھوکر لگاتا ہے تو کبھی دوسری طرف سے۔ یہاں تک کہ وہ انسان دین اور عقل دونوں سے خالی ہو جاتا ہے' غیر فطری حرکات کرنے لگتا ہے' اس کی پیشانی سیاہ ہو جاتی ہے' زمانے میں بدنام ہو کر رہ جاتا ہے۔ لوگ اسے گھٹیا اور رذیل ناموں سے پکارتے ہیں۔ جس طرح وہ دنیا میں نقصان اٹھاتا ہے۔ اسی طرح روز قیامت رسوائی' عذاب اور رسوا کن تکلیف کا سامنا کرے گا۔

دنیا کے اندر اس کی حالت ایک خنزیر کی طرح ہوتی ہے جو انسان کی شکل میں نظر آتا ہے۔ اسی طرح دیکھنے میں ایک آدمی نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں حالت ایک مخنث سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ اس آدمی کی حالت کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

﴿فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ﴾ [الاعراف:۱۷۶]

"پس اس کی مثال اس کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تم اس پر بوجھ لادو تو زبان لٹکائے' اگر چھوڑ دو تو بھی زبان لٹکائے رہے"۔

جبکہ آخرت میں یہ زنا کار شخص اپنے ہم پیشہ افراد کے ساتھ جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا اور پھر ان سب کو کہا جائے گا۔

﴿اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [طور:۱۶]

"اس [جہنم کی آگ] میں چلے جاؤ' پھر صبر کرو یا نہ کرو تمہارے حق میں سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برابر ہے۔ [آج] تم کو ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے عمل تم [دنیا میں] کرتے رہے''۔

کیا مسلمان کہلانے والے مسلمانوں کے نوجوان اس حد تک برائیوں میں مبتلا ہو چکے ہیں؟!

کیا ہم ہی وہ بہترین امت ہیں جو لوگوں [کو برائیوں سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے] کے لئے پیدا کی گئی؟!

اے آنکھ! تو اس حالت پر کیوں نہیں روتی۔ تجھے تو چاہئے کہ مسلمانوں کی نوجوان نسل کے ان کارناموں پر اتنے آنسو بہائے کہ گلیوں میں دریا بہہ پڑیں۔

اس اللہ رب العزت کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر نوجوانانِ اسلام بے حیائیوں میں مبتلا ہونے کے نقصانات جان لیں' معاشرے پر اثر انداز ہونے والے اس کے برے اثرات جان لیں اور انہیں دل سے لیں تو وہ اپنے رب کی طرف ضرور رجوع کر لیں اور اپنے خالق کی ہر بات ماننے کے لیے تیار ہو جائیں......لیکن ان کی حالت تو اس مردہ جسم کی سی ہے جسے کسی بھی چوٹ کا احساس نہیں رہا۔

ولید بن عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر اللہ تعالیٰ ہمیں قوم لوط کے متعلق نہ بتاتے تو میں گمان بھی نہ کر سکتا تھا کہ ایک مرد مرد کے ساتھ اس حد تک پہنچ سکتا ہے''۔

[اللہ تعالیٰ نے ان کی سزا بھی ذکر کر دی تا کہ لوگ ایسے کام سے مکمل اجتناب کریں]۔

انسانی عقل [فطرت] ایسی برائی اور بے حیائی کا سوچ بھی نہیں سکتی ایسے کام کا ارتکاب کیسے کر سکتی ہے؟!!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری عقلوں کو برے کاموں کے تصور سے بھی محفوظ رکھے۔

لواطت کی قباحت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم

www.KitaboSunnat.com

الْعٰلَمِیْنَ ○ اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَھْوَۃً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ﴾[اعراف : ۸۰۔۸۱]

''اورلوط کو [ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا' پھر] جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم ایسے [بے حیا ہو گئے ہو کہ] وہ فحش کام کرتے ہو جوتم سے پہلے دنیا جہان میں کسی نے نہیں کیا؟ تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لیے مردوں پر مائل ہوتے ہو۔ یقیناً تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو''۔

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والے اپنی بے حیائی' اور گمراہی میں حد سے بڑھ چکے تھے۔اسی وجہ سے انہیں اتنے خوفناک عذاب کا مزہ چکھنا پڑا۔

امام ابن حجر الہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا﴾ [ھود : ۸۲]

''پھر جب ہمارا حکم [عذاب] آ پہنچا تو [اے پیغمبر] ہم نے اس بستی کو تلپٹ کر کے رکھ دیا''۔

اس مذکورہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان بُرے لوگوں کی بستی کو جڑ سے اکھیڑ ڈال۔لہٰذا جبریل علیہ السلام نے اس بستی کو جڑ سے اکھیڑا اور اپنے پروں پر رکھ کر فضا میں اتنی اونچائی پر لے گیا کہ ان بستی کے جانوروں کی آوازیں آسمان دُنیا والوں نے بھی سنیں۔ پھر جبریل علیہ السلام نے اس بستی کو اتنی اونچائی سے واپس زمین پر پٹخ دیا۔

﴿ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴾

''اوراس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر لگا تار برسائے''۔

﴿ مَّنْضُوْدٍ ﴾ پکی ہوئی[مٹی]۔

﴿ مُّسَوَّمَةً ﴾ نشان کئے ہوئے۔

اس کی دو تفسیریں کی جا سکتی ہیں:

① ہر پتھر پر اس بندے کا نام لکھا ہوا تھا جس کو پتھر لگنا تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

② یا اس پتھر پر کوئی ایسی خاص نشانی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ دُنیا کا پتھر نہیں ہے۔

﴿ عِنْدَ رَبِّكَ ﴾
''تمہارے رب کے ہاں [اس عذاب کی غرض سے نشان زدہ تھے]''۔

﴿ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴾ [هود : ۸۲، ۸۳]
''اور یہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہیں''۔

مذکور آیت کے آخری ٹکڑے کی تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ اگر اس امت کے ظالم لوگ بھی قوم لوط کا سا عمل کریں تو کوئی بعید نہیں کہ مذکورہ عذاب ان پر بھی اتر آئے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِيْ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ)).

''سب سے خطرناک چیز جس کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے وہ قومِ لوط کا عمل ہے''۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ أَبَاهُ، مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ أُمَّهُ ، مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ غَيَّرَ تخوم الأرض، مَلْعُوْنٌ من عَمَل بِعَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ)).

''اس بندے پر لعنت ہو جس نے اپنے باپ کو گالی دی' وہ بندہ ملعون ہو جس نے اپنی ماں کو گالی دی' وہ بندہ معلون ہو جس نے غیر اللہ کے نام کا ذبح کیا' وہ بندہ معلون ہو جس نے زمین کے نشانات بدل دیئے' وہ بندہ ملعون ہو جس نے قوم لوط کا سا عمل کیا''۔

لواطت کے نقصانات:

فضیلۃ الشیخ السید سابق حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

لواطت سے جن نقصانات کا ذیل میں تذکرہ کیا گیا ہے وہ محمد وصفی کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب ”الإسلام والطب“ سے مأخوذ ہیں اور وہ یہ ہیں“۔

① عورت سے بے رغبتی:

لواطت کرنے والا شخص آہستہ آہستہ عورت سے پیچھے ہٹنے لگتا ہے‘ یہاں تک کہ ایک وقت آتا ہے جب وہ لوطی شخص عورت سے مجامعت کرنے کے بھی قابل نہیں رہتا‘ اور اس طرح شادی کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد‘ یعنی نئی نسل پیدا کرنا‘ فوت ہو جاتا ہے۔

اگر بالفرض ایسا شخص شادی کر بھی لے تو اس کی بیوی کی حیثیت جانور کی سی ہوتی ہے جسے کہیں بھی محبت و الفت اور سکون میسر نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس کی زندگی ایک عذاب اور اجیرن بن کر رہ جاتی ہے‘ نہ تو اسے شادی شدہ میں شمار کیا جاتا ہے نہ مطلقات میں۔

② انسانی اعصاب کا متاثر ہونا:

جب انسان لواطت کا عادی ہو جاتا ہے‘ اس میں لذت محسوس کرنے لگتا ہے‘ تب یہ عادت انسان کو اپنے کنٹرول میں کر لیتی ہے اور اس کے اعصاب کو بھی بری طرح متاثر کرتی ہے۔ انسان کے دِل میں یہ بات پختہ ہو جاتی ہے کہ اسے مرد پیدا نہیں کیا گیا‘ اسے اس لیے پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ کسی شریف زادی سے شادی کر کے پاکیزہ زندگی گزارے۔ اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں‘ وہ ہم جنسوں کی رفاقت میں سکون محسوس کرتا ہے۔ ہر وقت ہم جنسوں کے خواب دیکھتا ہے۔

آدمی اپنے ہم جنس کی طرف کئی وجوہات کی بناء پر متوجہ ہوتا ہے‘ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض نوجوان ہر وقت نئے نویلے فیشن اپناتے ہیں‘ عورتوں کی طرح اپنے چہرے کا بناؤ اور کانٹ چھانٹ کرتے ہیں‘ کنپٹی کے بالوں کو رنگ کر خوبصورتی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں‘ بھوؤں کی کانٹ چھانٹ کرتے ہیں.....ایسی بہت سی چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں جس کی وجہ سے انسان طوالت میں مبتلا ہو جاتا ہے‘ اور ہر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وقت اپنے ہم جنس کے متعلق سوچتا رہتا ہے۔ اسے ازدواجی زندگی کا لطف حاصل نہیں ہوتا' اس لئے ازدواجی زندگی اپنانے سے دور بھاگتا ہے' انسانیت اور مردانگی کی صفات اس سے چھن جاتی ہیں' اور وہ مختلف قسم کے عصبی نقصانات کا شکار ہو جاتا ہے۔

③ گودے کا متاثر ہونا:

جب انسان لواطت کا عادی ہو جاتا ہے تب اس کا ذہنی توازن برقرار نہیں رہتا' اس کا ذہنی توازن بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے' اس کے تصورات میں عجیب قسم کا ٹھہراؤ آ جاتا ہے' ضعیف العقل ہو جاتا ہے' اس کی قوتِ ارادہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جب وہ دبر میں بُرا فعل کرتا ہے تو دبر کے غدود اس فعل کو قبول نہیں کرتے کیونکہ دُبر جماع کے لیے نہیں بنائی گئی اس لئے اس کا جنسی عمل متاثر ہوتا ہے' اور رک جاتا ہے' جس کی وجہ سے ہڈی کا گودا بھی متاثر ہو جاتا ہے۔

④ لواطت کی کفایت نہ کرنا:

لواطت جنسی نزاکت کو سیر کرنے کے لیے کافی نہیں' انسان کے نفس میں جو فطرتی لمس کا احساس اور جنسی عمل کی رغبت ہوتی ہے' لواطت اسے مکمل نہیں کر سکتی' پنڈلی کے عضلات کو سختی سے کچل ڈالتی ہے' جسم کے تمام اعضاء پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔

⑤ مضبوط عضلات کا ڈھیلا پن:

آپ اس بات کا مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ جو بندہ کثرت سے لواطت کا عمل کرتا ہے اس کے پیشاب کے اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں' پیشاب کو کنٹرول کرنے کے اس میں طاقت نہیں رہتی' نا چاہتے ہوئے بھی بندہ ہر وقت نجس رہتا ہے۔

⑥ لواطت کا اخلاقیات سے تعلق:

لواطت ایک اخلاقی برائی ہے اور خطرناک نفسانی بیماری ہے۔ آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ جو بندہ بھی اس برائی میں مبتلا ہوتا ہے' اس کا اخلاق اچھا نہیں رہتا اور اس کی عادات بھی بگڑ جاتی ہیں' اچھی اور بری خصلتوں میں تمیز نہیں کر سکتا' اس کے پاس کوئی ایسی طاقت نہیں رہتی جو اسے اس کی غلطیوں پر متنبہ کر سکے' نہ ہی اس کا ضمیر اسے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ملامت کرتا ہے۔ ایسا شخص چھوٹی عمر کے لوگوں اور بچوں کی عزتیں خراب کرنے میں بھی کوئی حرج محسوس نہیں کرتا' اپنے فاسد مقاصد کی تکمیل کے لیے سختی استعمال کرتا ہے' اور بڑے بڑے قبیح جرائم کا ارتکاب کرتا ہے۔ اخبارات میں اکثر ایسے لوگوں کی خبریں چھپتی رہتی ہیں۔

⑦ اعضائے تناسل کا متاثر ہونا:

لوطی عمل کرنے سے انسان کے اعضائے تناسل بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں' ان سے ہر وقت منی کے قطرے ٹپکنے لگتے ہیں۔ آہستہ آہستہ اس کا یہ مادہ انتہائی پتلا ہو جاتا ہے اور وہ شخص اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا' اولاد کا سلسلہ ان پر ختم ہو جاتا ہے۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ مرد کے ہاں جب اولاد نہیں ہوتی تو وہ اس میں سارا قصور بیوی کا ٹھہراتا ہے' اگرچہ اس بے چاری کا اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ ان واقعات میں اکثر طور پر غلطی مرد ہی کی ہوتی ہے کہ اس نے اپنی طاقت کا غلط استعمال کر کے اپنے آپ کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ اولاد پیدا کر سکے۔

⑧ ٹائیفائیڈ وغیرہ کا مرض:

لواطت کئی متعدی بیماریوں کا سبب بنتی ہے' یہ بیماریاں انتہائی خطرناک ہوتی ہیں' ان میں سے ایک ٹائیفائیڈ بخار بھی ہے۔

⑨ زنا کے امراض:

زنا کاری کی وجہ سے جو بیماریاں پھیلتی ہیں' ممکن ہے کہ لواطت کی وجہ سے بھی وہ بیماریاں پھیلتی ہوں' اس کی وجہ سے انسانی جسم کمزور اور نحیف ہو جاتے ہیں۔ شرعی احکامات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ لواطت حرام ہے' اس کا سدِباب نہایت ضروری ہے' لوگوں کو اس کے شر سے چھٹکارا دلانے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔[1]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لواطت جیسے قبیح فعل کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

---

[1] فقہ السنة [جلد نمبر ۲ ، صفحہ نمبر ۴۱۸ - ۴۲۲].

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((لَا خَلَافَ بَيْنَ الْأُمَّةِ أَنَّ اللَّوطَ أَعْظَمُ إِثْمًا مِنَ الزِّنَا)). ❶

''امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ لواطت زنا سے بھی بڑا گناہ ہے''۔

لوطی شخص کی سزا:

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ وَجَدتُّمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ)). ❷

''جس بندے کو تم قوم لوط کے سے عمل کا مرتکب پاؤ اسے اور جس کے ساتھ وہ عمل کر رہا ہے' دونوں کو قتل کر دو''۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اس جرم کے مرتکب شخص کو اتنی سخت سزا دینی چاہیے کہ عبرت حاصل کرنے والے اس سے نصیحت پکڑیں' اور سرکش فاسق قسم کے لوگ ان غلط کاموں سے رک جائیں۔ جو بندہ لوطی عمل کرتا ہے وہ تو اس قابل ہے کہ اسے سزا بھی ویسی ہی سخت قسم کی ملنی چاہیے جو قوم لوط کو ملی تھی۔ ان کو سزا یہ ملی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین میں دھنسا دیا تھا اور یہ سزا قوم لوط کے ہر شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کو ملی تھی''۔ ❸

آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

---

❶ فتح الباری [جلد نمبر ١٢، صفحہ نمبر ١٣٩].

❷ سنن أبوداؤد: كتاب الحدود، باب في من عمل قوم لوط، حديث نمبر (٤٤٥٠).
سنن ترمذی: أبواب الحدود، باب ما جاء في حدّ اللوطي، حديث نمبر (١٤٨١).
تحفة الأحوذي: جلد نمبر ٥ صفحه نمبر ١٧.
إرواء الغليل: حديث نمبر (٢٣٥٠).

❸ نيل الأوطار: جلد نمبر ٧، صفحه نمبر ٢٨٧، ٢٨٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ عمل حرام ہے' اور کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے۔ البتہ اہل علم کا اس بات پر اختلاف ہے کہ لوطی عمل کرنے' اور کروانے والے کی سزا کیا ہونی چاہئے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا موقف یہ ہے کہ لوطی عمل کرنے اور کروانے والے کی سزا قتل ہے' چاہے وہ غیر شادی شدہ ہو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ اور قاسم بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے۔ صاحب الشفاء نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع نقل کیا ہے کہ اس کی سزا قتل ہے''۔ [1]

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں پر رد کیا ہے جو کہتے ہیں کہ لوطی کی سزا' زانی کی سزا کی طرح ہے یعنی شادی شدہ شخص کو رجم کیا جائے گا اور کنوارے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ان لوگوں کو یہ جواب دیا جائے گا کہ فاعل اور مفعول کو قتل کرنے والے دلائل ان عمومی دلائل کو خاص کرتے ہیں جو شادی شدہ' اور کنوارے [زانی] کی سزا میں فرق کرنے والے ہیں۔ اسی طرح قتل کے دلائل سے زنا کار کی سزا پر قیاس کرنا بھی غلط ہو گیا' کیونکہ ایسا قیاس فقہی اصولوں کے بھی خلاف ہے''۔

اسی قول کو علامہ بکر ابوزید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی راجح قرار دیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لوطی شخص کی سزا ہر حال میں قتل ہی ہے' کیونکہ اس کی یہ سزا فرامین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے' اسی پر اجماع ہے اور شرعی قاعدہ بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ دلائل کی مضبوطی اور صحیح دلائل اسی بات کی طرف نشاندہی کرتے ہیں

---

[1] نیل الأوطار : جلد نمبر ۷، صفحہ نمبر ۲۸۷، ۲۸۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کی سزا قتل ہی ہے۔ مخالفین کے دلائل میں اتنی قوت نہیں ہے۔ یہی بات میرے سامنے آئی ہے''۔

مجھے جو سمجھ لگی ہے اس کے حساب سے لوطی شخص کو قتل کرنے کے لئے امام وقت کی رائے لی جائے گی' اگر امام کہے کہ اسے تلوار سے قتل کیا جائے تو اسے تلوار سے قتل کیا جائے گا' اگر وہ کہے کہ اسے پتھروں سے رجم کیا جائے گا تو اسے رجم ہی کیا جائے گا۔ یعنی امام جو سزا تجویز کرے' وہی دی جائے۔ [واللہ اعلم]

3- چوپاؤں سے بدکاری کا ارتکاب کرنے سے بچو

ہائے افسوس! اس گرما گرم جنسی طوفان سے چوپائے تک محفوظ نہیں۔ اب نہ جانے شیطان' انسان کو کس طرف لے جائے۔ واللہ یہ بہت بڑا شر ہے۔

اللہ ربّ العزت نے ہمارے اور عورت کے درمیان کچھ شرعی رکاوٹیں مقرر کی ہیں۔ جو کوئی ان حدود کا خیال رکھتا ہے' وہ عورت کے ساتھ برائی کا مرتکب ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔

جس طرح عورت کے متعلق شرعی حدود مقرر ہیں اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مردوں کے متعلق حکم دیا ہے کہ ہم صرف مؤمن بندوں سے دوستی کریں' اور جب کبھی سفر کرنا پڑے تو اکیلے سفر نہ کریں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((أَنَّ الرَّاكِبَ شَيْطَانٌ، وَ الرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ)).

''اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے' دو سفر کرنے والے دو شیطان ہیں' تین سفر کرنے والے قافلے کے مسافر ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے کسی کے ہاں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا ہے' اور کسی کے ہاں جانے کے اوقات بھی مقرر کیے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کی مشابہت سے منع فرمایا ہے۔

[illegible] بھی بعض شرعی قواعد و ضوابط ہیں جن کا اہتمام کرنے والا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قومِ لوط کے سے عمل سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

مذکورہ باتیں اپنی جگہ' لیکن چوپاؤں کے ساتھ بدکاری کرنے کا محمل کیا ہے' کاش کوئی ایسے اصول وضوابط ہوں جن کا لحاظ رکھ کر ہم چوپاؤں کی حرمت کو پامال ہونے سے بچا سکیں؟!!

اے بدکاری کا مرتکب ہونے والے شخص! اس بات کو یاد رکھ کہ ایک ایسا دِن آنے والا ہے جب تجھے اپنے ربّ کے پاس جانا ہوگا۔ قبر کے راستے سے گزر کر تو میدانِ محشر میں پہنچے گا۔ تجھے وہاں میزان اور پل صراط کا سامنا کرنا ہوگا' اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ تجھے وہاں اپنے اعمال' اپنے گناہوں کے سامنے بالکل حقیر محسوس ہوں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نافرمان' بدکاروں کو ذلیل و رسوا کرے گا۔

بدکاری کی سزا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ﴾ [مومنون : ۵ – ۷]

''اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں' سوائے اپنی بیویوں' اور لونڈیوں کے' ان پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں''۔

مذکورہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چوپاؤں سے بدکاری کرنا حرام ہے۔ کیونکہ یہ بھی ﴿ وَرَآءَ ذٰلِكَ ﴾ اس [بیوی اور لونڈی] کے علاوہ'' میں شمار ہوتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

((مَنْ أَتٰى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ، وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ)).[1]

''جو بندہ چوپائے سے بدکاری کرے' اس بندے کو قتل کر دو' اور اس چوپائے کو بھی قتل کر دو''۔

اس بُرے کام کے مرتکب پر کیا حد واجب ہوتی ہے؟ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنی رائے پیش کی ہے۔

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف ''المحلی'' میں لکھتے ہیں:

''مذکورہ مسئلے میں کئی ایک مذاہب موجود ہیں' جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے:

1. اگر بدکار شادی شدہ ہے تو اس کی سزا زناکاری کی سزا ہے' یعنی اسے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے' اور اگر غیر شادی شدہ کنوارہ ہے تو اسے کوڑے لگائے جائیں۔
2. اسے قتل کر دیا جائے' چاہے وہ شادی شدہ ہو یا کنوارہ۔
3. بدکار شادی شدہ ہو یا کنوارہ ہو اسے صرف کوڑے لگائے جائیں۔
4. اگر اپنے چوپائے سے بدکاری کرتا ہے تو اس پر کوئی حد نہیں۔
5. اگر اپنے چوپائے سے بدکاری کرتا ہے تو اسے تعزیراً سزا دی جائے گی' اس کا جانور ذبح کر کے اس کا گوشت ضائع کر دیا جائے گا۔ گوشت کو کھایا نہیں جائے گا۔ اگر کسی دوسرے کے جانور سے بدکاری کرتا ہے تو اس جانور کو ذبح نہیں کیا جائے گا' البتہ بدکار کو تعزیراً سزا ملے گی۔
6. امامِ وقت یا حاکمِ وقت [مفتی] اپنے اجتہاد سے اس بدکار کے لیے سزا مقرر کرے گا۔

---

[1] مسند أحمد: حديث نمبر (٢٤٢٠). السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الحدود، باب ما جاء في حد اللوطي، حديث نمبر (١٧٠٢٢). تحفة الأحذوي: جلد [illegible] نمبر ۱۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

4 چاہے وہ کنوارہ ہو یا شادی شدہ' اپنے چوپائے سے بدکاری کرے یا کسی اور کے' اس پر صرف اور صرف تعزیر ہے''۔ ❶

اس کے علاوہ بھی امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے کئی اقوال ذکر فرمائے ہیں' ان اقوال کو ذکر کرنے کے بعد موصوف نے مذکورہ اقوال کا علیحدہ علیحدہ رد پیش کیا ہے۔ پھر آپ مذکورہ آخری قول' جس میں تعزیر کا ذکر ہے' کے متعلق فرماتے ہیں:

''ہم نے جب اس آخری قول یعنی صرف تعزیر کی طرف التفات کیا تو ہم نے اس کو ہی صحیح پایا' کیونکہ چوپاؤں سے بدکاری کرنے والا ایک ایسی چیز کا ارتکاب کرتا ہے جو عجیب سی ہے۔ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ چوپاؤں سے بدکاری حرام ہے اور ایسا کرنے والا چونکہ ایک عجیب کام کرتا ہے لہٰذا اس پر تعزیر ہے''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ قتل کے قائل لوگوں کو مناقشہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ان کے دلائل کو ہم نے ذکر کر دیا ہے۔ اس کے دلائل اور آثار کا ضعف بھی ہم نے بیان کر دیا ہے۔ اگر قتل کے متعلق مذکورہ دلائل صحیح ہوتے تو ہم بھی انہیں ترجیح دیتے' اور انہیں کے متعلق فیصلہ کرتے''۔

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ جو قتل والے قول کو صحیح نہیں سمجھتے' وہ کہتے ہیں کہ اس کی تائید میں مذکورہ دلائل ضعیف ہیں۔ اگر اس کی تائید میں ایک صحیح روایت بھی مل جاتی تو ہم اس قول کو تسلیم کر لیتے۔

جو حدیث اوپر ذکر کی گئی ہے' وہ صحیح ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی تصحیح کی طرف میلان کیا ہے۔ شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اُس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ انہوں نے ان علتوں کا مناقشہ بھی کیا ہے جن کے سبب حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے۔

---

❶ المحلّی بالآثار : جلد نمبر ۱۲، صفحہ نمبر ۳۹۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ''نیل الأوطار'' میں لکھتے ہیں:

''حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ چوپائے کو بھی قتل کیا جائے گا''۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ اس کی علت میں بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا:

مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ ؟

''چوپائے کو قتل کرنے کی کیا وجہ ہے؟''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میرے خیال کے مطابق بدکاری کیے ہوئے جانور کا گوشت کھانے پر کوئی رضامند نہیں ہوگا۔ ہر کوئی اس کے گوشت سے کراہت کرے گا' اس وجہ سے اسے قتل کر دینا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ ہر کسی کی زبان پر یہی الفاظ ہوں گے کہ اس جانور [چوپائے] کے ساتھ یوں یوں کیا گیا ہے؟''۔ [1]

کیا اس بات میں اس بندے کے لیے عبرت کا سامان اور رسوائی نہیں جو اتنی گری ہوئی حرکت کا ارتکاب کرتا ہے؟ اللہ کی قسم! عقل والوں کے لیے تو اس میں سامان عبرت موجود ہے۔

شیخ بکر ابوزید ایسے شخص کے قتل کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بحث کے متعلق تین قول بیان فرمائے ہیں' اور ان کے کلام سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدکار شخص کے قتل کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہی مذہب امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا تھا جس وجہ سے انہوں نے اپنی کتاب مسند احمد میں بدکار شخص

---

[1] نیل الأوطار: جلد نمبر ۷، صفحہ نمبر ۲۹۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے قتل کی روایت بھی نقل کی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے' اگر یہ روایت صحیح ہے تو میرا موقف بھی یہی ہے۔ پھر امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی بحث کو آگے چلایا' اور اس حدیث کے صحیح ہونے کے بھرپور دلائل دیئے۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ وہ حدیث صحیح ہی ہے۔

اب اس سے ان لوگوں کو صریحاً رد ہوتا ہے جن کا کہنا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ اور اس حدیث سے ان لوگوں کا رد بھی ہوتا ہے جو چوپائے سے بدکاری کرنے والے شخص کی سزا کو زانی شخص کی سزا پر قیاس کرتے ہوئے شادی شدہ اور کنوارے میں فرق کرتے ہیں۔ ان کا قیاس صریحاً نص کے مقابلے میں ہے لہٰذا ان کے قیاس کو صحیح حدیث کے سامنے کوئی حیثیت نہیں۔ کیونکہ جب ایسے بدکار شخص کی علیحدہ سزا شریعت سے ثابت جو ہوگئی تو اب قیاس چہ معنی دارد؟ اس مذکورہ بحث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان صحیح ہے:

((مَنْ أَتٰی بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ، وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ)).❶

''جو بندہ چوپائے سے بدکاری کرے' اس بندے کو قتل کردو اس کے ساتھ ساتھ چوپائے کو بھی قتل کردو''۔ [واللہ اعلم] ❷

www.KitaboSunnat.com

❶ مسند احمد: حدیث نمبر ۲۴۲۰. السنن الکبری للبیهقی: کتاب الحدود، باب ما جاء فی حد اللوطی، حدیث نمبر (۱۷۰۲۲).

❷ الحدود والتعزیرات عند ابن القیم: صفحه نمبر ۱۹۳، ۱۹۴.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

4- حائضہ اور نفاس والی عورتوں سے مباشرت کی حرمت

حرام کاموں سے بچیے:

حائضہ عورت اور نفاس والی عورت سے مباشرت کرنا حرام ہے۔ جو بندہ بھی اس قبیح اور حرام کام کا مرتکب ہوتا ہے' لازمی بات ہے کہ وہ کسی لحاظ سے بھی شریف شخص نہیں ہو سکتا' بلکہ ہر طرح کی لئیم اور مذموم عادات کا مالک ہے۔

ہمارا دین کس قدر عظیم ہے' ہماری شریعت کس قدر پاکیزہ اور واضح ہے' اس میں کسی قسم کی کوئی کج روی نہیں' خواہشات نفسانی کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اس کے کمالِ وصف کو بیان کرنے سے وصف بیان کرنے والے بھی عاجز ہیں۔ عارف کہلانے والے بھی اس کی گہرائی کو جاننے سے بے بس ہیں۔

اس دین کے اپنے کچھ ایسے قواعد وضوابط ہیں جن کے سامنے بڑے بڑے دانش مندوں کی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ انسانی عقل اس بات پر قدرت نہیں رکھتی کہ وہ ان قواعد وضوابط جیسے قواعد وضع کر سکے' کیونکہ یہ قوانین حکمت والے' باخبر' جاننے والے اور کائنات کے خالق کے وضع کردہ ہیں' لہٰذا انسان اس خدائی ضابطے کے سامنے صرف یہی کہہ سکتا ہے:

((سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا، فَالْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ سُبْحَانَهُ)).

''کہ ہم نے سنا اور اس کی اطاعت کی' پس ہر وہ چیز حلال ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حلال ٹھہرایا ہے اور ہر وہ چیز حرام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات ہے کہ اس فحش گناہ میں وباء [بیماری] ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب انسان حائضہ یا نفاسہ عورت سے جماع کرتا ہے تو اس پر یہ گندگی ظاہر ہو جاتی ہے' جسے دیکھ کر انسان اپنے اہل سے متنفر اور بے رغبت ہو جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس لیے عقل مند عورت پر واجب ہے کہ جب وہ حیض اور نفاس کی حالت میں ہو تب اپنے شوہر کو مجامعت نہ کرنے دے' وگرنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ روزِ قیامت اسے اپنے جرم کی قباحت دیکھ کر شرمندہ ہونا پڑے۔ بہر حال اس وقت ندامت کچھ کام نہ آئے گی۔ عورت کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اگر وہ اپنے خاوند کو منع نہیں کرے گی۔ تو ہوسکتا ہے کہ خاوند اپنی عورت سے کوئی ایسی چیز دیکھ لے جس سے وہ اپنی بیوی سے متنفر ہو کر اسے چھوڑ دے اور پھر بیوی کے پاس سوائے خود کو ملامت کرنے' نوحہ کرنے اور اپنے چہرے کو نوچنے کے کچھ بھی نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ﴾ [بقرہ: ۲۲۲]

''اور [اے پیغمبر! لوگ] تم سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں' [ان سے] کہہ دو کہ وہ گندگی [کی حالت] ہے' پس حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہولیں' ان کے پاس نہ جاؤ۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ' جدھر سے اللہ نے تم کو بتایا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

امام سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام سعدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ﴾

''جب تک وہ عورتوں پاک نہ ہولیں ان کے پاس نہ جاؤ''۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب عورت حالت حیض یا نفاس میں ہو تو ناف اور گھٹنوں کے درمیان والے حصہ سے بندہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا' بقیہ حصے سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی سے مباشرت کا ارادہ فرماتے اور وہ بیوی حائضہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے کہ اپنے ازار بند مضبوطی سے باندھ لے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مباشرت [صرف جسم کا جسم سے ملانا] کرتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ حَتّٰی یَطْهُرْنَ ﴾ ''یہاں تک کہ وہ [عورتیں] پاک ہو جائیں'' اس کا مطلب یہ ہے کہ خون آنا بند ہو جائے۔ پاک ہونے کی دو شرطیں ہیں:

① خون کا بند ہونا۔

② غسل کرنا۔ [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((کَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا کَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَنْ یُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِیْ فَوْرِ حَیْضَتِهَا ثُمَّ یُبَاشِرُهَا)). [2]

''جب ہم [امہات المومنین] میں سے کوئی ایک حیض کی حالت میں ہوتی اور آپ ﷺ اس حالت میں اس سے مباشرت کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ اسے حکم دیتے کہ وہ اپنے ازار بند کو سختی سے باندھ لے پھر آپ ﷺ اس سے مباشرت [صرف جسم کا جسم سے ملانا] کرتے''۔

حافظ ابن حجر اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے قول:

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((اَلْمُرَادُ بِالْمُبَاشَرَةِ هُنَا اِلْتِقَاءُ الْبَشْرَتَیْنِ لَا الْجِمَاعُ)).

''مذکورہ حدیث میں موجود لفظ مباشرۃ کا یہاں پر معنی دو جسموں کا آپس میں صرف ملنا ہے' جماع مراد نہیں ہے''۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ مباشرۃ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جان لیجئے کہ حائضہ عورت سے مباشرت کے کئی طریقے ہیں:

① اس کی شرمگاہ سے مجامعت کا فائدہ اٹھایا جائے' مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ قرآن کریم اور سنت صحیحہ کے دلائل کی روشنی میں حائضہ عورت سے ایسی

---

[1] تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنّان: صفحہ نمبر ۸۲.

[2] صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب مباشرة الحائض، حدیث نمبر (۳۰۲).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مباشرت حرام ہے۔

② ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے علاوہ بقیہ حصے سے مباشرت معانقہ اور بوس وکنار جائز ہے' اور اس پر علماء کرام کا اتفاق ہے۔

③ ناف اور گھٹنوں کے درمیانی حصے شرمگاہ اور دبر کے علاوہ سے فائدہ اٹھانے کے متعلق علماء کرام کی تین رائے ہیں:

(i) جمہور علماء کرام کے نزدیک مشہور ترین اور زیادہ صحیح رائے یہی ہے کہ اس حصے سے کسی قسم کا تمتع بھی جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

(ii) دوسرا قول یہ ہے کہ یہ حرام نہیں بلکہ اس کی کراہت تنزیہی پر محمول کیا جائے گا۔ دلائل کے لحاظ سے یہ قول قوی ہے۔

(iii) اگر آدمی اپنے نفس پر کنٹرول کر سکتا ہے تو وہ مذکورہ حصے سے تمتع کر سکتا ہے' اگر وہ اپنے نفس پر کنٹرول نہیں کر سکتا تو مختلف فیہ حصے سے فائدہ اٹھانا اس کے لیے جائز نہیں۔

شیخ صالح ابن عثیمین رحمہ اللہ کا قول:

اس آخری صورت کو شیخ صالح ابن عثیمین حفظہ اللہ نے بھی ذکر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''آدمی کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی حائضہ بیوی سے ازار بند کے اوپر سے جو چاہے فائدہ حاصل کر لے' صرف اتنا ضروری ہے کہ عورت سختی کے ساتھ اپنا ازار باندھے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیتے تھے کہ وہ ازار بند سختی سے باندھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مباشرت کرتے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہوتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین کو ازار بند سختی سے باندھنے کا اس لیے حکم فرماتے تھے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موصوفہ کے حیض کے خون کے نشانات کو نہ دیکھ سکیں''۔

حائضہ عورت سے فائدہ اٹھانے کی حد:

اگر مذکورہ روایت پر یہ اعتراض کیا جائے کہ درج ذیل روایت مذکورہ بالا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فعل کے مخالف ہے۔

''جب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر عورت حائضہ ہو تو مرد اس سے کتنا فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ تب نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا کہ شرمگاہ سے اوپر والے حصے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے''۔❶

پہلی روایت میں نبی اکرم ﷺ کا فعل یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ناف سے نیچے والے حصے سے بھی تہبند بندھے ہونے کی صورت میں فائدہ اٹھایا جبکہ دوسری روایت میں آپ ﷺ کا حکم یہ ہے کہ آدمی صرف ناف سے اوپر والے حصے سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اس اعتراض کے درج ذیل جوابات دیئے گئے ہیں:

- ناف سے اوپر والے حصے سے فائدہ اٹھانے کا حکم زیادہ پاکیزگی کے لیے ہیں۔
- یہ حکم اس بندے کے لیے ہے جو اپنے نفس پر کنٹرول نہیں رکھ سکتا۔
- ایک طریقہ تطبیق کا یہ بھی ہے' وہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

((إِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ)).

''سوائے جماع کے ہر [جائز] کام کر سکتے ہو''۔❷

اس بندے کے لیے ہے جو اپنے نفس پر کنٹرول کر سکتا ہے۔ جبکہ آپ ﷺ کا درج ذیل فرمان:

((فَمَا فَوْقَ الْأَزَارِ)).

''شرمگاہ کے علاقے کے قریب بھی نہیں آنا''۔

اس بندے کے لیے جو اپنے نفس پر کنٹرول نہیں رکھ سکتا' اور خدشہ ہوتا ہے کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے۔❸

---

❶ یہ روایت ضعیف ہے۔ سنن ابوداؤد: كتاب الطهارة، باب فى المذى، حديث نمبر ٢١٠.

❷ صحيح مسلم: كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (٣٠٢).

❸ [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نفاس والی عورت کا حکم بھی وہی ہے جو حیض والی عورت کا ہے''۔ ❶

5- عورت کے ساتھ لواطت کرنے کا حکم؟

عورت کے ساتھ لواطت حرام ہے:

کسی شخص کے دِل میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ جہاں چاہے مجامعت کرے۔ ایسی سوچ واضح جہالت ہے' عورت کے ساتھ کسی بھی حالت میں لواطت [دبر میں مجامعت کرنا] کرنے کی اسلام نے اجازت نہیں دی' نہ ہی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ عورت کی دبر اس کی کھیتی ہے۔

شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں لواطت جائز نہیں۔ انسان کی فطرت سلیمہ بھی اسے ناپسند کرتی ہے اور اس سے بچتی ہے۔ یہ ایک قبیح اور گندا فعل ہے' ایسا کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے' ایسا کرنے والا بُرے اخلاق اور گندی فطرت کا مالک ہے۔

لوطی شخص کو یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ کچھ عرصہ ہی میں اس کی بیوی اس کو ناپسند کرنے لگے گی' اس کی بیوی کا سینہ آدمی کے خلاف بغض ونفرت سے بھر جائے گا اور اس کا یہ بغض اس کی آنکھوں سے بھی عیاں ہوگا۔ اس کی بیوی کی یہی حالت رہے گی یہاں تک کہ وہ شخص اپنی بیوی کی نظروں میں گر کر رہ جائے گا اور اس کی بیوی یہ خواہش کرے گی کہ وہ دوسرے غیر مردوں سے تعلقات استوار کرے۔

اس کی بیوی اس سے نفرت کرنے لگے گی اگرچہ اس کے سامنے ہر وقت مسکراتی رہے۔

اکثر جاہل قسم کے لوگ اس قسم کی بے حیائی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس بے حیائی میں ملوث ہونے کا بڑا سبب جہالت اور علم کا معدوم ہونا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان پر

---

❶ المغنی لابن قدامہ: جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۴۳۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واجب ہے کہ وہ حلال اور حرام چیزوں کا علم رکھتا ہو تا کہ وہ حرام چیزوں سے بچ سکے اور روزِ قیامت کی رسوائی سے محفوظ رہ سکے۔

قرآن کی روشنی میں لواطت کی حرمت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ [بقرہ : ۲۲۳]

''تمہاری بیویاں [گویا] تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ''۔

امام سعدی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''آیت کا مطلب یہ ہے کہ عورت کے ساتھ چاہے مجامعت آگے سے کی جائے یا پیچھے سے آ کر کی جائے دونوں صورتوں میں شرط یہی ہے کہ مجامعت شرمگاہ [فرج] ہی میں کی جائے نہ کہ دُبر میں۔ کیونکہ ﴿ حَرْثٌ ﴾ ''کھیتی'' سے مراد شرمگاہ ہے اور اسی سے ہی بچہ پیدا ہوتا ہے۔

مذکورہ آیت میں عورت کی دُبر میں وطی کرنے کی ممانعت کی دلیل بھی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی کھیتی یعنی صرف شرمگاہ سے فائدہ اٹھانے کو جائز قرار دیا ہے' اور بہت سی روایات میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وطی ''فی الدبر'' کی حرمت ثابت ہے''۔[1]

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں لواطت کی حرمت:

ذیل میں چند ایک روایات ذکر کی گئی ہیں:

1. سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَلْعُوْنٌ مَنْ يَّأْتِي النِّسَاءَ فِي مَحَاشِهِنَّ يَعْنِي أَدْبَارِهِنَّ)).[2]

---

[1] تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان (۸۳).

[2] اس کی سند حسن ہے۔ دیکھئے الکامل لابن عدی فی ترجمة عبداللہ بن لھیعة: [جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر ۲۴۳]. شعیب اُرناؤوط اور عبدالقادر اُرناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ دیکھئے زاد المعاد: جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۲۶۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اس شخص پر [اللہ تعالیٰ کی] لعنت ہو جو عورت کی دُبر میں وطی کرتا ہے''۔

۲ سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِتْيَانُ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ حَرَامٌ)).[1]

''عورتوں سے ان کی دبر میں وطی کرنا حرام ہے''۔

۳ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَّ الَّذِيْ يَأْتِي امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).[2]

''جو عورت کی دُبر میں وطی کرتا ہے' اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی طرف نہیں دیکھے گا''۔

۴ سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ)).[3]

''یقیناً اللہ تعالیٰ حق بات کو بیان کرنے سے شرماتا نہیں' تم عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو''۔

۵ سیدنا خزیمہ رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ)).[4]

''یقیناً اللہ تعالیٰ تم کو اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم عورتوں کی دبر میں وطی کرو''۔

---

1. صحیح شیخ البانی رحمہ اللہ علیہ نے اسے صحیح جامع میں صحیح کہا ہے۔ حدیث نمبر (۱۲۶)' الصحیحہ (نمبر ۸۷۳)۔
2. مشكاة المصابيح: كتاب النكاح، باب المباشرة، حديث نمبر (٣١٤٩). صحيح الجامع : حديث نمبر (١٦٩١).
3. إرواء الغليل: حديث نمبر (٢٠٠٥). صحيح الجامع: حديث نمبر (١٨٥٢).
4. صحيح الجامع (نمبر ١٩٢١). امام البانی رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لواطت کے نقصانات:

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''زادالمعاد'' میں اس کے بہت سے نقصانات بیان کیے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

1. ''اللہ تعالیٰ نے عارضی گندگی [حیض اور نفاس] کی حالت میں عورت سے وطی فی الفرج [شرمگاہ] کرنے سے منع فرمایا ہے تو جو حصہ [یعنی دبر] مستقل گندگی کی جگہ ہے اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ نہ صرف گندگی کی جگہ ہے بلکہ وطی ''فی الدبر'' سے نسل کا سلسلہ بھی منقطع ہو جاتا ہے' اور اس کام کا عادی لڑکوں سے بھی ناجائز تعلقات پیدا کر لیتا ہے۔
2. مرد پر عورت کا یہ حق ہے کہ مرد عورت سے وطی کرے' جبکہ اس سے نہ عورت کی حاجت پوری ہوتی ہے نہ مقصود حاصل ہوتا ہے۔
3. دُبر وطی کے لیے تیار نہیں کی گئی' وطی کے لیے صرف فرج بنائی گئی ہے۔ جو لوگ فرج کو چھوڑ کر دبر کی طرف میلان کرتے ہیں درحقیقت ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور شریعت سے روگردانی کرتے ہیں۔
4. وطی فی الدبر طبی لحاظ سے بھی آدمی کے لیے نقصان دہ ہے' اس لئے اطبا اور عقلاء اس سے منع کرتے ہیں۔ چونکہ فرج میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ آدمی کے خارج ہونے والے سارے پانی کو جذب کر لیتی ہے' اور آدمی بھی اس سے راحت محسوس کرتا ہے' جبکہ دُبر آدمی کے سارے پانی کو جذب نہیں کرتی' اور نہ ہی اس عمل میں مرد کے جسم سے اتنا پانی باہر نکل سکتا ہے جتنا نکلنے کے لیے تیار ہوتا ہے' اور یہی چیز طبی لحاظ سے مرد کے لیے نقصان دہ ہے۔
5. یہ اس لحاظ سے بھی نقصان دہ ہے کہ اس میں آدمی کو انتہائی تھکا دینے والی حرکات کرنا پڑتی ہیں۔
6. یہ گندگی اور ناپاکی کا محل ہے' جس کی طرف آدمی اپنے چہرے کے رخ آتا ہے۔
7. وطی فی الدبر عورت کے لیے بھی نقصان دہ ہے۔ کیونکہ آدمی ایک ایسا کام کرتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے جو انوکھا اور طبیعت سے ہٹ کر ہوتا ہے اور عورت کو حد درجہ تک متنفر کرنے والا ہے۔

۸ یہ کام فاعل اور مفعول کو پریشانی، غم اور سوچ و بچار میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۹ چہرے کو سیاہ اور سینے میں اندھیرا کر دیتا ہے' دِل کا نور بجھا دیتا ہے' چہرے پر وحشت طاری رہتی ہے۔

۱۰ فاعل اور مفعول کے درمیان نفرت اور سخت بغض پیدا کر دیتا ہے۔

۱۱ فاعل اور مفعول کی حالت کو اس حد تک خراب کر دیتا ہے کہ اس کے بعد ان دونوں کی صلاح کی کوئی امید نہیں رہتی۔ اِلَّا کہ وہ دونوں سچی پکی توبہ کر لیں۔

۱۲ فاعل اور مفعول اخلاق حسنہ سے محروم ہو کر رہ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتیاں اس بندے پر نازل ہوتی ہیں جس کی تعلیمات کی راہنمائی اور پیروی میں دُنیا اور آخرت کی سعادت ہے۔''[1]

6- مشت زنی

عورت اخلاقیات کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے:

اس عادت کا تعلق بھی عورت کے ساتھ ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ عورت ہی اس بُرے کام کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کی عزت کی حفاظت کے لیے چند قیدیں لگائی ہیں' وہ قیدیں عورت کے شرف اور عزت کو بڑھاتی ہیں' اس کی رفعت اور عظمت کو بلند کرتی ہیں' اس کی عزت اور حیاء کی حفاظت کرتی ہیں' ان قیود کی وجہ سے عورت کے حقوق کو ضبط نہیں کیا جا سکتا' اسے غلام نہیں بنایا جا سکتا اور نہ اسے قیدی کی حیثیت سے رکھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ آزادی نسواں کا نعرہ لگانے والوں کا خیال ہے کہ اسلام نے عورت کو گھر

[1] زاد المعاد : جلد نمبر ٤، صفحه نمبر ٢٦٢ تا ٢٦٤ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی چار دیواری کا قیدی بنا کر رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ﴾ [نساء : ٤٠]

''ایک ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں فرماتے''۔

لیکن افسوس کہ آج مسلمانوں نے آزادی نسواں کا نعرہ لگانے والے غیر مسلموں کی تقلید شروع کر دی ہے' جس کی وجہ سے آج سب سے سستا سودا عورت کا ہے۔ یہ حقیر ترین کھلونا بن کر رہ گئی ہے اور بھڑکتا ہوا فتنہ بن گئی ہے۔ یہ بات عام ہو گئی ہے اور اب معیوب نہیں سمجھی جاتی کہ عورت بغیر شادی کرائے عمر کی آخری حد تک پہنچ جائے' کیونکہ وہ شادی کے بغیر ہی اپنے آشناؤں سے لطف اندوز ہو لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر طرف برائی عام ہو چکی ہے' بے حیائی عروج پر ہے۔

عورت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جانے والا مہلک ترین آلہ ہے' گلی گلی میں قحبہ خانہ کھل رہے ہیں' اسلام کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں' کئی نوجوان اس بے حیائی سے محفوظ نہیں اور جو محفوظ ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں یا تو ایمان کی کچھ رمق باقی ہے یا اس کے پاس وسائل نہیں یا اسے اللہ کا ڈر تو نہیں لیکن ڈر ہے کہ اگر اس نے کسی کی عزت کو خراب کیا تو کل کو کوئی اس کی عزت بھی خراب کر سکتا ہے۔ ہر شخص خواہشات نفسانی کی جنگ لڑ رہا ہے۔ ننگی' بے حیاء' فاحشہ قسم کی عورتوں کو اسٹیج ڈراموں' ٹیلی ویژنوں میں لا کر' اخبارات اور میگزینز کی نمایاں جگہ پر سجا کر نوجوانوں کے جذبات کو برانگیختہ کیا جاتا ہے' جس کی وجہ سے نوجوان کم از کم مشت زنی کے عادی ضرور ہو جاتے ہیں' اور اسے معمولی سمجھتے ہیں۔ بعض نوجوان اس کام کو چھوڑنے کا ارادہ کرتے ہیں' لیکن آج کل اور کل آج ہی میں ان کی زندگی مکمل ہو جاتی ہے' اور آگ کے عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔

مشت زنی کی حرمت:

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ○ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴾ [مؤمنون : ۵ – ۷]

''اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں' سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے' ان پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن جو لوگ اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں''۔

شیخ ابوالفضل عبداللہ بن صدیق ادریسی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت سے درج ذیل استدلال کرتے ہیں:

''آیت کریمہ کا [ظاہری] مفہوم بالکل واضح ہے' اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی تعریف کی ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کو حرامکاری سے بچاتے ہیں' اس تعریف کے ساتھ ہی ان کو اس بات سے بھی باخبر کر دیا کہ اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے پاس آنے اور ان سے فائدہ اٹھانے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں۔ پھر اس کے فوراً بعد مزید وضاحت کر دی کہ ﴿ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ ﴾ جو کوئی لونڈیوں اور بیویوں کے علاوہ کوئی تیسرا طریقہ' راستہ اور ذریعہ تلاش کرے تو ﴿ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴾ یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ ﴿ الْعَادُونَ ﴾ سے مراد وہ ظالم لوگ ہیں جو حلال سے حرام چیز کی طرف بھی مائل ہو جاتے ہیں۔ یعنی یہ لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جاتے ہیں اور اللہ کی حدوں سے تجاوز کرنے والوں کو خود اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾ [بقرہ : ۲۲۹]

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرتے ہیں' وہی لوگ ظالم ہیں''۔

مذکورہ بالا پہلی آیت سے ہر اس چیز کی حرمت ثابت ہوتی ہے جو بیوی اور لونڈی کے علاوہ ہے۔ لہٰذا استمناء بالید [مشت زنی] بھی حرام ہے''۔ [1]

---

[1] الاستقصاء لأدلة تحريم الإستمناء : صفحات نمبر ۱۶، ۱۷، ۴۸، ۵۷، ۵۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

② اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ ﴾ [نور: ۳۳]

''اور جو لوگ نکاح [کرنے] کا مقدور نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ ضبطِ نفس کریں' یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل [وکرم] سے غنی کر دے''۔

شیخ ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

شیخ ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ بالا آیت دو طریقوں سے مشت زنی کی حرمت پر دلالت کرتی ہے:

❶ اللہ تعالیٰ نے ﴿إِسْتِعْفَافُ﴾ اپنے نفس کو کنٹرول کرنے کا حکم دیا ہے' اور حکم وجوب پر دلالت کرتا ہے' جیسا کہ علم اصول کی کتابوں میں لکھا ہے۔ لہٰذا نفس کو گناہ سے بچانا واجب ہو گیا۔ اس کے واجب ہونے سے زنا' لواطت اور مشت زنی جیسے کاموں سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہو گیا۔

❷ جو لوگ نکاح کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے نفس کو کنٹرول کرنا واجب کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح اور استعفاف کے درمیان کوئی تیسرا طریقہ نہیں بتلایا۔ لہٰذا اس سے لامحالہ طور پر یہ ثابت ہوا کہ مشت زنی حرام ہے۔ اگر یہ کام مباح ہوتا تو اللہ اسی آیت میں اس کا تذکرہ بھی کر دیتے' کیونکہ یہ اس کے بیان کی جگہ بنتی ہے' اور اگر یہ مباح ہوتا تو اللہ تعالیٰ انسان کو بدکاری سے محفوظ رکھنے کے لیے اسی آیت میں اس کی اباحت کا تذکرہ بھی فرما دیتے''۔ ❶

مشت زنی کے نقصانات:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مشت زنی سے انسان کو بعض طبی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ اس کام کا عادی بعض بیماریوں کو جان لینے کے باوجود اس کام کو چھوڑنے پر رضامند نہیں ہوتا۔ چند ایک بیماریوں کا ذیل میں تذکرہ کیا گیا ہے:

---

❶ الاستقصاء...

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱ یہ کام عضو تناسل [مرد کی شرمگاہ] کو کمزور کر دیتا ہے' اور اس میں ڈھیلا پن پیدا کر دیتا ہے۔

۲ اس عمل میں صرف ہونے والی انرجی کی وجہ سے انسان کے پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں۔

۳ اس عمل سے اعضاء بدن کی نشو ونما' خصوصاً خصیتین کی' کافی متاثر ہوتی ہے۔

۴ اس سے خصیتین میں ایسی جلن اور حرارت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان کی منی جلد خارج ہو جاتی ہے۔

۵ اس سے پشت کی ہڈی میں درد پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے کمر میں خم اور جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

۶ آدمی کے بعض اُعضاء' مثلاً پاؤں وغیرہ میں کپکپی پیدا ہو جاتی ہے۔

۷ مادہ منویہ والی رگیں کمزور ہو جاتی ہیں جس سے قوت ادراک کمزور ہو جاتی ہے' اور ایسا کرنے کا فہم کم ہو جاتا ہے۔

۸ نظر کمزور ہو جاتی ہے اور عضو تناسل میں بھی پہلے کی سی سختی نہیں رہتی۔ ❶

۹ عقل وشعور کم ہو جاتا ہے' سوچ وفکر منتشر ہو جاتی ہے۔

۱۰ اس عمل پر ہمیشگی کرنے والے کو فکری اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۱ اس عمل کی وجہ سے ذہن پر ہر وقت غنودگی غصہ اور غبی پن مسلط رہتا ہے۔

۱۲ عضو تناسل کا سب سے اوپر والا حصہ بہت حساس ہوتا ہے' اگر انسان اُسے صبح شام ملتا رہے تو وہ حصہ لکڑی کی طرح سخت ہو جاتا ہے جس سے جماع کے دوران عورت کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس طرح میاں بیوی کے درمیان نفرت پیدا ہو جاتی ہے جو طلاق کا سبب بنتی ہے''۔ ❷

---

❶ یہاں تک کہا گیا ہے کہ ایک دفعہ کی مشت زنی بارہ مرتبہ کے جماع کے برابر ہے۔

❷ قضایا واُحکام: جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳۲۶ تا ۳۲۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت:

جو کوئی بھی اس جیسی عادت سیئہ میں مبتلا ہے‘ شیخ اَبوالفضل رحمۃ اللہ علیہ اسے نصیحت کرتے ہیں:

''کثرت سے استغفار کر‘ استغفار گناہوں کو مٹا دیتا ہے‘ غم لے جاتا ہے‘ رزق کو آسان کر دیتا ہے‘ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر انسان کے اندر شادی کرنے کی طاقت ہے تو اسے [لازماً] شادی کر لینی چاہئے‘ اگرچہ وہ فقیر ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ مؤمن بندے کے دین میں سب سے زیادہ بہتر چیز شادی ہے۔ اور اگر کوئی بندہ شادی کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

((...... وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)).

''.......اور جو کوئی نکاح کی طاقت نہیں رکھتا [اخراجات برداشت نہیں کر سکتا] وہ روزے رکھے‘ روزہ اس کے لیے گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے''۔

﴿ وِجَاء ﴾ کا مطلب ہے خصیتین کو دبا دینا۔ جیسا کہ بھیڑوں اور بکریوں کے نروں کے خصیتین کو دبا دیا جاتا ہے تاکہ انہیں جماع سے روکا جائے‘ اس سے ان کی شہوت ختم ہو جاتی ہے‘ گوشت زیادہ ہو جاتا ہے‘ جانور موٹا ہو جاتا ہے‘ مذکورہ بالا حدیث میں روزے کو ﴿ وِجَاء ﴾ کے ساتھ تشبیہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ یہ [روزہ] بھی شہوت کو کم کر دیتا ہے اور نفس کو کنٹرول میں رکھتا ہے۔

یہ روزہ شارع کی طرف سے نوجوان نسل کے لیے ایک عمدہ اور مفید دوا ہے‘ لہٰذا اے نوجوان! اپنے نفس کو روزے سے سیراب کر‘ وقتاً فوقتاً روزہ رکھا کر‘ اگر روزے رکھنے [بھوک برداشت کرنے] کی استطاعت نہیں تو پھر اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کیا کر‘ برائی نہ کرنے کا پختہ عزم وارادہ رکھا کر‘ اگر کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جائے تو فوراً نظر جھکا دیا کر' کیونکہ انجانے میں پڑنے والی پہلی نظر تو تمہارے لیے معاف ہے' لیکن دوبارہ نظر اٹھا کر دیکھنا تیرے لئے بالکل جائز نہیں۔ اپنے خیالات کو بے حیائی کی طرف منتشر ہونے سے بچا' کیونکہ اس سے تو اپنے خیالات کو حقیقت کے روپ میں بدلنے کی کوشش کرے گا' یا پھر مشت زنی کی طرف مائل ہوگا۔ لہٰذا اپنے آپ کو فارغ رکھنے کی بجائے قرآن کی تلاوت کر' ذکر اذکار کر یا علمی کتابوں کا مطالعہ کر اور اپنے آپ کو مشت زنی سے دور رکھ۔

ہر وقت اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ کرتا رہ اور اس سے دُعا کرتا رہ کہ وہ تجھے اس بیماری سے محفوظ رکھے۔ اگر تیری نیت خالص ہوئی تو اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے اس بیماری کو دور کر دیں گے اور تیری توبہ قبول کر لیں گے۔ ❶

7- شرمگاہ کو چپٹی بازی سے بچانا

قلم اس موضوع کو بیان کرتے ہوئے شرم سے ڈگمگا جاتا ہے' زبان اس معاملے کے متعلق کچھ کہنے سے عاجز ہے' اور عقل مناسب کلمات ڈھونڈنے کے لیے حیران و پریشان ہے۔

چپٹی بازی باعث شرم ہے:

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اس مذکورہ موضوع کے متعلق ایسے ایسے واقعات میرے علم میں آئے ہیں جنہیں بیان کرنے سے سینہ پھٹتا ہے' جسم پسینہ میں شرابور ہو جاتا ہے' آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں' جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ اگر شرم و حیا مانع نہ ہوتی تو میں غم و اندوہ کی سیاہی سے یہ واقعات زیر تحریر لے آتا [ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے]۔

عورتیں اس حد تک اخلاق سے گر چکی ہیں کہ ان کے دِلوں سے حیا بالکل نکل

---

❶ الاستقصاء لأدلة تحريم الاستمناء [صفحه نمبر ١٥٤ تا ١٥٧]۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چکی ہے' ان کے دِلوں پر موٹے موٹے غلاف پڑ چکے ہیں' عشق معشوقی اور بے حیائی کے کاموں کو وہ حیا سمجھتی ہیں' کثرتِ شہوت کو دوا بنا رکھا ہے' زنا اور فحاشی کے کام ان کا اوڑھنا بچونا ہے اور وہ بھول چکی ہیں کہ روزہ [رکھنا] اور اللہ تعالیٰ کا خوف ان کی اصل جائے پناہ اور ڈھال ہے۔

چپٹی بازی کی حرمت (قرآن کی روشنی میں):

مسلمانوں میں سے کسی بندے کو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ میل کچیل اور فحش کام حرام ہے۔ اگر اس کام کی حرمت کے متعلق قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہ بھی ہوتی تب بھی سارے عقلاء اس بیماری کو مکمل ختم کرنے کے لئے یقیناً اکٹھے اور متفق ہو جاتے۔ بہر حال ذیل میں اس کی حرمت کے دلائل قرآن وحدیث سے ذکر کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ﴾ [مومنون : ۵ – ۷]

''اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں' سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے' ان پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن جو لوگ اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں''۔

مذکورہ آیت کریمہ چپٹی بازی کی حرمت پر واضح طور پر دال ہے۔

مختصراً یہ کہ وہ سب دلائل جو زنا کاری' لواطت' مشت زنی وغیرہ کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں' وہی چپٹی بازی کی حرمت پر بھی دال ہیں۔

چپٹی بازی کی حرمت (حدیث رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں):

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِ الرَّجُلُ إِلَى رَجُلٍ فِيُ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ))۔[1]

''کوئی بھی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے' اور نہ ہی کوئی عورت دوسری عورت کی طرف' کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے' اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ''۔

مذکورہ حدیث کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث اس گناہ اور فحاشی کی حرمت کو واضح کرتی ہیں۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ مذکورہ باب کی مناسبت سے چند احادیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''مذکورہ احادیث اس بات پر واضح دلالت کرتی ہیں کہ آدمی کا آدمی کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ مل کر لیٹنا حرام ہے' اور جو کوئی لیٹتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کرتا ہے' اور ایک حرام کام کا مرتکب ہوتا ہے۔ اگر اکٹھے لیٹنے کے ساتھ ساتھ شرمگاہوں کا غلط استعمال بھی کریں تو ایسا گناہ پر گناہ ہے۔

عورت اپنی شرمگاہ کو اپنے شرعی خاوند کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے استعمال کرے تو حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتی ہے' اور حرامکاری کی مرتکب ہوتی ہے''۔[2]

---

[1] صحیح مسلم: كتاب الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات، حديث نمبر (٣٣٨).

[2] المحلى : جلد نمبر ١٢، صفحه نمبر ٤٠٦ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

فحاشی اور بے حیائی کے نقصانات

بندہ [یا عورت] اخلاق سے گری ہوئی حرکتوں اور ہلاک کر دینے والے کاموں میں اس وقت پڑتا ہے جب وہ اپنی جنسی شہوت کی لگام کو اس طرح کھلا آزادانہ چھوڑ دیتا ہے کہ وہ لگام اس کو جدھر چاہتی ہے لے جاتی ہے' جیسے چاہتی ہے ہانکتی ہے' بندہ ہر وقت ایسے کام کرنے لگتا ہے جس سے جنسی خواہش کو تسکین پہنچائی جائے' اور وہ نفس امارہ [برائی پر ابھارنے والے نفس] کا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔ پھر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بندے کو بہت سی بیماریوں اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے' جن سے اس کی زندگی اجیرن بن کر رہ جاتی ہے۔ بسا اوقات یہ بیماریاں انسان کو موت کے منہ میں دھکیل دیتی ہیں۔

جانوروں کی سی خواہشات رکھنے والے اس گناہگار کو جان لینا چاہئے کہ اگر یہ اپنے رب کے راستے کی طرف واپس نہ پلٹا' اگر اس نے توبہ نہیں کی تو پھر اُسے دُنیا اور آخرت دونوں میں رسوا ہونا پڑے گا۔ دُنیا میں بھی مصائب اور دکھوں کا سامنا کرلے گا اور روزِ قیامت بھی دردناک عذاب سے پالا پڑے گا۔

اے بے حیا! اے نافرمان! اگر تو گناہوں سے باز نہ آیا' اگر ظلم کی اس دُنیا کو خیر باد نہ کہا تو پھر ان سختیوں اور تکلیفوں کو جھیلنے کے لیے تیار ہو جا جو تجھے دُنیا اور آخرت دونوں میں پیش آئیں گی۔

ابھی بھی تیرے پاس وقت ہے' ان لوگوں کی تاریخ سے عبرت پکڑ جو تیری طرح برائیوں اور بے حیائیوں کے مرتکب تھے' پھر دُنیا ان پر تنگ ہو گئی اور انہوں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنی آخرت کے لیے بھی کچھ نہ کیا۔ ابھی بھی وقت ہے' اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر' اپنے گناہوں سے توبہ کر' شاید تو ان برائیوں کو چھوڑ سکے' ہوسکتا ہے کہ تو شیطان کے چنگل سے نکل سکے۔ جب تیرے علم میں پہلے لوگوں کے حالات آجائیں گے جنہوں نے تیری طرح اپنی جنسی شہوت کی لگام کو کھلا چھوڑ کر نقصان اٹھایا یا ان نقصانات کا علم ہو جائے جو ان بے حیائیوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں' تب ہوسکتا ہے کہ تو ان برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے اور سب بُرے کاموں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے۔ اس کے لیے تجھے سخت محنت کرنا پڑے گی' سچی توبہ کرنا پڑے گی۔

ذیل میں ہم ان نقصانات کا ذکر کر رہے ہیں جن کا سبب فحاشی' اور بے حیائی ہے' ہوسکتا ہے ان کو پڑھ کر کوئی گناہگار توبہ کر لے' اور کسی بندے کی اس سے اصلاح ہو جائے۔

1- اُخروی نقصانات

اے نافرمان! سیدھے راستے سے منحرف ہونے والے! گندگی اور کیچڑ میں منہ مارنے والے! اس بات کو ذہن نشین کر لے کہ دین محمدی ﷺ پر کاربند رہتے ہوئے بھی دُنیا میں جو کوئی مصیبت آتی ہے وہ مصیبت آخرت کی مصیبت کو کم کر دیتی ہے۔ لہٰذا اس بندے کے لیے خوشخبری اور مبارکباد ہے جو دُنیا سے اس حالت میں گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آخرت کی رسوائی سے پاک کر دیا ہو۔

جبکہ اس بندے کے لیے مکمل طور پر ہلاکت اور تباہی ہے جس کی لگام اللہ تعالیٰ نے کھلی چھوڑ رکھی ہے' اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش' اور مصیبت نہیں آتی' یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ سب سے بڑی ہلاکت ہے۔

لہٰذا اے اللہ تعالیٰ سے کنارہ کش رہنے والے انسان! گناہوں کی دُنیا میں خوش رہنے والے نوجوان! ذرا اس دِن کا تصور بھی کر جو رسوائیوں اور ہلاکتوں کا دِن ہے' جس دِن قیامت برپا ہوگی اور تجھے موحد [مسلمان] ہونے کے باوجود تباہ ہونے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والوں کی صف میں کھڑا کر دیا جائے گا اور یہ سب تیرے اپنے گناہ اور برے اعمال کی وجہ سے ہوگا!!!

ذرا تصور کر اس وقت تیرا دِل کتنا بے چین و بے قرار ہوگا' آہ و بکا کر رہا ہوگا' تیرے اعضاء مضطرب ہوں گے' تیرا سینہ سختی کے عالم میں ہوگا' آنکھیں بے قرار ہوں گی' ہونٹ خشک ہو جائیں گے' پورا جسم پسینے میں ڈوبا ہوگا' اور آنکھوں سے گرم آنسوؤں کے سمندر بہتے ہوں گے۔

اللہ کی قسم قیامت کا دِن تو ایسا دِن ہے جس کو بیان کرنے سے دُنیا کے تمام کلمات عاجز ہیں۔ اے میرے بھائی! ذرا تصور کر جب تو مرنے کے بعد گھر سے نکلے گا تو کس قدر محتاج اور فقیر ہوگا۔ قبر میں بھی تیرے ساتھ کوئی نہیں جائے گا اور میدانِ محشر میں بھی تو بغیر لباس کے کھڑا ہوگا۔ کیا تو جانتا ہے کہ تجھے پہنچنے والے نقصان کی وجہ کیا ہے؟!!

یاد رکھ کہ تیری خواہشات تجھے اس حالت زار تک لانے کا سبب بنی ہیں' تو اپنی خواہشات کا ایسا غلام بنا ہے کہ تو نے اپنے دین کو کھیل تماشا سمجھ رکھا ہے۔ انہی خواہشات کی پیروی کی وجہ سے تیری توحید میں نقص آ گیا ہے' تیرا ایمان کمزور ہو چکا ہے' میزان ہلکا ہو چکا ہے' برائیوں کا پلہ بھاری ہو چکا ہے' یہاں تک کہ تیرے برے اعمال نے تجھے ہلاک کر دیا ہے۔ خواہشات کا قیدی ہو کر تو مصائب میں گر چکا ہے اور تجھ پر افسوس! کہ اس سب کے باوجود تو اس بات کا منتظر ہے کہ کوئی تیری سفارش کرے گا۔

موت کی سختیاں:

جب شہوات کا قیدی فاسق و فاجر بندہ موت کو دیکھے گا تب اس برے اخلاق والے کے سب اسباب منقطع ہو جائیں گے۔ موت کے وقت ہر بندے پر سختی طاری ہوتی ہے۔ موت کی سختیوں کا تو اللہ کے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو بھی سامنا کرنا پڑا تھا' اسی طرح ہر مؤمن بندہ ان سختیوں سے گزرتا ہے۔ جب پیغمبروں اور ولیوں کو بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں تو پھر فاسق اور بدبخت لوگوں کا کیا حال وحشر ہوگا؟!! یقیناً ان کو زیادہ رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ ﴾ [انعام : ۹۳]

''[اے پیغمبر!] کاش آپ [ان] ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب یہ جان کنی کی سختیوں میں [بے دم] پڑے ہوں گے اور فرشتے [ان کی جان نکالنے کے لئے] ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوں گے کہ [لاؤ!] نکالو اپنی جان' آج تمہیں رسوا کن عذاب دیا جائے گا' اس لئے کہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے تھے' اور اس کی آیتوں کے مقابلے میں گھمنڈ کرتے تھے''۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے ظالم لوگوں کی مذمت بیان فرمادی تب ساتھ ساتھ ان کی وہ سزا بھی بیان کردی جس کا سامنا انہیں روزِ قیامت کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ ﴾ یعنی جب ظالم لوگ موت کی سختیوں' رسوا کن ہولناکیوں اور درد والم کے عالم میں ہوں گے' تب تو درد ناک منظر دیکھے گا اور ایسی حالت کا نظارہ کرے گا جس کو صحیح معنوں میں کوئی قصہ گو یا مفسر بیان نہیں کرسکتا۔

﴿ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ﴾ اور فرشتے اپنے ہاتھ ان ظالم لوگوں کی طرف بڑھائیں گے' انہیں مار پیٹ کریں گے' اور جب ان ظالم لوگوں کی روحیں آگے سے جھگڑا کریں گی اور [جسموں سے] نکلنے کا انکار کریں گی تو فرشتے کہیں گے۔

﴿ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ ﴾ [لاؤ] نکالو اپنی جان'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آج تمہیں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔ وہ عذاب ایسا ہوگا کہ تمہیں ذلیل و رسوا کر دے گا''۔

شاعر ابوالعتاھیہ کہتے ہیں:

عَجِبْتُ لِلْإِنْسَانِ فِیْ فَخْرِہٖ وَھُوَ غَدًا فِی قَبْرِہٖ یُقْبَرُ
مَا بَالُ مَنْ أَوَّلُہٗ نُطْفَۃٌ وَ جِیفَۃٌ آخِرُہٗ یُفْجَرُ

''مجھے انسان پر انتہائی حیرت ہوتی ہے کہ کیسے یہ دُنیا میں اتراتا پھرتا ہے' اپنے آپ پر بے وجہ فخر کرتا پھرتا ہے' حالانکہ کل کو یہ قبر میں اوندھا پڑا ہوگا''۔

انسان کی حقیقت تو یہ ہے کہ اس کی اصل ایک بدبودار نطفے سے ہے' جبکہ اس کا انجام ایک بدبودار میت کی شکل میں ہوگا۔

قبر کی ہولناکیاں:

میت کو جب قبر کی طرف لے جایا جاتا ہے تو قبر کی ہولناکی کے تصور سے صرف اس وقت ہی وہ پریشان ہوتی ہے جب اس نے نیک اعمال کا زادِ راہ آگے نہ بھیجا ہو۔

اگر بندہ دُنیا میں رہتے ہوئے ربّ کے احکامات پر عمل پیرا ہوتا تھا اس کی فرمانبرداری میں شب و روز گزارتا تھا' تو وہ اس دِن کو سب سے زیادہ خوش نصیب دِن تصور کرے گا جس دِن اسے اللہ تعالیٰ کی طرف لے جایا جائے گا۔

وہ دِن اس کے لیے اس لئے خوش بخت اور سعید دِن ہوگا کیونکہ اسے جنت الفردوس کی طرف لے جایا جارہا ہوگا جو کہ خوشیوں اور راحتوں کا جہان ہے' ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کی جگہ ہے' جہاں اسے خالق کون و مکان ربّ ذوالجلال کا دیدار بھی نصیب ہوگا' ان سب کے باوجود وہ کیوں خوش نہ ہوگا؟

جبکہ نافرمان بندہ جس کی شہوت نے اس کی عقل پر قبضہ کیے رکھا' اسے دُنیا میں گمراہی کی طرف مائل رکھا جس کی وجہ سے وہ مختلف برائیوں کا شکار ہو گیا' اور گھٹیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں شمار کیا جانے لگا' حرامکاریوں کا مرتکب ہو گیا اور اپنے آپ کو زنا کار' گندی اور گھٹیا درجے کی رقاصاؤں کی قید میں ڈالے رکھے' ایسے بدبخت کو موت کی سخت سختیوں کا سامنا کرنا ہوگا' قبر کی ہولناکیوں کا عذاب جھیلنا ہوگا۔ جب لوگ اس کی میت کو کندھوں پر اٹھائے لے جا رہے ہوں گے تو یہ بلند آواز سے چیخ و پکار کرے گا [لیکن انسان اس کی آواز کو نہ سن سکیں گے] اس وقت یہ شخص بہت زیادہ شرمندہ ہوگا' لیکن اب تو شرمندگی کوئی فائدہ نہیں دے سکے گی وہ حسرت اور بربادی کے کنارے پر کھڑا ہوگا اور پکار پکار کر کہے گا۔

أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِیْ، إِلٰی أَيْنَ تَقُوْدُوْنِیْ؟!

''تم مجھے کہاں لیے جا رہے ہو؟!!''

یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا اور پکا ہے' وہ ہرگز اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا' اس نے تمہیں برائیوں کا مرتکب ہونے سے ڈرایا دھمکایا تھا' لیکن تم نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور برائیوں کا ارتکاب کرتا رہا' جس کی وجہ سے تجھے مرنے کے فوری بعد عذاب سے دوچار ہونا پڑ گیا' تجھ پر تعجب اور انتہا درجے کا افسوس! جب تو لوگوں کی گردنوں پر ہوگا تب ہی تیری یہ حالت ہوگی' ابھی تو اس کے بعد کئی طرح کے عذاب تیرے انتظار میں ہوں گے۔ نعوذ باللہ من ذالك.

اے میرے پروردگار! تو ہم پر اپنا خاص فضل و کرم والا معاملہ کر' ہم پر رحم کر' ہمیں اپنے عذاب اور انتقام سے محفوظ رکھنا' ہم کمزور لوگ ہیں' ہم میں اتنی سکت اور ہمت نہیں کہ تیرے عذاب کو برداشت کر سکیں۔

اے اللہ! ہمیں اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل کر لے' ہم تجھ سے فریادگو ہیں' ہم تیری پناہ کے طلبگار ہیں' ہمیں ایسے گناہوں کے چنگل سے محفوظ رکھنا جو ہمیں انتہا درجے کی ہلاکت اور تیرے عذاب میں مبتلا کر دیں۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُوْنِيْ، وَ إِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا! أَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا؟! يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانُ، وَلَوْ سَمِعَهَا لَصُعِقَ))۔[1]

''جب جنازہ [لے جانے کے لیے تیار کر کے] رکھا جاتا ہے' اور لوگ اسے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں' تب اگر تو وہ میت نیک بندے کی ہو تو وہ کہتی ہے: ''مجھے جلدی لے کر چلو''۔ اگر میت بُرے بندے کی ہو تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتی ہے: ''ہائے افسوس! تم مجھے کہاں لیے جاتے ہو؟!!'' انسان اور جنات کے علاوہ ہر ذی روح اس میت کی آواز سنتی ہے' اگر انسان اس آواز کو سن لے تو بے ہوش ہو جائے''۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((.... وَ إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ - يَعْنِى السُّوْءَ - عَلٰى سَرِيْرِهٖ قَالَ: يَا وَيْلٰى أَيْنَ يَذْهَبُوْنَ لِي))۔[2]

''.... جب بُرے آدمی کو چارپائی پر [قبرستان لے جانے کے لیے] رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: ہائے ہلاکت! مجھے کہاں لیے جاتے ہو''۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور قول نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا إِلَيْهِ، وَ

---

[1] صحيح بخاری: كتاب الجنائز، باب: قول الميت وهو على الجنازة قدمونی، حديث نمبر (۱۳۱۶).

[2] صحيح النسائی: باب السرعة بالجنازة، حديث نمبر (۱۹۰۸).
شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھئے صحیح سنن النسائی حدیث نمبر (۱۸۰۰).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِنْ يَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ))[1]

''جنازے کو [دفنانے میں] جلدی کیا کرو' اگر وہ صالح بندے کا جنازہ ہے تو تم اسے بھلائی اور بہتری ہی کی طرف تو لے جا رہے ہو' اگر برے بندے کا ہے تو وہ تمہارے لیے بوجھ ہے' جسے جلدی کندھوں سے اتارو''۔

نافرمان بندہ جو دُنیا میں رہتے ہوئے ہر طرح کی برائی کا ارتکاب کرتا ہے اس سے لوگ دُنیا میں پناہ مانگتے ہیں' اگرچہ لوگ اس کی سزا اور شر سے بچنے کے لیے ظاہراً اس کی عزت کرتے ہیں' یہ سب سے بڑی نشانی ہے جس سے بندہ دُنیا ہی میں پہچانا جاتا ہے کہ یہ کربناک عذاب میں مبتلا ہوگا۔

اس طرح کا شریر اور نافرمان بندہ جب مرتا ہے تو لوگ اسے دفن کرنے میں بھی جلدی کرتے ہیں' تاکہ اس کے مردہ قرب سے بھی محفوظ ہی رہا جائے۔ اللہ کی قسم! یہ اس بندے کی انتہائی بدبختی ہے۔

ذرا تصور کریں کہ قبر میں پہلی رات اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا' بلکہ قیامت تک اس کے ساتھ قبر میں کیا بیتے گی۔ ہم اللہ تعالیٰ [سے' اس] کے عذاب سے' اس کی پناہ مانگتے ہیں۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ بالا حدیث سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ انسان کو برے لوگوں کی رفاقت نہیں اپنانی چاہیے''۔[2]

قبر کا دبانا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں:

((هٰذَا وَالَّذِیْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ

---

[1] بخاری: كتاب الجنائز، باب السرعة بالجنازة، حديث نمبر (١٤١٥).

[2] فتح الباری: جلد نمبر ٣، صفحه نمبر ٢٣٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شَهِدَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ))❶

''اللہ کی قسم! یہ وہ شخص ہے جس کے لیے [موت کی خبر سن کر] اللہ تعالیٰ کے عرش نے بھی جنبش کی' آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے' اور ستر ہزار فرشتے اس کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے' اس کے باوجود قبر نے اسے بھی دبایا پھر کشادہ ہوگئی''۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ أُفْلِتَ أَحَدٌ مِّنْ ضَمَّةِ الْقَبْرِ لَأُفْلِتَ هَذَا الصَّبِيُّ))❷

''اگر عذابِ قبر سے کسی کو نجات ملتی تو اُس چھوٹے بچے کو ملتی [جو چھوٹی عمر میں فوت ہوگیا]''۔

شیخ سندی رحمہ اللہ نسائی کی شرح کے حاشیے میں لکھتے ہیں:

''امام نسفی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ قبر کے دبانے کی اصل یہ ہے کہ انسان مٹی سے پیدا کیا گیا ہے' اور مٹی انسانوں کے لیے ماں کی طرح ہے۔ پھر انسان اس مٹی کی گود سے نکل کر اپنی زندگی کی مدت ادھر ادھر پوری کرتے رہے' پھر جب واپس مٹی میں آتے ہیں تو [قبر کی] مٹی انہیں دباتی ہے' جس طرح ماں کے بچے گم ہو جائیں اور پھر کچھ عرصہ کے بعد مل جائیں تو ماں اپنے بچوں کو بھینچ لیتی ہے۔ اگر تو بندہ دُنیا میں رب کے احکامات پر عمل پیرا ہوتا رہا ہے تو [قبر کی] مٹی اسے نرمی اور شفقت سے دباتی ہے۔ اور اگر بندہ

---

❶ سنن النسائی: باب ضمّة القبر و ضغطته، حدیث نمبر (٢٠٥٥).
شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ دیکھئے الصحیحة: حدیث نمبر (١٦٩٥).

❷ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ دیکھئے صحیح الجامع: حدیث نمبر (٥٢٣٨)، الصحیحة (٢١٦٤).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ربّ کا نافرمان اور باغی رہا ہو تو مٹی ناراضگی کے ساتھ اسے بہت سختی سے بھینچ لیتی ہے"۔ ❶

اے بُرے انسان! گناہوں میں مدہوش رہنے والے! جان لے! تجھے بھی اس دباؤ کو جھیلنا ہوگا جو بچوں کو بھی نہیں چھوڑے گا' بلکہ انہیں بھی قبر کے دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا' قبر تجھے اتنا دبائے گی کہ تیری پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو کر رہ جائیں گے' لہٰذا ابھی تیرے پاس وقت ہے کہ ربّ کی نافرمانیوں سے توبہ کرکے سیدھے راستے کو اپنا لے۔

عذابِ قبر:

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عذابِ قبر کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی احادیث بیان فرمائی ہیں' جن احادیث میں کسی قسم کا اشکال اور معارضہ نہیں' بعض آثار سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ کافر بندے کو اس کی قبر میں آزمایا جائے گا' اس سے سوال کئے جائیں گے' اس کو ذلیل و رسوا کیا جائے گا اور اسے عذاب سے دوچار کیا جائے گا"۔

ابو محمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جان لو کہ عذابِ قبر صرف کافروں اور منافقوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مسلمانوں کے ایک گروہ کو بھی عذابِ قبر سے گزرنا پڑے گا' یہ وہ لوگ ہوں گے جو دُنیا میں ربّ کی نافرمانی بھی کیا کرتے تھے اور برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے"۔ ❷

سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر پڑھا کر

---

❶ سنن النسائی بشرح السیوطی و حاشیة السندی: جلد نمبر ٤، صفحه نمبر ١٠٠.

❷ التذکرة فی أحوال الموتی و أمور الآخرة: جلد نمبر ١، صفحه نمبر ٢٢٩.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہماری طرف اپنا چہرہ انور پھیر لیا کرتے اور فرماتے تھے:

((مَنْ رَأىٰ مِنكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا.... قُلْنَا: لَا، قَالَ: لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَ أَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَ فِيهَا رِجَالٌ وَ نِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ))[1]

''تم میں سے کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا....؟ ہم نے کہا: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں نے دو آدمیوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے' میرے ہاتھ کو پکڑا' مجھے زمین کی طرف لے گئے..... پھر ہم ایک گڑھے کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ اور نیچے سے وسیع تھا' اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی' جب اس آگ کے شعلے بلند ہوتے تو شعلے اپنے ساتھ آگ میں جلنے والے مردوں اور عورتوں کو بھی اوپر لاتے' یہ شعلے اتنے اوپر آ جاتے جیسے ابھی سوراخ سے باہر نکل آئیں گے' لیکن اچانک یہ شعلے بجھ جاتے' اور شعلوں میں موجود بندہ واپس آگ میں جا گرتا۔ اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں' جنہیں عذاب ہو رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: زانی مرد اور عورتیں''۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہمارے علماء کرام کا کہنا ہے کہ صحیح بخاری شریف میں موجود مذکورہ حدیث میں ان لوگوں کی حالت بڑی واضح طور پر بیان کی گئی ہے جنہیں قبر میں

---

[1] صحيح بخاری: كتاب الجنائز، حديث نمبر (١٣٨٦).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ عذابِ قبر کے متعلق مذکور حدیث سے واضح حدیث کوئی نہیں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ آپ ﷺ نے عذاب کا یہ منظر نیند کی حالت میں دیکھا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی اور ربّ تعالیٰ کے احکامات ہوتے ہیں''۔ [1]

مذکورہ حدیث سے محل استشہاد یہ ہے کہ زانی بندے کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے' اس کے علاوہ بھی حدیث میں کئی قسم کے لوگوں کا تذکرہ ہوا ہے جنہیں قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔

آگ میں جلنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا پردہ:

قیامت کے دِن نافرمانوں کے لیے سب سے بڑا عذاب اور سب سے زیادہ تکلیف کی بات یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان سے پردہ فرمالیں گے اور کلام بھی نہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ﴾ [المطففين : ١٥]

''ہرگز [ایسا] نہیں [کہ جزا سزا نہ ہو] یقیناً اس دِن یہ لوگ اپنے ربّ تعالیٰ [کے دیدار] سے محروم رکھے جائیں گے''۔

شیخ سید قطب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ان کے دلوں پر ان کے گناہوں' اور نافرمانیوں کا پردہ ہوگا [جس کی وجہ سے انہیں دیدار نصیب نہ ہوگا]۔ یہ وہ ہی پردہ ہوگا جو دُنیا میں بھی اُن کے دلوں پر تھا اور وہ اس کی وجہ سے اپنے ربّ کا صحیح احساس اور ادراک نہ کر سکتے' ان کی آنکھیں اندھی ہوگئیں اور ان کے سامنے اندھیرے چھائے رہے۔ اب ان کے لیے مناسب بدلہ یہی ہوگا کہ انہیں دیدارِ الٰہی سے محروم کر دیا جائے' کیونکہ دیدارِ الٰہی تو صرف ان لوگوں کو نصیب ہوگا جن کی

---

[1] التذكرة في أحوال الموتى و أمور الآخرة : حديث نمبر ١ ، صحفه ٢١٧ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روحیں پاک صاف ہوں گی جو دُنیا میں رب کی فرمانبرداری کرتے رہے' گناہوں کے قریب بھی نہ گئے' ہر وقت اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرتے رہے' انہیں لوگوں کے متعلق ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ ﴾ [قیامہ : ۲۲، ۲۳]

''اس دِن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے' اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

یہ حجاب نافرمانوں کے لیے سب سے بڑا عذاب ہوگا' اور یہ سب سے بڑی محرومی ہوگی''۔ [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ، قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. شَيْخٌ زَانٍ، وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ، وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ)). [2]

''تین بندے ایسے ہیں جن سے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائیں گے اور انہیں پاک صاف بھی نہیں کریں گے' نہ ہی ان کی طرف [نظرِ رحمت سے] دیکھیں گے' وہ تین بندے یہ ہیں: (1) زناکار بوڑھا (2) جھوٹا بادشاہ (3) اور تکبر کرنے والا فقیر''۔

اکثر و بیشتر ایسا ہی ہوتا ہے کہ جو شیطان صفت انسان زنا کا پیشہ اختیار کرتا ہے اور اس کا عادی ہو جاتا ہے وہ مذکورہ تینوں بندوں ہی میں سے کوئی ایک ہوگا' سوائے چند ایک کے۔ ان برائیوں اور بے حیائیوں کا شکار ہونے کی وجہ سے اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے' جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے

---

[1] تفسير في ظلال القرآن: جلد نمبر ٦، صفحه نمبر (٣٨٥٨).

[2] صحيح مسلم: كتاب الإيمان، باب بيان غلط تحريم إسهال الإزار....، حديث نمبر (١٠٧).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے اندھا ہو جائے گا' اور خود اللہ تعالیٰ بھی اس سے کلام نہ کریں گے' تا کہ اسے عذاب سے دوچار کریں۔

حوض کوثر سے دھتکارے جانا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي، وَ أَقُولُ: أَصْحَابِي؟ فَيَقُولُ، لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ)).❶

''میرے کچھ ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں گے' اور میں انہیں پہچان بھی لوں گا' لیکن پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیئے جائیں گے' میں [اس پر] کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں' لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کیں''۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي)).❷

''[نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ] میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ سے ہیں' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں علم کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم [کی وفات] کے بعد دین میں کیا کیا بدعات کی تھیں۔ اس پر میں [محمد صلی اللہ علیہ وسلم] کہوں گا کہ دور ہو' دور ہو۔ وہ شخص جو بدعتی ہوا''۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

حدیث شریف میں موجود ﴿ سُحْقًا ﴾ کا مطلب ہے کہ ''دوری ہو''۔❸

---

❶ صحیح بخاری: کتاب الرقاق، باب فی الحوض، حدیث نمبر (٦٥٨٢، ٦٥٨٣).

❷ ایضًا. ❸ ایضًا.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہمارے علماء کرام کا کہنا ہے کہ جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی شریعت سے منہ موڑ لے یا دین میں کوئی ایسی بدعت نکالے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو' اور اللہ تعالیٰ نے اس کام کا حکم بھی نہ دیا ہو تو ایسا بندہ ہی درحقیقت حوضِ کوثر سے دور رکھا جائے گا' اسے قریب بھی پھٹکنے نہ دیا جائے گا۔ یہی سلوک ان ظالم لوگوں کے ساتھ بھی کیا جائے گا جو ظلم وستم حد سے زیادہ کرنے والے ہیں' حق کو مٹانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں' حق والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں' حق والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے ارادے رکھتے ہیں' کھلم کھلا کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والے ہیں''۔ [1]

جب نافرمان بندہ اپنی قبر سے نکلے گا تو اسے شدید پیاس لگی ہوگی' وہ حوضِ نبی ﷺ [حوضِ کوثر] پر جائے گا' تاکہ اپنی پیاس کو بجھا سکے' لیکن اسے راستے ہی میں روک دیا جائے گا' اور حوض تک جانے بھی نہ دیا جائے گا' بلکہ الٹا اسے بائیں صف والے لوگوں میں کھڑا کر دیا جائے گا' تاکہ وہ اس سزا کو دیکھ سکے جو اس کی منتظر ہے' اور پھر اسے اس کے ہر چھوٹے بڑے گناہ کی سزا دی جائے گی۔

آگ سے چھٹکارا کب؟!!

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا اجْتَمَعَ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ وَ مَعَهُمْ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ يَقُولُ الْكُفَّارُ: أَلَمْ تَكُونُوا مُسْلِمِينَ؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالُوا: فَمَا أَغْنٰى عَنْكُمْ إِسْلَامُكُمْ وَ قَدْ صِرْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ؟ قَالُوا فَأُمِرَ بِمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ فَأُخْرِجُوا، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا: يَا لَيْتَنَا كُنَّا مُسْلِمِينَ فَنَخْرُجُ كَمَا خَرَجُوا ...)). [2]

---

[1] التذكرة في أحوال الموتى و أمور الآخرة: جلد نمبر ١، صفحه نمبر ٤٦٤.

[2] شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ دیکھئے ظلال الجنة، حديث نمبر (٨٤٣).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جب جہنمی آگ میں اکٹھے ہوں گے' اور ان کے ساتھ' بعض برے کام کرنے والے' مسلمان بھی ہوں گے تو کافر لوگ مسلمانوں سے کہیں گے: ((أَلَمْ تَكُونُوا مُسْلِمِينَ ؟)) ''کیا تم مسلمان نہ تھے؟'' مسلمان جواب دیں گے: ''کیوں نہیں؟'' کافر کہیں گے: ''پھر تمہارے مسلمان ہونے نے تم کو کیا فائدہ پہنچایا؟!! تم بھی تو ہمارے ساتھ ہی جہنم کی آگ کا عذاب برداشت کر رہے ہو''۔ مسلمان کہیں گے: ''دراصل ہم نے دُنیا میں رہتے ہوئے بعض کاموں میں ربّ کی نافرمانی کی تھی' گناہوں کا شکار ہو گئے تھے' جس کی سزا اب بھگت رہے ہیں''۔ ان کی یہ بات سن کر اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ جہنم کے اندر جو مسلمان ہیں' انہیں نکال دو۔ لہٰذا انہیں نکال دیا جائے گا۔ جب کافر لوگ یہ منظر دیکھیں گے تو کہیں گے: ''ہائے افسوس اور حسرت! کاش ہم بھی مسلمان ہوتے تو آج ان مسلمانوں کی طرح ہم بھی جہنم سے نکل جاتے''۔

جی ہاں! گناہگار مسلمان بالآخر جہنم سے نکال دیئے جائیں گے' لیکن ذرا یہ بھی تصور کریں کہ ان کو کب نکالا جائے گا؟!! کتنا عرصہ جہنم کی آگ انہیں جلاتی رہے گی!!! کتنی مرتبہ ان کے چمڑے تبدیل کیے جائیں گے تاکہ وہ عذاب چکھیں!!! جب آگ ان کے گوشت پوست جلا ڈالے گی تب کیا ان کی ہڈیاں ظاہر نہ ہوں گی!!! کیا وہ ایک لمبا عرصہ کافروں کے ساتھ عذاب نہ جھیلیں گے!!! اور آخر میں بھی صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اجازت ہی سے جہنم سے نکلیں گے۔

اے زناکار! اپنے نفس کو ہلاک کرنے والے! کیا تجھے اس بات کا علم نہیں کہ جو بندہ آگ میں داخل ہوگا وہ اپنے اوپر' نیچے' دائیں' بائیں' اور آگے پیچھے آگ ہی آگ دیکھے گا!!! آگ اسے چاروں طرف سے اپنی لپیٹ میں لئے ہوگی۔ وہ آگ کے عذاب میں جلتا رہے گا۔ اس آگ کے عذاب سے بندے کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گے' گوشت پوست اتر جائے گا' چمڑا جل جائے گا' چہرہ سخت سیاہ ہو جائے گا' نیچے والا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہونٹ ناف کی طرف لٹک جائے گا' جبکہ اوپر والا ہونٹ سکڑ کر ناک کے پاس اکٹھا ہو جائے گا' اور دانت بالکل صاف نظر آنے لگیں گے' آگ دانتوں کو جلا کر بوسیدہ اور کمزور کردے گی۔

مسلمان گناہگار کئی برس اسی ذلت' عذاب اور آزمائش میں گزارے گا۔ یہ سب ان گناہوں کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتا رہا' اور ان جھوٹی خواہشات کی وجہ سے ہے جو انسان دُنیا میں رہتے ہوئے کرتا ہے۔ اس گنہگار شخص کو دو مشکل اور سخت کاموں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

1. دُنیا میں رہتے ہوئے اس کا یہ خیال تھا کہ میں مسلمان ہوں' کلمہ پڑھتا ہوں' اب چاہے جیسے مرضی بُرے کام کرتا رہوں مجھے آگ کا عذاب چھوئے گا بھی نہیں' لیکن جب اسے عذاب میں پھینکا جائے گا تو اسے سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔
2. جب سالہا سال عذاب میں جل کر باہر نکلے گا تو تب بھی عذاب سے چھٹکارا خالص اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور مہربانی سے ہوگا۔ اور یہ چھٹکارا بھی اس صورت میں ہوگا' اگر گناہ ایسے کبیرہ نہ ہوں جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیں۔ اگر گناہ کبیرہ ہوں گے تو پھر ہمیشہ کے لیے آگ میں جلتا رہے گا۔

پل صراط کی سختیاں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((.... وَ يُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ .... فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَّجُوزُ وَ دُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ : اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَ بِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَ مِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ، وَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَّخْرُجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُّخْرِجُوْهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُوْدِ، وَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُوْدِ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوْا .... [1]

وَ هٰذَا الَّذِىْ خُطِفَ مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ، مَا الَّذِىْ الْتَقَطَهُ بِهٰذِهِ السُّرْعَةِ الْمُذْهِلَةِ؟ إِنَّهَا الْكَلَالِيْبُ الَّتِىْ خَطِفَتْهُ بِسَبَبِ اخْتِرَاقِهِ لِهٰذِهِ الشَّهَوَاتِ الَّتِىْ حُفَّتْ بِهَا النَّارُ كَمَا قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)). [2]

''.....اور جہنم پر پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کروں گا اور اس دِن رسولوں کی دُعا یہ ہوگی کہ اے اللہ! مجھ کو سلامت رکھیو' اے اللہ! مجھ کو سلامت رکھیو۔ اور وہاں سعدان [جڑی بوٹی کانٹے دار] کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ ''کیا تم نے سعدان [بوٹی) کے کانٹے نہیں دیکھے؟'' جب رسول اللہ ﷺ نے یہ پوچھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: ''کیوں نہیں! ہم نے دیکھے ہیں''۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے لیکن ان کی لمبائی چوڑائی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے' اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے' اور بعض کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا' پھر وہ نجات پا جائے گا۔ آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا' اور جہنم سے انہیں نکالنا چاہے گا جنہیں

---

[1] صحیح بخاری: کتاب الرقاق، باب الصراط، حدیث نمبر (٦٥٧٣).

[2] صحیح بخاری: کتاب الرقاق، باب حجبت النار بالشهوات، حدیث نمبر (٦٤٨٧).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نکالنے کی اس کی مشیت ہوگی یعنی وہ لوگ جنہوں نے کلمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالیں۔ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ ابن آدم کے جسم میں سجدوں کے نشانات کو کھائے' چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے' یہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔

جو چیز انسان کو پل صراط سے گزرتے ہوئے تیزی سے اُچکے گی' وہ کس وجہ سے اُچکے گی؟!! یہ سعدان کی طرح کے آنکڑے انسان کو اس قدر اچکیں گے جس قدر وہ دنیا میں شہوت کا غلام بنا رہا' اپنی خواہشات ہی اسے دوزخ میں پھینکنے کا سبب بنیں گی۔ یہ خواہشات ہی وہ کانٹے ہیں۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((حُجِبَتِ النَّارُ بالشهوات)) دوزخ خواہشاتِ نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے"۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"خواہشات نفسانی کو جہنم کی آگ کے گرد رکھ دیا گیا ہے' جو کوئی ان خواہشات کا اسیر ہو گیا وہ جہنم میں پھینک دیا گیا۔

اور آنکڑے سعدان بوٹی کے کانٹوں کی طرح کے ہوں گے۔ "سعدان" بوٹی وہ ہے جس کی عرب مثال اس طرح دیتے ہیں ((مَرْعىً وَلَا كَالسَّعْدَان)) جب عرب کسی بہترین چراگاہ کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "یہ چراگاہ [بہت] عمدہ ہے' سعدان کی طرح [کانٹے دار بالکل بھی] نہیں"۔ ان آنکڑوں کو سعدان کے کانٹوں کے ساتھ تشبیہ اس لیے دی کہ یہ سعدان کے کانٹے کپڑوں کے ساتھ بہت جلدی چمٹ جاتے ہیں' آدمی ان سے بچ کر بھی گزرنا چاہے تو بھی یہ چمٹ ہی جاتے ہیں' ایسے ہی آنکڑوں سے بھی بچنا بُرے آدمی کے لیے محال ہوگا"۔ [1]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

[1] فتح الباری: جلد نمبر ۱۱، صفحہ نمبر ۵۵۱، ۵۵۲.

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اب اس آدمی کے لیے ہلاکت ہی ہے جو یہ جاننے کے بعد کہ اس کے قدم پل صراط سے گزریں گے' پھر بھی اپنے قدموں کو زنا کاری اور فحاشی کے کاموں کی طرف لے کر جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے اس کے قدم پل صراط پر ڈگمگائیں گے' پھر بھی وہ بُرے کام کرتا ہے اس کے علم میں یہ بات بھی آ گئی ہے کہ اس دن تمام رسول دُعاء کریں گے: ''اے اللہ! ہمیں بچا' اے اللہ! مجھے بچا''۔ پھر بھی یہ آدمی برائیوں سے نہیں بچتا۔

کن نافرمانیوں کے متعلق سفارش قبول ہوگی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝ ﴾ [نجم : ٢٦]

''اور [دیکھو!] آسمان میں کتنے ہی فرشتے [بھرے پڑے] ہیں' ان کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آتی' مگر ہاں! بعد اس کے کہ اللہ اجازت دے دے جس کی سفارش وہ سننا چاہے اور پسند کرے''۔

صحیح بخاری میں جو صحیح حدیث' حدیثِ شفاعت کے نام سے مشہور ہے' اس میں ہے کہ نافرمان گناہگار اور حدود اللہ کو پامال کرنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے کہ ہماری سفارش کیجیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے:

((اِئْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَأَخَّرَ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُقَالُ لِيْ: إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَ سَلْ تُعْطَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأَحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا، ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَ أُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ))[1]

[1] بخاری: کتاب الرقا، باب صفة الجنة والنار، حدیث نمبر (٦٥٦٥).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ اس وقت میں اپنے رب سے [شفاعت کی] اجازت چاہوں گا' اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا' پھر کہا جائے گا کہ [اے محمد ﷺ] اپنا سر [مبارک] اٹھاؤ' مانگو! دیا جائے گا' کہو! سنا جائے گا' شفاعت کرو' شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اس وقت اپنے ربّ کی ایسی حمد بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا' اور اسی طرح سجدے میں گر جاؤں گا۔ تین یا چار مرتبہ اس طرح لوگوں کو جہنم سے نکالنے کے بعد جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نہ روک لے گا [یعنی جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن میں صراحت کے ساتھ ہے]''۔

((وَ كَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ عِنْدَ هَذَا: أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ))[1]

''قتادہ رحمہ اللہ اس موقع پر کہا کرتے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہو گیا ہے''۔

لہٰذا اے انسان! تو اپنا محاسبہ کر اور سوچ کہ اگر تجھے تیرے ربّ نے اپنے عذاب میں مبتلا کر دیا تو کیا تو اس عذاب کو برداشت کر سکے گا؟!!' کیا تو ہمیشہ آگ کے عذاب' اس کے سانپ اور بچھوؤں کے درمیان رہ سکے گا؟!! آگ کے گرم پانی کو پی سکے گا؟!! اس کی گرم ہواؤں کو سہہ سکے گا؟!! آگ میں تھور کھا سکو گے؟!! اس میں پیپ پی سکو گے؟!! اس کے طوق اور زنجیروں کا بوجھ برداشت کر سکو گے؟!! اس کے شعلوں اور انگاروں کا مقابلہ کر سکو گے؟!! پھر اس بات کو بھی سوچ کہ ان سب چیزوں [یعنی جہنم کے عذاب] کے بعد تیرا ربّ اگر تجھے دوبارہ زندہ بھی کر دے اور

---

[1] فتح الباری' جلد نمبر ۱۱' صفحہ نمبر ۴۱۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنتیوں میں سے بھی کر دے تو بھی تجھ پر یہ مہر ہوگی کہ تو ان لوگوں سے ہے جنہیں آگ سے چھٹکارا ملا ہے۔

اب بھی تیرے پاس وقت ہے کہ تو نیک اعمال کر کے اپنی آخرت کو سنوار لے اور صرف شفاعت پر نہ رہ۔ برائیوں اور بے حیائی کے کاموں کو چھوڑ کر ربّ کی طرف متوجہ ہو جا۔

2- دِل کے نقصانات

بندے کے ایمان کی کیفیت:

جب بھی کوئی بندہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور ربّ کی نافرمانی کرتا ہے تو اس نافرمانی کے برابر اس کے دِل میں اثر اور گناہ کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ بات تو واضح ہے کہ بندے کا ایمان کبھی زیادہ ہو جاتا ہے اور کبھی کم۔ جب بندہ ربّ کی فرمانبرداری میں رہتا ہے تو اس کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے' اور جب کسی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا ایمان کم ہو جاتا ہے۔ ایمان میں کمی اس طرح ہوتی ہے کہ جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے یا ربّ کی نافرمانی کرتا ہے' تب اس سے دِل میں کئی طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں' جو دِل میں ٹھکانہ پکڑ لیتی ہیں' اور دِل میں موجود خیر کی قوت کے خلاف سازش کر دیتی ہیں۔

انسان برائی اور نافرمانی کی طرف کئی طریقوں سے مائل ہوتا ہے۔ مثلاً:

1. انسان مباح چیزوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے' پھر آہستہ آہستہ نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ مباح کے ساتھ ساتھ کچھ نافرمانی والی چیزوں کو بھی حلال اور مباح سمجھ بیٹھتا ہے۔
2. انسان برے اور نافرمان لوگوں کے ساتھ کچھ عرصہ یا ایک لمبا عرصہ اٹھتا بیٹھتا ہے اور ان کی بری عادات کو بدلنے کی کوشش بھی نہیں کرتا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ خود بھی ان بری عادات کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انسان اپنے وقت کو فضول کاموں میں صرف کرتا ہے' اور اپنا محاسبہ نہیں کرتا' پھر آہستہ آہستہ فضول کاموں سے بے ہودہ کاموں میں اپنا وقت صرف کرنے لگتا ہے اور اس طرح نافرمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

درج بالا طریقے بطور مثال بیان کیے گئے ہیں' وگرنہ اس کے علاوہ بھی کئی طریقے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک طریقے کا شکار ہونے والے شخص کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے ہاتھ میں زہر آلود خنجر پکڑے ہوئے ہے' اور بغیر کسی نرمی کے وہ یہ خنجر اپنے دِل میں اتار رہا ہے' آپ کا کیا خیال ہے اس بندے کا دِل زندہ رہ سکے گا۔ یہ تو اس شخص کی حالت ہے جو کسی ایک طریقے کا شکار ہوتا ہے' جبکہ جو شخص مختلف طریقوں سے نافرمانیوں کا شکار ہو رہا ہے' اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے ہاتھ میں مختلف قسم کے خنجر ہیں اور ہر خنجر دوسرے سے زیادہ خطرناک ہے۔

ہر بندہ جانتا ہے کہ جب بندے کا دِل برائیوں کے ارتکاب سے خراب ہو جاتا ہے تو اس بندے کی اصلاح کی امید نہیں رہتی۔ اس کی اصلاح کی صرف ایک صورت ہوتی ہے کہ وہ ہلاکت میں ڈال دینے والی برائیوں سے باز آ جائے' نہ جانے کیوں نافرمان لوگ نافرمانیوں سے باز نہیں آتے' حالانکہ یہ جانتے بھی ہیں کہ فلاں کام نافرمانی کا ہے' اس کے باوجود اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ گناہوں کی زندگی ہی کو حقیقی زندگی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں نافرمانی عجیب محسوس نہیں ہوتی۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ جب بندہ مر جاتا ہے تو اسے اپنے جسم پر آئے ہوئے زخم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

دِل کی زنگ آلودگی:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ﴾ [مطففین : ١٤]

''ہرگز [ایسا] نہیں [کہ جزا سزا نہ ہو]' بلکہ [بات یہ ہے کہ] ان لوگوں کے دلوں پر ان کے کرتوتوں کا زنگ [بیٹھ گیا] ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سید قطب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''جس طرح نیک اعمال کے نتیجے میں نورانیت پیدا ہوتی ہے' آئینہ دِل شفاف ہو جاتا ہے' اسی طرح انسان کے گناہ' اور نافرمانیاں اس کے دِل کو ڈھانپ لیتی ہیں اور مسلسل نافرمانی کرنے سے دِل تاریک ہو جاتا ہے' اس پر زنگ کی موٹی تہہ چڑھ جاتی ہے' دِل ایمان کی روشنی دیکھنے سے قاصر ہو جاتا ہے' اور ایمان کی روشنی بھی اس تک نہیں پہنچ پاتی۔ احساس نام کی چیز آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے اور دِل مردہ ہو جاتا ہے۔'' [1]

جب انسان کا دِل ہی مردہ ہو جائے تو پھر اس سے کسی بھلائی کی امید رکھی جا سکتی ہے؟ جب انسان کے دِل کے اطراف اور گہرائی میں زنگ لگ جائے تو پھر اس کی اصلاح کی امید کیسے کی جا سکتی ہے۔ جب دِل میں احساس ہی باقی نہ رہے تو اس سے زیادہ نقصان دِہ بات کیا ہو سکتی ہے۔ یہ سب سے بڑھ کر نقصان دہ بات ہے۔ جس انسان کا دِل اس حد تک پہنچ جاتا ہے اور مذکورہ مصائب کا شکار ہو جاتا ہے تو وہ سب سے زیادہ نقصان میں ہے' اس مصیبت کی قباحت کے سامنے ہر مصیبت ہلکی لگتی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟!!

اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چونکہ دِل تمام اعضاء کا سرپرست اور مرکزی لیڈر ہے' جب یہی خراب ہو جائے تو رعایا یعنی بقیہ اعضاء کیسے صحیح رہ سکتے ہیں؟!!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِذَا نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَ تَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَ إِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتّٰى تَعْلُوَا قَلْبَهُ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا

---

[1] في ظلال القرآن : جلد نمبر ٦، صفحه نمبر ٣٨٥٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾)) ❶

"جب بندہ کوئی غلطی [یا گناہ کا کام] کرتا ہے تو اس کے دِل پر سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے' اگر تو بندہ اس کام سے باز آ جائے' اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اور توبہ کر لے تو اس کا دِل صاف کر دیا جاتا ہے' اگر بندہ [معافی مانگنے کی بجائے] دوبارہ ایسی غلطی کر لے تو پھر اس کالے نشان کو بڑھا دیا جاتا ہے' حتیٰ کہ سارا دِل سیاہ ہو جاتا ہے' یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے ﴿ ہرگز [ایسا] نہیں [کہ جزا سزا نہ ہو] بلکہ [بات یہ ہے کہ] ان لوگوں کے دِلوں پر ان کے کرتوتوں کا زنگ ہے"۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" ﴿ الرّان ﴾ اور ﴿ الرّین ﴾ سے مراد پردہ ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی صاف چیز پر زنگ کا پردہ پڑ جائے"۔ ❷

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجاہد نے کہا:

"مذکورہ حدیث میں اس بندے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' پھر گناہ اس کے دِل کے کچھ حصہ کو اپنی تحویل میں لے لیتا ہے' پھر آدمی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا دِل مزید گناہ کی لپیٹ میں آ جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کا سارا دِل گناہوں کی لپیٹ میں آ جاتا ہے' اور زنگ آلود یعنی گناہوں سے آلودہ ہو جاتا ہے"۔ ❸

---

❶ سنن الترمذي: أبواب تفسير القرآن، سورة ويل للمطففين، حديث نمبر (٣٥٥٤).

تحفة الأحوذي: جلد نمبر ٩، صفحه نمبر ١٧٨.

❷ تحفة الاحوذي: جلد نمبر ٩، صفحه نمبر ١٧٩.

❸ الجامع لأحكام القرآن: جلد نمبر ١٩، صفحه نمبر ٢٤٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دِل کی سیاہی اور تاریکی:

سیدہ حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَ أَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا، لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ ...)).[1]

'' فتنے دِلوں پر ایسے آئیں گے' ایک کے بعد ایک' جیسے چٹائی (بوریے) کی تیلیاں ایک کے بعد ایک ہوتی ہیں' پھر جس دِل میں وہ فتنہ رچ جائے گا تو اس میں ایک کالا داغ پیدا ہوگا' اور جو دِل اس کو نہ مانے گا اس میں ایک سفید نورانی دھبہ ہوگا' یہاں تک کہ اسی طرح کالے اور سفید دھبے ہوتے ہوتے دو طرح کے دِل ہو جائیں گے' ایک تو خالص سفید دِل چکنے پتھر کی طرح' جس کو کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا' جب تک کہ زمین و آسمان قائم رہیں' دوسرا کالا سفیدی مائل یا اوندھے پیالے کی طرح جو نہ کسی اچھی بات کو اچھی سمجھے گا نہ کسی بُری بات کو بری مگر وہی جو اس کی خواہش کے مطابق ہوگی [یا جو اس کے دِل کو اچھی لگے]''۔

شارح صحیح مسلم امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صاحب التحریر نے فرمایا:

''مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انسان جب اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے' اور گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے تو ہر نافرمانی کے بدلے اس کا دِل

[1] صحیح مسلم: کتاب الإیمان، باب رفع الأمانة و الإیمان من بعض القلوب، حدیث نمبر (١٤٤).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کچھ نہ کچھ سیاہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ جب انسان کا سارا دِل سیاہ ہو جاتا ہے اور اسلام کی روشنی اس سے ختم ہو جاتی ہے تو وہ ایک اوندھے کیے گئے پیالے کی طرح ہو جاتا ہے جس میں کوئی چیز داخل نہیں ہو سکتی''۔ (1)

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

جو بندہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو زبردستی پامال کرتا ہے اس بندے کے دِل پر طاری ہونے والی بعض کیفیات کا تذکرہ کرتے ہوئے امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نافرمان بندہ اپنے دِل میں ایسی وحشت محسوس کرتا ہے کہ اسے حقیقی لذت کا احساس تک نہیں ہوتا' اگر دُنیا جہان کی لذات [اور خوشیاں] بھی اکٹھی ہو جائیں تو اس کی وحشت کو کم نہیں کر سکتیں۔ جیسا کہ مشہور مقولہ ہے جب بندہ [اور اس کا دِل ہی] مر جائے تو اسے آئے ہوئے زخموں کی تکلیف کا احساس نہیں رہتا' جیسے اس کے زخم کی تکلیف کا احساس نہیں رہتا' ایسے ہی وحشت زدہ دِل کو لذت کا احساس نہیں ہوتا' اگرچہ زمانے بھر کی لذات اور خوشیاں اسے مل جائیں۔

اسی طرح اس نافرمان گنہگار کے دِل میں تاریکی پیدا ہو جاتی ہے' جس کی وجہ سے وہ اس طرح خوفزدہ اور پریشان ہو جاتا ہے جس طرح چوپائے [جانور] اندھیری رات میں۔ آہستہ آہستہ یہ تاریکی بڑھتی ہے اور بندے کی آنکھوں میں نظر آنے لگتی ہے' پھر بڑھتی ہے اور چہرے کو ڈھانپ کر اسے سیاہ کر دیتی ہے اور یہ سیاہی ہر انسان کو نظر آتی ہے''۔ (2)

مذکورہ کیفیات ان لوگوں پر طاری ہوتی ہیں جو سخت دِل' نافرمان اور سرکش ہیں' انہوں نے کوئی فحاشی اور بُرائی کی جگہ ایسی نہیں چھوڑی جس میں یہ لوگ داخل نہ ہوئے ہوں' اور کسی برائی کا دروازہ اور بدکاری کا اڈہ ایسا نہیں جن کو ان کے پاؤں نے

---

(1) شرح صحیح مسلم للنووی : جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۷۳.

(2) الداء والدواء: صفحہ نمبر ۸۶، ۸۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روندھا نہ ہو' زنا کاری اور بے حیائی کا کوئی پیالہ ایسا نہیں جو انہوں نے پیا نہ ہو۔

پہلے پہل تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ڈراتا اور سمجھاتا ہے کہ یہ شیطانی کام ہیں' ان کی پیروی نہ کرو' سرکشی نہ کرو' لیکن جب یہ لوگ حد سے نکل جاتے ہیں تو پھر ان پر ایسی عظیم مصیبت نازل فرماتا ہے جس کے سامنے ہر مصیبت ہیچ محسوس ہوتی ہے' اور وہ مصیبت یہ ہے کہ ان کے دِین کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔

عشق کا مرض:

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں [یا گروہوں] کے متعلق اس بیماری کا تذکرہ کیا ہے:

① حضرت لوط علیہ السلام کی قوم [جیسا کام کرنے والے لوگ]۔

② عورتیں۔

اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح الفاظ سے' عزیز مصر کی بیوی کو حضرت یوسف علیہ السلام سے جو عشق کی بیماری ہوگئی تھی' کو بیان فرمایا اور یہ بھی وضاحت فرمادی کہ وہ عورت' قریب تھا کہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام تدابیر کو باطل کر دیا' اس کے ساتھ ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر' پاکدامنی اور پرہیزگاری کا تذکرہ بھی فرمایا۔ جبکہ دوسرا گروہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم [لڑکوں کی لڑکوں سے محبت یعنی ہم جنس سے محبت] تھی۔ یہ دونوں قسم کے لوگ عشق کی بیماری میں ایسے مبتلا ہوتے ہیں کہ انہیں کسی قسم کے نقصان کی کوئی فکر نہیں رہتی۔

یہ ایسی بیماری ہے جس کا علاج کرنے سے بڑے بڑے نامی حکیم عاجز ہیں' مریض بندے کو اس مرض سے نجات دلانا انتہائی مشکل سمجھتے ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ ہلاک کر دینے والی بیماری ہے' اور زہر قاتل کی طرح ہے۔ جس دِل کو یہ بیماری لگ جاتی ہے' اس دِل سے پرہیزگاری کا نام ونشان تک مٹ جاتا ہے' جس بدن میں اس بیماری کی آگ شعلہ بھڑکا دیتی ہے اس بدن سے آگ بجھانا مشکل ہو جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَمَا فِی الْأَرْضِ أَشْقٰی مِن مُّحِبٍ   وَ إِنْ وَجَدَ الْهَوٰی حَلو المذاق
تَرَاهُ بَاكِيًا فِي كُلِّ حِيْنٍ   مَخَافَةَ فِرْقَةٍ أَوْ لِإِشْتِيَاقٍ

''روئے زمین پر عاشق بندے سے بڑھ کر کوئی بندہ بد بخت نہیں' اگر چہ وہ اپنی [بری] خواہشات میں مٹھاس محسوس کرے' اور مزہ حاصل کرے۔ تو اسے ہر وقت روتا ہوا ہی دیکھے گا یا تو وہ جدائی کے خوف سے روتا ہوگا یا پھر اپنے معشوق کو ملنے کے خوف سے روتا ہوگا''۔

فَيَبْكِي إِنْ نَأَوْا شَوْقًا إِلَيْهِمْ   فَتَسْخَنُ عَيْنُهُ عِنْدَ الْفِرَاقِ
وَ يَبْكِيْ إِنْ دَنَوْا حَذْرَ الْفِرَاقِ   وَ تَسْخَنُ عَيْنُهُ عِنْدَ التَّلَاقِي

''اگر عاشق لوگوں کے معشوق ان سے دور [الگ' جدا] ہوں تو یہ ایسے محبوبوں کے نہ ملنے کی وجہ سے روتے ہیں' اور اگر ان کے محبوب ان کے پاس ہوں تو یہ ان کی جدائی سے روتے ہیں۔ جدائی کے وقت بھی آنکھیں [رو رو کر گرمائش کی وجہ سے] سوجھ جاتی ہیں' اور ملاقات کے وقت بھی [جدائی کے ڈر سے رو رو کر] آنکھیں سرخ ہوتی ہیں''۔

اپنے پاس اپنے محبوبوں کی تصویریں رکھنے والے اور اس کام میں ان کی مدد کرنے والے دیوث قسم کے لوگ ان کاموں کو گناہ نہیں سمجھتے۔ اگر یہ عاشق اپنے محبوباؤں کو ان کے خاوندوں اور والد کے ہوتے ہوئے ان سے ملنے کی کوششیں کریں تو اس چیز میں اتنا گناہ ہے جتنا بے حیائی اور فحاشی کے ارتکاب سے ہوتا ہے۔

عشق بازی میں عاشق اور معشوق دونوں کو اپنا اپنا گناہ تو ہوگا ساتھ ساتھ دوسرے کا گناہ بھی ان کے سر پر ہوگا۔ چونکہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے پر ظلم کر رہا ہے' اسے برائی پر آمادہ کر رہا ہے' لہٰذا ہر ایک جان کو دونوں جانوں کا گناہ ہوگا''۔ [1]

امام ابن قیم رحمہ اللہ ''روضۃ المحبین'' میں فرماتے ہیں:

''عاشق کا اپنے محبوب کی تصاویر سے محبت کرنا ان سے لطف اندوز ہونا' یہ

---

[1] الداء والدواء: صفحہ نمبر ۳۱۹ - ۳۳۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چیز اس کو جلد ہی یا کچھ عرصہ بعد مختلف قسم کے غموں اور پریشانیوں میں مبتلا کر دے گی۔“ ❶

3- روحانی امراض

اللہ کا تقویٰ اختیار کریں:

جس بندے کے دِل میں ربّ کا تقویٰ نہیں' خواہشات کا بھوکا ہے اور جس نے اپنی شرمگاہ کی لگام کھلی چھوڑ رکھی ہے' وہ بندہ ایمان کی مٹھاس کو کیسے محسوس کر سکتا ہے؟!! نفس اور اس کی باطنی قوتیں' پاک دِل' نیت کی سچائی' خالص مومن کی سی دانائی' اور عاجزی کی دولت اسے کیسے میسر ہو سکتی ہے؟!! ان ہی چیزوں کے ساتھ روح کی صفائی ستھرائی اور تزکیہ ہوتا ہے جس کے بعد روح اللہ تعالیٰ کی حدوں میں رہ کر عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتی ہے' اور اللہ تعالیٰ کے خوف' اور امید کے سایوں میں خوش رہتی ہے۔ لیکن نافرمان اور گنہگار بندے کو یہ چیز حاصل نہیں ہوتی۔

جب بندہ اللہ تعالیٰ کی حدود کا خیال رکھتا ہے تو اس کی روح بہت ہلکی پھلکی ہو جاتی ہے' انسان اس تبدیلی کو صرف محسوس کر سکتے ہیں۔ اگر بندہ اپنے زندگی کے تمام معاملات میں اللہ والا ہو جائے تو وہ اس خوش بختی کو ضرور محسوس کر لیتا ہے جو اس کے اندر سے پھوٹتی ہے' اس خوشی کو پالیتا ہے جس سے اس کا دِل پرسکون ہو جاتا ہے' اس کی ذات وہ بلندی اور رفعت حاصل کر لیتی ہے جس کی مثال نہیں مل سکتی' اور وہ دِلی اور جسمانی طور پر اپنے مقصد کی طرف مائل ہو جاتا ہے' اور وہ مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

ایسا بندہ دُنیا کے اندر خوش و خرم زندگی گزارتا ہے' اس کی روح آسمان اور جنت کے درختوں کے درمیان گھومتی ہے' اور اس دِن کا انتظار کرتی ہے جب اسے ہمیشہ

---

❶ روضة المحبين و نزهة المشتاقين : صفحه نمبر ١٣٢، ١٣٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہنے والی نعمتوں والا ٹھکانہ ملے گا۔

اللہ کی نافرمانی کے نقصانات:

اور اگر بندہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو پامال کرے' اپنے دنیوی' اور دینی معاملات میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب نہ کرے تو مکمل دُنیاوی آسائشیں ہونے کے باوجود پریشان اور گھٹا گھٹا سا رہتا ہے' اس کی حالت کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

﴿ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ﴾ [اعراف : ۱۷۶]

''اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جس پر بوجھ لادا جائے تب بھی ہانکتا پھرتا ہے' اگر آزادانہ طور پر کھلا چھوڑ دیا جائے تب بھی ہانکتا ہے''۔

یہی حالت نافرمان مسلمان بندے کی ہوتی ہے' اگر دُنیا میں اسے کوئی آسائش نہ بھی ملے تب بھی بری حالت میں ہوتا ہے' اور اگر دُنیا بھر کی آسائشیں بھی مل جائیں تب بھی اس کی حالت بری ہوتی ہے' اسے دین کی کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوتی' کافروں کے بعد زمین پر چلنے والوں میں یہ شخص سب سے زیادہ برا اور شریر ہے جس کا سکون سلب کر دیا گیا ہے' حیاء نام کی کوئی چیز اس میں باقی نہیں' ایمان کی روشنی سے محروم ہے' اور اس کی روح غموں اور پریشانیوں کے کنوئیں میں ٹھکانہ لگائے بیٹھی ہے۔

روح کا فلسفہ:

''ان کا بدن زمین سے پیدا کیا گیا ہے' اور اس کی روح کا تعلق آسمان کی بادشاہت سے ہے' ان دونوں کا آپس میں ایک خاص ربط ہے۔ جب انسان اپنے بدن کو بھوکا رکھتا ہے' اس کو جگائے رکھتا ہے' اور ہر وقت انسانیت کی خدمت میں گامزن رکھتا ہے' تب اس کی روح ہلکا پن اور راحت محسوس کرتی ہے اور دُنیا کے تصورات سے نکل کر عالم علوی [آسمان' جنت وغیرہ] کے تصورات میں مگن ہو جاتی ہے۔

لیکن جب انسان اپنے بدن کو خوب کھلاتا پلاتا ہے' اس کو ہر طرح کی آسائش مہیا کرتا ہے اور ہر وقت اپنے بدن ہی کی خدمت اور اسے راحت پہنچانے میں معروف رہتا ہے تو اس کا بدن ہی دُنیا کے کاموں میں خوشی محسوس کرتا ہے جبکہ روح کا تعلق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عالم علوی کے ساتھ ہے' وہ اس دُنیا کو قید خانہ تصور کرتی ہے' لیکن چونکہ روح کا تعلق بدن کے ساتھ ہے' اس لئے اسے بھی اس قید خانہ میں رہنا پڑتا ہے۔

مختصراً یہ کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں رہتے ہوئے نافرمانیوں اور شہوات سے محفوظ ہو جاتا ہے تب اس کی روح لطیف اور ہلکی پھلکی ہو جاتی ہے' اور عالم علوی کی طرف مائل ہو جاتی ہے' لیکن جب بندہ اپنی خواہشات کا غلام ہو کر گناہوں کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کی روح بھاری اور بوجھل ہو جاتی ہے' اس کا تعلق اپنے عالم علوی سے ٹوٹ جاتا ہے اور وہ بھی زمین کی ہو کر رہ جاتی ہے۔

اب یہ بندے پر منحصر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن کر جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے یا نافرمانیاں کر کے جہنم میں گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ ﴾ [طٰهٰ : ١٢٤، ١٢٥]

''اور جو کوئی ہماری نصیحت سے منہ موڑے گا تو اس کی زندگی تنگی میں گزرے گی اور قیامت کے دِن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے''۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ کا قول:

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''﴿ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ ﴾ کا مطلب ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کرے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے منہ موڑے اور انہیں بھلا ڈالے' اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی شریعت کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ تلاش کرے ﴿ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا ﴾ دُنیا میں اس کی معیشت تنگ کر دی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا سکون برباد ہو جائے گا' اگرچہ وہ اپنی من پسند کا کھائے' اپنی من پسند کا پہنے' دُنیا کی تمام آسائش اسے میسر ہو لیکن اس کے باوجود وہ اپنے دِل میں ایک عجیب سی بے چینی' اور اضطراب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محسوس کرے گا' ہر وقت شکوک وشبہات کا شکار رہے گا''۔ ❶

خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب بندہ اپنے آپ کو ان تمام کاموں سے محفوظ رکھتا ہے جو رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہیں' اور ہر وہ کام کرتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے' تب اس بندے کی روح لطیف ہو جاتی ہے' اسے دُنیا اور آخرت کی سعادت ڈھانپ لیتی ہے۔ لیکن جب بندہ غلط کاموں میں ملوث ہو جاتا ہے' ربّ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں مگن ہو جاتا ہے' تب اس کی روح دُنیا اور آخرت کی ہلاکت کی طرف مائل ہو جاتی ہے' اور اس ہلاکت سے نکلنے کا صرف ایک طریقہ ہوتا ہے' اور وہ یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کر لے۔

4- دینی نقصانات

جو بندہ اللہ تعالیٰ کی حدود کی بے حرمتی کرتا ہے' انہیں پامال کرتا ہے' اور احکامِ الٰہی سے روگردانی کرتا ہے تو ایسے بندے کو اپنے دین میں بہت زیادہ مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ بندہ جب زمین پر چلتا ہے تو اس کے کندھوں پر گناہوں' اور غلطیوں کے بڑے بڑے پہاڑ ہوتے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' اس کو دینی لحاظ سے بہت سے نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں' چند ایک نقصانات کا ذیل میں تذکرہ کیا جا رہا ہے:

① سیدھی راہ سے بھٹک جانا:

قارئین کرام! ذرا اس بندے کے متعلق تصور کیجئے جو انتہائی گھٹیا قسم کے درجے تک گر چکا ہے' جس سے اس کی عزت' شرافت اور شخصیت عیب دار ہو گئی ہے' اور وہ فاجر' بدکار اور زانیہ قسم کی عورتوں کا دلدادہ ہو چکا ہے۔ اس بندے کے متعلق سوال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

❶ تفسیر القرآن العظیم: جلد ۳، صفحه نمبر ۱۶۴.

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ یہ کن لوگوں کی منازل کی طرف رواں دواں ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے لوگوں کی منازل کی طرف یا شیطان مردود کی طرف جانے والے لوگوں کی طرف؟!

اس کی حرکات کی طرف دیکھتے ہوئے ہر کوئی یہی جواب دے گا کہ وہ شیطان مردود کی طرف جانے والوں میں سے ایک ہے۔

یہ بات سوچ کر دِل پھٹتا ہے اور آنکھیں تھمنے کا نام نہیں لیتیں کہ یہ حالت اس بندے کی ہے جو اللہ تعالیٰ کو رب مانتا ہے' اسلام کو دین سمجھتا ہے اور حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی ﷺ تسلیم کرتا ہے۔ اس بندے کی پرورش ایسے ماحول اور گھرانے میں ہوئی ہے جن کو اسلام گھٹی میں ملا ہے' اس کے ماں باپ مسلمان ہیں' اس کا معاشرہ مسلم معاشرہ ہے' ہر جگہ مساجد موجود ہیں' علماء کرام کی کثرت ہے' خود یہ بندہ شروع شروع میں مسجد میں جا کر نماز ادا کرتا تھا' خطیب کا خطبہ سننے کے لیے خاموش ہو جاتا تھا' واعظ اور مدرس کی بات سننے کے لیے وقت دیتا تھا' اس کا اٹھنا بیٹھنا اچھے لوگوں کے ساتھ تھا' اور لوگوں کے درمیان مشہور تھا کہ یہ بہت سلجھا ہوا اور پاکیزہ نوجوان ہے' لیکن پھر آہستہ آہستہ اس پر شہوت اور بے حیائی غالب آ گئی اور یہ فحاشی اور گناہ کے کاموں میں دلچسپی لینے لگا' پھر ایک وقت آیا کہ یہ گناہوں کا ایسا عادی ہو گیا کہ اس کے لیے اپنی پہلی حالت پر واپس پلٹنا مشکل ہو گیا۔ اس کا سبب صرف یہ بنا کہ وہ فحاشی اور بے حیائی کے کاموں میں اس قدر آگے نکل گیا کہ اس کے دِل سے ایمان کی روشنی بجھ گئی' اور وہ مہلک ترین خواہشات کا پیروکار ہو گیا۔

جب ایک اتنے سلجھے اور منجھے ہوئے شخص کو شیطان ورغلا کر برائیوں کی طرف لے جا سکتا ہے تو ہم کس بات پر فخر کیے ہوئے ہیں۔ ہمیں ہر وقت شیطان مردود کی چالوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴾ [انعام : ۱۲۲]

''کیا ایک شخص جو [پہلے] مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور اس کو روشنی عطا کی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے' اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہے کہ تاریکیوں میں [گھرا ہوا] ہے' اور ان سے نکلنے والا نہیں؟ اسی طرح تو کافروں کے لئے ان کے اعمال خوش نما بنا دیئے گئے ہیں''۔

﴿ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ ﴾ [جاثیہ : ۲۱]

''کیا ان لوگوں نے جو بدکرداریوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں اور یہ خیال کر رکھا ہے کہ ہم ان کو انہی لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے ایک عمل [بھی] کئے کہ ان [سب] کا جینا اور مرنا یکسا ہو جائے؟ بہت ہی برا حکم ہے جو یہ لوگ لگاتے ہیں''۔

﴿ وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْۤ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ○ ﴾ [اعراف : ۱۷۵]

''اور [اے پیغمبر!] ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سناؤ جسے ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں' پھر [ایسا ہوا کہ] وہ ان سے نکل بھاگا تو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا' پس وہ گمراہوں میں سے ہو گیا''۔

﴿ وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ ﴾ [اعراف : ۱۷۹]

''اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے بہت سے جن انس جہنم ہی کے لئے پیدا کئے ہیں ان کے دِل تو ہیں [مگر] ان سے سوچتے سمجھتے نہیں' ان کی آنکھیں ہیں [مگر] ان سے دیکھتے نہیں' ان کے کان ہیں [مگر] ان سے سنتے نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[غرض] وہ مثل چوپاؤں کے ہیں' بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو [دین سے بالکل] غافل ہیں''۔

اسی لیے نبی اکرم ﷺ ((حَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ)) سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے سفر کی مشقتوں سے' غمگین ہو کر واپس لوٹنے سے' اور ((حَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ)) ''بھلائی کے بعد برائی کی طرف لوٹنے'' سے اور اہل وعیال میں برائی کے دیکھنے سے۔[1]

((حَوْرِ بَعْدَ الْكورِ)) کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پہلے نیک اور صالح ہو [اچھے کام کرنے کا عادی ہو' اچھے کام پسند کرتا ہو' لیکن] پھر برا آدمی بن جائے [برے اور گناہ کے کام کرنے لگے' رب کی نافرمانی کرنے لگے]۔[2] ہم اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرتے ہیں کہ وہ دُنیا اور آخرت میں ہمیں ثابت قدمی عطا فرمائے۔

② ایمان کی روشنی کا چھن جانا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ....)).[3]

''زانی شخص جب زنا کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا [کیونکہ اس حالت میں اس کا ایمان اس سے نکل کر اس کے سر کے اوپر آ جاتا ہے۔ جب برائی سے فارغ ہوتا ہے تو اس کا ایمان واپس لوٹ آتا ہے'

---

[1] صحيح مسلم: كتاب الحج، باب استحباب الذكر إذا ركب دابته متوجهًا لسفر الحج، حديث نمبر (١٣٤٣).

[2] الجامع لأحكام القرآن: جلد نمبر ١٩، صفحه نمبر ٢٦٣.

[3] صحيح بخاري: كتاب الحدود، باب الزنا و شرب الخمر، حديث نمبر (٦٧٧٢).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیکن پہلے سے کمزور ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اگر اسی حالت میں مرے گا تو کافر مرے گا] اسی طرح بندہ شراب پیتے ہوئے بھی مومن نہیں ہوتا.....''۔

مذکورہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ انسان گناہ [سوائے شرک] اور غلطیاں کرنے کے باوجود مؤمن رہتا ہے۔ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح انسان کا یہ عقیدہ بھی ہونا چاہئے کہ زانی کا ایمان زنا کاری کے بعد واپس لوٹ آتا ہے۔ یہاں پر ایک سوال وارد ہوتا ہے کہ کیا ایمان اسی قوت سے واپس آتا ہے جتنا قوی پہلے تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایمان واپس تو لوٹ آتا ہے لیکن اس کی قوت گناہ کے مطابق کم ہو جاتی ہے۔ انسان جس قدر گناہوں اور نافرمانیوں میں مبتلا ہوتا جاتا ہے اس قدر اس کا ایمان کم ہوتا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ آگ [جہنم] کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ جاتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں گناہوں اور نافرمانیوں سے دور رکھے اور اپنے دِین پر استقامت دے۔

③ غیرت کا جنازہ:

برائیوں کے ارتکاب سے انسان کی دینی غیرت کا جنازہ نکل جاتا ہے' نافرمان اور برے لوگوں کے گھر والے اور وہ خود برائیوں کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ اگر گھر کے اندر کوئی فرد کوئی برا کام کرے تو کوئی دوسرا اس کو نہیں روکتا' کیونکہ گناہ اور برائی ان کے ہاں معمول کا کام ہوتا ہے' لہٰذا ہر کوئی خاموش رہتا ہے اور کوئی بھی اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا' اگرچہ دِل اس برائی کو ناپسند بھی کرتا ہو۔

ظن غالب یہی ہے کہ گناہگار شخص اس بات کو ناپسند نہیں کرتا کہ اس کے گھر میں کوئی غلط کام کا ارتکاب کرے بلکہ وہ تو خود اپنی اولاد اور بچیوں کو فحاشی' بے حیائی اور برائی کے اڈوں' ذلت آمیز سٹیج ڈراموں اور مختلف سینما گھروں میں لے جاتا ہے' اور اسے تہذیب و تمدن اور ترقی کا حصہ خیال کرتا ہے اس کے دِل سے غیرت نام کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چیز ختم ہو چکی ہے' سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ سمجھ بیٹھتا ہے' اور خنزیر کی طرح ہو گیا ہے' جانوروں کی سی عادات اپنا لی ہیں' انہیں جیسا ہو گا بلکہ جانوروں سے بھی زیادہ گمراہ ہو گیا ہے!!! کچھ علم نہیں کہ یہ شخص غیرت والی مشہور حدیث سے صرف نظر کیوں کرتا ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟! لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي)).❶

''اگر میں اپنی عورت کے پاس کسی غیر محرم مرد کو [نا قابل دید حالت میں] دیکھ لوں تو فوراً ننگی تلوار سے اس کی گردن مار دوں۔ جب نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟!! میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں' اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے''۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ)).❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس بات سے غیرت آتی ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کام کا ارتکاب کرے''۔

جب انسان میں غیرت نام کی چیز باقی نہ رہے اور وہ اپنے گھر کے دروازے' ناز و نخرے سے چلنے والے ہر مخنث کے لئے کھلے چھوڑ دے جو اس کی موجودگی اور عدم موجودگی میں بھی بلا روک ٹوک اندر باہر جائیں تب برائیاں عام ہوتی ہیں' اور بے حیائی پھیلتی ہے' لیکن یہ بے غیرت اور بے حمیت شخص اس گناہ کے کام کو معمولی اور

---

❶ بخاري: كتاب الحدود، باب من رأى مع امرأته رجلاً فقتله، حديث نمبر (٦٨٤٦).

❷ بخاري: كتاب النكاح، باب الغيرة، حديث نمبر (٥٢٢٣).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معمول کا کام سمجھتا ہے۔

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب انسان کثرت سے گناہ کا عادی ہو جاتا ہے' تب اس کے دِل سے غیرت نام کی چیز ختم ہو جاتی ہے' نہ اسے اپنے آپ پر غیرت آتی ہے نہ اہل وعیال [کے کسی کام] پر اور نہ ہی عام لوگوں پر۔ اس کا دِل اتنا کمزور اور ایمان سے خالی ہو جاتا ہے کہ کسی بری چیز [یا کام] کو برا سمجھتا ہی نہیں' چاہے وہ برا کام خود کرے یا کوئی دوسرا کر رہا ہو۔ جب انسان اس درجے تک پہنچ جاتا ہے' تب سمجھئے کہ وہ ہلاکت میں داخل ہو چکا''۔ [1]

(۴) حیاء کا خاتمہ:

جو بندہ اپنی ناجائز خواہشات کو پورا کرنے کے لیے تگ ودو کرتا ہے' آہستہ آہستہ اس بندے سے حیاء دور ہونے لگتی ہے اور ایک وقت آتا ہے جب اس کے دِل میں ذرّہ بھر حیاء باقی نہیں رہ جاتی' اور جب کسی بندے سے حیاء اٹھ جائے تو وہ بندہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب بندے میں حیاء ہو تو وہ حرام کام کرتے ہوئے شرم محسوس کر جاتا ہے' لیکن جب حیاء ہی نہ رہے تو بندہ بلا جھجک حرام کام شروع کر دیتا ہے اور پھر ایسے بندے سے کسی بھلائی کی امید نہیں کی جا سکتی۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)). [2]

''پہلے پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب شرم [وحیا] ہی نہ رہی تو پھر جو جی چاہے وہ کرو''۔

---

[1] الداء والدواء: صفحه نمبر ۱۰۹.

[2] بخاري: كتاب الأدب، باب إذا لم تستحي فاصنع ما شئت، حديث نمبر (۶۱۲۰).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ حیا کی تعریف کرتے ہوئے اور اس کی حقیقت کو آشکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((هُوَ خُلُقٌ يَبْعَثُ عَلٰى تَرْكِ الْقَبِيْحِ وَ يَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حَقِّ اللّٰهِ))[1]

''حیاء ایسا اخلاق ہے جو قبیح اور برے کام کو چھوڑنے پر آمادہ کرتا ہے اور اللہ کے حق میں کوتاہی سے بچاتا اور منع کرتا ہے''۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات ((فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) ''جو چاہے' وہ کر'' کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ حدیث میں حکم ہے کہ الفاظ آئے ہیں کہ جو چاہے' وہ کر۔ خبر کے الفاظ نہیں آئے کہ ''جب بندہ بے حیا ہو جائے تو جو چاہتا ہے کرتا ہے''۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی یہ حکمت بیان فرماتے ہیں کہ جو چیز انسان کو برے کاموں سے روکتی ہے وہ حیاء ہے جب یہ حیاء نہیں رہتی تو اس کی حالت ایسی ہی ہو جاتی ہے گویا اسے برے کام کرنے کا حکم دیا جا رہا ہو''۔[2]

جب آدمی حیاء دار ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی اس میں بھلائی اور خیر کے اسباب موجود ہیں۔ بعینہٖ جب انسان بے حیاء ہو جائے اور بے حیائی والے کام کرنے لگ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خیر نام کی کوئی چیز نہیں ہے' بلکہ یہ برائیوں کا گڑھ ہے۔ کیونکہ حیاء آدمی اور اس کی ناجائز شہوات کے درمیان رکاوٹ ہے' جب آدمی حیاء دار ہوگا تو وہ کبھی برائیوں کی طرف بے جا مائل نہ ہوگا۔ لیکن جب حیاء کمزور ہو جائے گی' انسان اسی قدر برائیوں اور نافرمانیوں کی طرف مائل ہو جائے گا۔

---

[1] شرح النووی لصحیح مسلم: جلد نمبر ٢، صفحه نمبر ٦.

[2] فتح الباري: جلد نمبر ١٠، صفحه نمبر ٦٤١.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے:

وَ رُبَّ قَبِيحَةٍ مَا حَالَ بَيْنِي وَ بَيْنَ رَكُوبِهَا إِلَّا الْحَيَاءُ
فَكَانَ هُوَ الدَّوَاءُ لَهَا وَلٰكِنْ إِذَا ذَهَبَ الْحَيَاءُ فَلَا دَوَاء

''کتنی ہی ایسی برائیاں ہیں جن کا ارتکاب کرنے سے صرف حیاء مانع ہے' گویا ان سے بچنے کا طریقہ صرف اور صرف حیاء ہے' اگر یہ حیاء چلی جائے تو پھر ان برائیوں سے انسان بچ نہیں سکتا''۔

⑤ برا انجام:

نافرمان اور شہوت پرست لوگ جو سیدھے راستے سے منہ موڑے بیٹھے ہیں' وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ گناہ اور نافرمانیاں ان کے اچھے خاتمے اور بہترین انجام میں رکاوٹ بنیں گی۔ بلکہ یہ تو ایسا معاملہ ہے جس کا مشاہدہ ہم اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن مجید میں بھی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ ﴾ [مومنون : ۹۹، ۱۰۰]

''[یہ کافر اپنی بے ہودہ گوئی سے باز آنے والے نہیں] یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی [کے سر] پر موت آ کھڑی ہوگی اس وقت وہ کہنے لگے گا کہ اے ربّ' مجھے دُنیا میں واپس بھیج دے' جسے میں چھوڑ آیا ہوں' تاکہ وہاں [جا کر] نیک عمل کروں''۔

مذکورہ بالا آیت کے علاوہ بھی کئی آیات ان نافرمان لوگوں کی ندامت اور موت کے وقت کی حالت کو بیان کرتی ہیں' جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جب نافرمان بندہ اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کے دلدل میں اس طرح پھنس جاتا ہے کہ ایک قدم بھی توبہ کی طرف نہیں اٹھاتا' تب اللہ تعالیٰ اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اسے سیدھے راستے سے روکتا ہے' اور خواہش نفسانی کے راستوں میں سرکشی اور ہمیشگی پر تقویت دیتا ہے۔ ساری زندگی انسان گناہوں کی اسی دلدل میں پھنسا رہتا ہے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب انسان کو موت آ جاتی ہے اور وہ ہلاکت کا مشاہدہ کرتا ہے یا قیامت کو جب ہلاکت اور بُرے اعمال کا انجامِ بد دیکھے گا تو کہے گا:

﴿ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ﴾ [زخرف : ۳۸]

''جب وہ شخص [قیامت کے دن] ہمارے سامنے ہوگا تو [وہ اپنے ساتھی شیطان کو دیکھ کر] کہے گا: کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کا سا فاصلہ ہوتا [تُو تو بہت ہی] برا ساتھی نکلا''۔

چونکہ گناہوں میں مبتلا ہونے کا اصل سبب بری خواہشات کا غلبہ اور ان کا دِل پر اثر و رسوخ ہے' انسان ان سے بہت زیادہ مانوس ہوتا ہے' ان کا عادی ہوتا ہے' جب انسان کو موت آنے لگتی ہے تو وہ ان ہی چیزوں کا زیادہ تذکرہ کرتا ہے جن کے ساتھ اسے دُنیا میں محبت ہوتی ہے' اگر تو زندگی میں وہ اللہ کے ذکر سے مانوس تھا تو مرنے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا' اگر اس کا زیادہ میلان گناہوں کی طرف تھا تو مرنے کے وقت انہی کا تذکرہ کرے گا۔ اگر انسان کی روح ایسی حالت میں قبض کر لی جائے کہ وہ گناہوں اور نافرمانیوں میں مبتلا ہو' تب اس کا اللہ تعالیٰ سے حجاب ہو جائے گا اور جہاں حجاب ہو وہاں عذاب نازل ہوتا ہے۔ اور یہی انسان کا بُرا خاتمہ ہے۔[1]

ان کے علاوہ اور بھی کئی نقصانات ہیں جن کی وجہ سے بندے کی دُنیا اور آخرت خراب ہو جاتی ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب س بچائے۔

5- اخلاقی نقصانات

کیا آپ اس بندے کو عقل مند اور ذکی کہیں گے جو شہوات کے روندھے ہوئے اور سیدھے راستے سے منحرف شخص کو بہادر' عزت و بزرگی والا' سچا' ایماندار وغیرہ کہہ کر پکارتا ہے؟!!

[1] إحیا علوم الدین: جلد نمبر ٤، صفحه نمبر ۲۷۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عقل مند اور اچھی سچی اور خالص نیت اور فطرت والے شخص کا نظریہ کبھی یہ نہیں ہو سکتا' وہ کبھی بیماری کو دوا نہیں کہے گا' بلکہ وہ تو ایسا کہنے والے احمق سے شدید نفرت کرے گا اور اس سے دور بھاگے گا۔

رہے وہ لوگ جو بُرے اور گمراہ کن تصور کیے جاتے ہیں' وہ گناہوں کی زندگی میں اور جانوروں کی سی صفات اختیار کرنے سے خوش ہوتے ہیں' اسی طرح بدکار قسم کے کافر لوگوں کے ممالک کی قدم بقدم پیروی کر کے فخر محسوس کرتے ہیں۔

اگر گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی ان گندی اور غیر اخلاقی برائیوں اور نقصانات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی جائے جو لوگوں کے درمیان آدمی کی رسوائی کا سبب بنتی ہیں تو کلام طوالت پکڑ جائے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ فطرتی انسان سے کسی طرح کے بھی انحراف کا سبب شریعتِ الٰہی سے منحرف ہونا' احکامِ الٰہی کی تعمیل نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو جرأت اور دلیری کے ساتھ پامال کرنا ہے۔

ذیل میں میں چند ایک بری صفات کا تذکرہ کروں گا جو نافرمان اور شہوات کے اسیر شخص میں پائی جاتی ہیں۔

① معاملات اور لین دین میں بے ہودگی اور فحش گوئی:

اس صفت کی وجہ سے انسان لوگوں کی نظر میں مبغوض' اور ناپسندیدہ ہو جاتا ہے' ہر دیندار مروّت والا شخص اس مذکورہ انسان سے دور ہو جاتا ہے' اور نفرت کرنے لگتا ہے۔

انسان نماز کے لئے مسجد کی طرف وقار اور عظمت کے ساتھ جاتا ہے لیکن یہ شخص مسجد کی طرف بڑی پریشانی کے عالم میں جاتا ہے' گویا کہ مسجد کی طرف نہیں قید خانے کی طرف جا رہا ہو۔ انسان صبح سویرے نماز کے لیے جلدی جاتا ہے تاکہ پہلی صف میں جگہ مل سکے' لیکن اس شخص کی حالت یہ ہوتی ہے کہ سب سے آخر میں مسجد میں داخل ہوتا ہے اور سب سے پہلے مسجد سے باہر کو آتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انسان بڑے معذرت خواہانہ اور نرم انداز سے گفتگو کرتا ہے' لیکن یہ شخص بڑا منہ پھٹ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص انسان کا حق تلف کر لے تو انسان اس کو نرمی کے ساتھ کہتا ہے کہ اللہ تجھ پر رحم کرے' تیری غلطی سے درگزر کرے' لیکن یہ شخص ایسا ہو جاتا ہے کہ اگر اس کے ساتھ کوئی ایک زیادتی کرے یہ بدلے میں کئی زیادتیاں کر جاتا ہے' کوئی ایک کلمہ سخت کہہ دے یہ سخت کلمات کے انبار لگا دیتا ہے۔ سچا مسلمان غلطی کرنے والے کو معاف کر دیتا ہے' لیکن یہ شخص غلطی کرنے والے پر گالیوں' نازیبا کلمات کی بوچھاڑ کر دیتا ہے' اور ایسی ایسی فحش باتیں بکتا ہے جنہیں سن کر ہی شریف آدمی شرم سے پانی پانی ہو جائے۔

انسان کشادہ روئی اور ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرتا ہے' لیکن اس بندے کی حالت کسی سوگوار' اور غم زدہ شخص کے چہرے سے کم نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرنے والے شخص کی ایک ایک بات سے مٹھاس کی خوشبو آتی ہے جو لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیتی ہے' اور لوگ اس بندے کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں' جبکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کرنے والا بندہ لوگوں کے ساتھ انتہائی گندا اور فسق و فجور والا اخلاق اپناتا ہے' خالص بیہودہ پن کا مظاہرہ کرتا ہے' سخت قسم کے کلمات کو اپنا شعار بنا لیتا ہے' بزرگی' مروت' مردانگی جیسے اوصاف حمیدہ سے نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ﴾ [کهف : ۲۸]

''کسی ایسے شخص کا کہنا ہرگز نہ مانو جس کے دِل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے' اور جو اپنی خواہش نفس کے پیچھے پڑ گیا ہے' اور جس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

② بہیمانہ حالت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ﴾ [ملك : ٢٢]

''بھلا جو شخص اپنا منہ اوندھائے ہوئے چلے وہ سیدھی راہ پانے والا ہے یا وہ شخص جو سیدھا [سر اٹھائے] راہِ راست پر چلا جا رہا ہے؟''

شیخ سید قطب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت میں ذکر کیے گئے شخص کی حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''کافر کی حالت کو ایک ایسے شخص سے تشبیہ دی جا رہی ہے جو سر اوندھا کیے کسی راستہ پر چل رہا ہے' نہ دائیں دیکھتا ہے اور نہ بائیں' اور نہ سامنے اس کی نظر پڑتی ہے۔ کسی وقت بھی وہ شخص کسی چیز سے ٹکرا کر اپنا حلیہ بگاڑ سکتا ہے' دائیں بائیں کسی گڑھے میں گر کر اپنی ہڈی پسلی تڑوا سکتا ہے۔ ایسے شخص کا منزلِ مقصود تک پہنچنا بعید از امکان ہے' اس شخص کی حالت اس شخص جیسی نہیں ہو سکتی جو جب چلتا ہے تب راستہ دیکھ کر چلتا ہے' راہ میں کوئی گڑھا ہو' کوئی درخت ہو' کوئی اور چیز حائل ہو تو وہ اس سے بچ کر نکل سکتا ہے' ایسے شخص کا اپنی منزل پر پہنچنا یقینی ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ صحیح راہ پر کون گامزن ہے۔ کتنی پیاری' واضح اور دل نشین مثال ہے۔

مذکورہ مثال میں پہلی حالت اس بد بخت کی بیان کی گئی ہے جو سیدھے راستے [یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے] سے بھٹکا ہوا ہے' ہدایت سے محروم ہے' سیدھے لوگوں کے راستے کو چھوڑ کر غلط راستے پر چل نکلا ہے' ایسا شخص ہمیشہ گمراہی میں رہے گا۔ ہاں! اگر توبہ کر لے تو الگ بات ہے۔'' ❶

---

❶ تفسير في ظلال القرآن : جلد نمبر ٦، صفحه نمبر ٣٦٤٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے حیوانات کو پیدا کیا اور ان پر ان کی شہوات کو غالب کر دیا' اور انہیں عقل وشعور سے عاری رکھا' یہی وجہ ہے کہ چوپائے تنہائی میں یا پر رونق جگہ' جہاں انہیں موقع میسر ہو اپنی شہوت کو پورا کر لیتے ہیں' کیونکہ یہ چوپاؤں کی شہوانی طبیعت ہے جو ان پر غالب رکھی گئی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا تو انہیں عقل سے نوازا تاکہ انسان اپنی شہوت کو لگام دے سکے اور اسے اپنے کنٹرول میں رکھے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ انسان نے اپنی فطرتی طبیعت کو بدل ڈالا' وہ بھی خواہشات نفسانی کا اسیر ہو کر چھپ کر اور کھلم کھلا بھی اپنی شہوت کو پورا کرنے لگا' اور صریحاً وہ کام کرنے لگا جنہوں نے اس کی عزت اور دین دونوں کو خراب کر دیا۔ خواہشات نفسانی کا اسیر ہونے کی وجہ سے اس کا درجہ جانوروں سے بھی گر گیا' کیونکہ جانوروں کی طبیعت اور فطرت ہی میں شہوت کا غلبہ رکھا گیا تھا اور وہ اپنی اس طبیعت سے منحرف نہیں ہوئی' لیکن انسان جس کی فطرت میں شہوت کو کنٹرول کرنا رکھا گیا تھا وہ اپنی اس فطرت اور طبیعت سے منحرف ہو گیا۔ لہٰذا یہ جانوروں سے بھی بڑھ کر بد خصلت اور رذیل ثابت ہوا۔

③ بزدلی:

نبی اکرم ﷺ نے بزدلی سے پناہ مانگی ہے' اور ہم بھی اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ کیونکہ بزدلی کی کوئی حیثیت نہیں' یہ انسان کو گھٹیا درجے میں گرا دیتی ہے۔ اگر کوئی ایسا کام ہو جائے جس کی وجہ سے انسان غصے میں آ جائے تو وہ اپنا سارا غصہ کمزوروں پر نکالتا ہے' جبکہ اپنے سے قوی لوگوں کے سامنے یہ بزدل' اور بھیگی بلی کی طرح ہو جاتا ہے' اگرچہ وہ اس کا سارا حق ہضم کر جائیں۔

آخر ایسی کون سی خوبی ہے جو اسے کمزوروں پر شیر بنا دیتی ہے' اور اقتدار والوں اور طاقتوروں کے سامنے یہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

یاد رکھئے کہ وہ بندہ جس کا دِل ایمان اور یقین کی روشنی سے منور ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر غالب ہے' اسے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی پرواہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتی' اس کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھنے والا بندہ جب اس کے سامنے آتا ہے تو وہ خوف سے کانپنے لگتا ہے' اگرچہ [پختہ ایمان والے کے] وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو' حالانکہ یہ مومن بندہ اس کی طرف نرمی اور شفقت سے دیکھتا ہے' یہ سب ایمان کی حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

جبکہ بزدل بندے کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ہر کسی سے خوفزدہ رہتا ہے' ان کی یہ حالت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے ان کے دِلوں میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خوف نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں میں انتہائی شدید خوف پیدا کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ ﴾ [نساء : ١٠٨]

''[خیانت کرنے والے لوگ] انسان سے تو [اپنی خیانت] چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپا سکتے' وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے [جب وہ راتوں کو چھپ کر] باتوں کے مشورے کرتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کھلم کھلا نافرمانی کرتے ہیں' کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دِلوں کو نفاق سے بھر دیا ہے اور ان کو ان کے عمل کے موافق سزا دی ہے۔ چونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے تھے' اب اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دی کہ ہر چیز کا ڈر ان کے دِلوں میں پیدا کر دیا۔ ایسے گناہگاروں اور بے حیائیوں کی حالت اتنی بدتر ہو جاتی ہے کہ روئے زمین پر موجود ہر چیز کا خوف اس کے دِل میں رچ بس جاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر خوفزدہ ہو جاتے ہیں' اپنی نگاہوں میں ان کی اپنی کوئی قدر نہیں رہتی' اپنے آپ کو حقیر سمجھتے ہیں' لوگوں کی نظروں میں بھی ان کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ:

﴿ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴾ [أحزاب : ٦٢]

''اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ رہا ہے ان لوگوں [کے معاملے] میں [بھی] جو پہلے گزر چکے ہیں' اور [اے پیغمبر!] تم اللہ تعالیٰ کے دستور [طریقے] میں کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تبدیلی نہ پاؤ گے''۔

④ اچھے اخلاق سے محرومی:

ابو حامد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یاد رکھئے کہ ''بہترین اور عمدہ عادات کی اصل درج ذیل چار فضائل ہیں:

1. حکمت۔
2. بہادری۔
3. پاکدامنی۔
4. عدل وانصاف۔

باقی عادات اور اخلاق ان مذکورہ چار اخلاق کی فروعات ہیں''۔

وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے عقل سے نوازا ہے اور اس کا دِل ایمان کی روشنی سے منور ہے' کیا وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کہ ناجائز شہوات سے مستفید ہونے والا حکیم' شجاع' پاکدامن یا انصاف پسند ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جس بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکمت عطا کردی جائے اسے خیر کثیر عطا کردی جاتی ہے' پھر ایسا بندہ ناجائز خواہشات کی تکمیل کے لیے کوشاں نہیں ہوتا۔ لہٰذا ناجائز خواہشات کی پیروی کرنے والے شخص میں حکمت اور دانائی نہیں ہوسکتی۔

دوسرے نمبر پر بہادری ہے۔ اس کی اصل بھی حکمت ہی ہے' کیونکہ اگر بہادری حکمت سے خالی ہوگی تو اس کا نقصان اس کے فائدے سے کہیں زیادہ ہوگا۔

پاکدامنی اور انصاف پسندی تو ویسے ہی اس آدمی کو نصیب نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ پکی سچی توبہ نہ کرلے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ناجائز خواہشات کی پیروی کرنے والا' نافرمان بندہ مذکورہ چار بنیادی عاداتِ حسنہ سے خالی ہوتا ہے' تو پھر ضروری ہے کہ اس میں ان عادات کی فروعات عادات بھی نہ ہوں گی۔ سوال یہ ہے کہ یہ بلند عادات اس بندے سے کیسے ختم ہوگئی اور کہاں گئیں؟!! تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ناجائز خواہشاتِ نفس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بگولوں کی نذر ہوگئی۔

⑤ اخلاقی اثرات :

مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''زانی شخص ابتداء ہی میں اخلاقی کمزوریوں کا شکار ہونے لگتا ہے' اور [پھر کچھ ہی عرصے میں اس میں بہت سی] اخلاقی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً بے حیائی' فریب کاری' جھوٹ' بد نیتی' خود غرضی' خواہشات کی غلامی' ضبط نفس کی کمی' خیالات کی آوارگی' طبیعت میں ذواتی اور ہر جائی پن و ناوفاداری۔ یہ سب زنا کے وہ اخلاقی اثرات ہیں جو زانی کے نفس پر مترتب ہوتے ہیں۔ جو شخص ان اخلاقی اثرات کا شکار ہو جاتا ہے اس کی نہ صرف صنفی زندگی متاثر ہوتی ہے بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی طرف سے یہی ہدیہ جماعت کو پہنچتا ہے''۔

6- دنیوی اور معاشرتی نقصانات

نافرمان لوگوں کا معاملہ بھی کتنا عجیب ہے!! یہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں' اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی آسائشوں اور نعمتوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ ہر کام میں شیطان مردود کی پیروی کرتے ہیں' اس کے باوجود ربّ رحمان کی خصوصی عنایت کی امید رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی شرمگاہیں اور اجسام حرام کاری' فحاشی میں لتھڑے پڑے ہیں' اس کے باوجود یہ اللہ تعالیٰ سے اپنے بیٹوں' اور اولاد کی حفاظت کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اے نافرمان لوگو! ذرا ایک لمحے کے لئے اپنے آپ سے سوال کروں کہ تمہاری زندگی میں غم اور پریشانیاں کہاں سے آئیں؟!! غریبی اور محتاجی تمہارا مقدر کیوں بنی؟!! تم اپنے نفسوں سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ تم پر بھلائی کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نازل نہیں ہوتی؟!! زلزلے کیوں آتے ہیں؟!! قحط کیوں پڑتے ہیں؟!! ٹڈیاں اور کیڑے مکوڑے کھیتیوں کو کیوں ہلاک کرتے ہیں؟!! رزق کی تنگی کا سامنا کیوں کرنا پڑتا ہے؟!!

یہ سب ایسے سوال ہیں جنہیں نافرمان لوگ نظرانداز کیے ہوئے ہیں' حالانکہ ان سوالوں کے جواب پہلے پہر کے سورج کی روشنی سے بھی زیادہ واضح اور ہر کسی کے سامنے پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن نافرمان لوگ ان سے چشم پوشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ذیل میں چند ایک نقصانات کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

① رزق سے محرومی:

یہ مشاہداتی بات ہے اور خود نافرمان لوگوں کو بھی اس کا علم ہے کہ زناکار اور بے حیائی کا ارتکاب کرنے والے لوگ عمومی طور پر فقراء میں شمار کیے جاتے ہیں' تاریخ اور واقعات اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ پہلے یہ لوگ بہت امیر اور غنی تھے لیکن جب زناکاری' فحاشی اور بے حیائی کے مرتکب ہو گئے تب اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے حالات کو بدل کر رکھ دیا اور روئے زمین پر یہ فقیر بن کر رہ گئے۔ بعض لوگوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ان فحاشی کے کاموں کا شکار ہونے کے باوجود امیر ہیں تو ایسے لوگوں کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلایا ہے کہ انہیں رزق کیوں کردیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ۝ ﴾ [أحقاف : ٢٠]

''[قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:] تم اپنی دُنیا کی زندگی میں اپنے [حصے کے] مزے اڑا چکے اور ان سے خاطر خواہ فائدہ [بھی] اٹھا چکے' پس آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا' بوجہ اس کے کہ تم زمین میں بغیر کسی حق کے گھمنڈ کیا کرتے تھے اور بوجہ اس کے کہ تم نافرمانیاں کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے''۔

فحاشی اور عریانی کا شکار ہونے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ صرف بعض لوگوں کو رزق سے نوازیں گے جبکہ اصل قاعدہ یہی ہے کہ جو کوئی گناہ کا ارتکاب کرے گا' رب کی نافرمانی کا شکار ہوگا' اس کا رزق اس پر تنگ کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾ [طلاق : ۲، ۳]

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے [مشکلات سے] نکلنے کا راستہ نکال دے گا' اور اس کو وہاں سے روزی پہنچائے گا جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہ تھا''۔

مذکورہ آیت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی فرمانبرداری انسان کو محتاجی اور فقیری سے بچانے والی ہے۔ اس کا مفہومِ مخالف یہ نکلے گا کہ نافرمانی' رزق میں تنگی اور اس کی محرومی کا باعث بنتی ہے۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ ....)) ❶

''جب آدمی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تب اس گناہ کے سبب اس کو رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے.....''۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ رَوْحَ نَفَثَ فِي رَوْعِي أَنَّهُ لَنْ تَمُوْتَ نَفْسٌ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ أَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، فَإِنَّهُ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ)) ❷

---

❶ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے المسند (۲۲۳۳۷).

❷ یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے تخریج أحادیث مشكلة الفقر و كيف عالجها الإسلام،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۱۵)

www.KitaboSunnat.com

''بے شک روح قدس [حضرت جبریل علیہ السلام] نے [اللہ تعالیٰ کے حکم سے] میرے دِل میں یہ خیال ڈالا ہے کہ کوئی بھی جان اپنا [مقررہ] رزق حاصل کیے بغیر نہیں مرے گی' لہٰذا تم تقویٰ اختیار کرو اور اچھے طریقے سے روزی کمانے کی کوشش کرو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کو اس کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا''۔

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ہر طرح کی عنایت اور رزق سے محروم کر دیتے ہیں۔ رزق اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت کو دوبارہ حاصل کرنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ بندہ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے۔

② عذاب اور ہلاکت کا سامنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ﴾ [عنکبوت : ۴۰]

''آخر کار ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ [کی سزا] میں پکڑ لیا' پھر ان میں سے کسی پر تو ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی' کسی کو چنگھاڑ نے آ لیا' کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کسی کو ہم نے [پانی میں] غرق کر دیا' اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا' مگر وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے''۔

مذکورہ آیت میں اُن گذشتہ امتوں کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو گناہ اور بے حیائی کی طرف مائل ہوئیں' پھر اسی پر جم گئیں' اللہ تعالیٰ کی شریعت کی تکذیب کی' پھر اس تکذیب ہی کو اپنا نصب العین بنا لیا' لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں دُنیا میں عذاب سے دو چار کیا' جبکہ آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ سخت اور برا ہے۔ یہی حالت آج کل کے نافرمانوں کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے۔ نہ جانے کیوں وہ سابقہ قوموں کے انجام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ سابقہ قوموں کو دُنیا اور آخرت میں جس رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اگر اس کا سبب نافرمانی اور گناہ پرستی نہیں تھا تو پھر کیا تھا؟!!

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وہ کون سی چیز تھی جس نے حضرت عاد علیہ السلام کی قوم پر ایسی ہوا مسلط کر دی جس کی وجہ سے وہ زمین پر ایسے مردہ پڑے تھے جیسے جڑ سے کٹی ہوئی کھجور کے تنے ہیں' اس ہوا نے ان کے گھروں' کھیتیوں اور جانوروں تک کو ہلاک کر کے رکھ دیا اور وہ قیامت تک کے لوگوں کے لیے سامانِ عبرت بن کر رہ گئے؟!! آخر وہ کیا سبب اور کیا وجہ تھی جس کی خاطر حضرت لوط علیہ السلام کی بستی کو اتنی بلندی پر لے جایا گیا کہ آسمانِ دُنیا کے فرشتوں نے بھی ان کے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی۔ پھر اس بستی کو الٹا کر کے واپس زمین پر پٹخ دیا گیا' صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس کے بعد ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی اور بھی کئی عذاب آئے ایسے عذاب پہلے کسی قوم پر نہ آئے تھے' آخر ان پر کیوں آئے؟!!''[1]

اس کے علاوہ کئی دوسری قوموں پر بھی عذاب آئے ان سب کا سبب کبیرہ گناہ تھے' جنہوں نے ان امتوں کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَاصِي فِي أُمَّتِي عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ ...))[2]

''جب میری امت میں گناہوں کی کثرت ہو جائے گی' لوگ کھلم کھلا گناہوں

---

1. الداء والدواء: صفحه نمبر ٦٦.
2. سلسلة الأحاديث الصحيحة (نمبر ١٣٧٢) المسند (نمبر ٢٦٤٧٥)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا ارتکاب کرنے لگیں گے، تب اللہ تعالیٰ بھی ان پر مختلف قسم کے عذابوں کی بارش کردے گا [خطرناک بیماریاں عام پھیل جائیں گی]''۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا ظَهَرَ الرِّبَا وَالزِّنَا فِيُ قَرُيَةٍ فَقَدُ أَحَلُّوا بِأَنُفُسِهِمُ عَذَابَ اللّٰهِ ...))[1]

''جب کسی بستی میں سودی کاروبار اور زناکاری عام ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر اللہ کے عذاب کو دعوت دی ہے''۔

③ فساد کا پھیل جانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ﴾ [روم : ٤١]

''فساد [خرابی] پھیل پڑی ہے خشکی، اور تری میں لوگوں کے بُرے اعمال سے، اور اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ مزا چکھائے [اللہ] ان کو ان کے بعض اعمال کا تاکہ وہ [ایسی حرکتوں سے] باز آ جائیں''۔

شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''زمین اور سمندر میں ظاہر ہونے والے فساد سے مراد ان کی معیشت کی خرابی، اس کا تباہ و برباد ہونا، اور آفاتِ آسمانی کا نازل ہونا ہے، اسی طرح وہ جن بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ بھی اسی فساد کے زمرے میں آتا ہے، اور ان سب کا سبب انسان کے اپنے ہاتھوں سے کئے گئے برے اعمال ہیں۔

---

[1] شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن درجے کا کہا ہے۔ دیکھئے غاية المرام في تحريج أحاديث الحلال والحرام، حديث نمبر (٣٤٤).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا ﴾ تاکہ یہ نافرمان اور گناہگار لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بُرے اعمال کا بدلہ ضرور دے گا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں ان کے سامنے پہلے لوگوں کی مثالیں بھی ذکر کر دیں تاکہ یہ ان سے عبرت حاصل کر سکیں اور اپنے احوال اور معاملات کی درستگی کر سکیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ وہ انسان کو [اس کے بُرے اعمال کی وجہ سے] آزمائش میں مبتلا کرتا ہے' اگر وہ انسان کے تمام بُرے اعمال کا بدلہ انہیں دُنیا ہی میں دے دیتا تو اس وقت دُنیا میں کوئی چوپایہ زندہ نہ ہوتا''[1]

آج ہماری حالت یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک میں فحاشی' اور بے حیائی کا سیلاب اور فساد [بڑی تیزی کے ساتھ] پھیل رہا ہے' گھروں بازاروں' اور گلی محلوں میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط عام ہو چکا ہے۔ جھوٹی محبت اور چاہت کی کہانیاں پروان چڑھ رہی ہیں۔ یہ سب بدترین فساد ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ جگہ جگہ شیطان کی آواز [گانے' بجانے' ساز وغیرہ] سنائی دے رہی ہے' اس آواز نے ہماری نوجوان نسل کے دِلوں سے ایمان کو کھینچ لیا ہے۔ اسی طرح گھٹیا اور بے ہودہ قسم کی ویڈیو دکھا کر ان کے جذبات کو برانگیختہ کیا جا رہا ہے' ان کو مردانگی ضائع کروا کے ہیجڑوں کی صف میں کھڑا کیا جا رہا ہے۔

گلی محلوں میں سینما گھر عام ہو چکے ہیں' جگہ جگہ پر لوگ بیٹھے ان ویڈیو کا نظارہ کر رہے ہیں' اجنبی نوجوان مرد اور غیر محرم عورتیں سینما گھر کی ایک چھت کے نیچے اندھیرے کمرے میں بیٹھے سکرین پر آنے والے گندے مناظر کو دیکھتے ہیں جن سے ان میں بھی جانوروں کی سی صفات پیدا ہو جاتی ہیں' اور اجنبی مرد اور عورتیں بے حیائی میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا مِنْهُ.

---

[1] تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان (۹۲۱)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

④ طاعون، بھوک اور موت کا سامنا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ [ایک مرتبہ] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ! خَمسٌ إِذَا ابْتُلِيتُم بِهِنَّ، وَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوْا بِهَا إِلَّا فَشَافِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا ....))❶

''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ باتیں ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو اور میں اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان میں مبتلا ہو، جب کسی قوم میں علانیہ فسق و فجور ہوتا ہے [جیسے زنا، شراب وغیرہ] تو ان میں طاعون آتا ہے [یعنی وباء] قحط اترتا ہے، اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کہ پہلے لوگوں میں وہ بیماریاں کبھی نہیں ہوئی تھیں''۔

سنن ابن ماجہ کے حاشیہ نگار امام سندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ: أَيْ الزِّنَا))❷

''فسق و فجور اور فحاشی سے مراد ''زنا کاری'' ہے''۔

ان مذکورہ بیماریوں کے علاوہ بھی انسان جن جنسی بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے، وہ بھی کوئی ڈھکی چھپی نہیں۔ ہم میں سے اکثر لوگوں نے آہستہ آہستہ جسم میں سرایت کرنے والی جان لیوا بیماری ایڈز (*AIDS*) کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور دیکھا سنا ہوگا، یہ بیماری انسان کو گوشہ نشینی اور تنہائی پر مجبور کر دیتی ہے، یہاں تک کہ اسی تنہائی کے عالم میں انسان کو

---

❶ ابن ماجه: كتاب الفتن، باب العقوبات، حديث نمبر (٤٠١٩).
شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ دیکھئے الصحيحة (١٠٦).

❷ سنن ابن ماجه بحاشيه السندى: جلد نمبر ٤، صفحه نمبر ٣٦٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موت آ جاتی ہے' یا وہ بستر کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کے قریبی دوست تک اس کے پاس آنا گوارہ نہیں کرتے' بلکہ جس چیز کو یہ شخص ہاتھ لگاتا ہے لوگ اس چیز کو ہی جلا دیتے ہیں کہ کہیں اس چیز کے استعمال سے ہم بھی اس مرض میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ فحاشی' بے حیائی اور ان جیسی دوسری چیزوں سے انسان .... ہم نے اکثر و بیشتر اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ چھوٹی چھوٹی عمر تک کے لوگ بدکاری' فحاشی' بے حیائی اور اس مذکورہ ذیل وعید کے مستحق ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((وَمَا ظَهَرَتْ فَاحِشَةٌ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ - عَزَّوَجَلَّ - عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ))۔[1]

''جب کسی قوم میں بے حیائی [زنا کاری] عام ہو جاتی ہے' تب اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب یعنی موت نازل کر دیتا ہے''۔

بے حیائی کی وجہ سے لوگوں پر طاعون کی بیماری پھیل جاتی ہے' لوگ بھوک کا شکار ہو جاتے ہیں' سخت ترین موت کے پنجے میں آ جاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بے حیائی کی وجہ سے انسان کی زندگی جلد ہی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

⑤ نسلِ انسانی کا خاتمہ:

جب آدمی آدمیوں پر اور عورتیں عورتوں پر کفایت کرنے لگیں تو ازدواجی معاملات یعنی شرعی شادیوں سے انسان کا تعلق ختم ہو جاتا ہے' اور نسل بھی آہستہ آہستہ ختم ہوتی ہوئی [مکمل طور پر] ہلاکت کی لپیٹ میں آ سکتی ہے۔

اسی طرح جب مرد غیر محرم عورتوں کے ساتھ اور عورتیں اجنبی مردوں کے ساتھ غیر شرعی تعلقات اُستوار کر لیں' تب اس سے بھی انسان کی نسل ختم ہونا شروع ہو

---

[1] السنن الكبرى للبيهقي: كتاب صلاة الاستسقاء، باب الخروج من المظالم والتقرب الى الله تعالى باصدقة، نمبر (٦٣٩٨).
شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھئے الصحیحة، نمبر (١٠٧)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب ایک مرد اور عورت کے ناجائز تعلقات ہوں گے اور مرد عورت سے مباشرت اور مجامعت کرے گا' تب عورت حمل کی رسوائی کے ڈر سے حمل کو ضائع کر دے گی اور اور اس طرح انسان کی نسل آگے نہیں چلے گی۔

جیسے فحاشی نسل کے ختم ہونے کا سبب بنتی ہے' ویسے ہی اس سے بہت زیادہ رسوا کن بیماریاں بھی پھیل جاتی ہیں' جن سے انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کئی مصائب کا شکار ہو جاتا ہے۔ مثلاً رزق میں تنگی' معیشت کا بالکل تباہ و برباد ہو جانا وغیرہ۔

اس طرح جہاں پر فحاشی اور بے حیائی عام ہو جائے وہاں پر کبھی سیلاب اللہ تعالیٰ کا عذاب بن کر آتے ہیں جو چوپاؤں کو اور تیار شدہ کھیتیوں کو تباہ کر کے سامانِ عبرت بنا دیتے ہیں۔ اور کبھی زلزلے ان خواہشات کے اسیروں کے گھروں کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں۔ ہم اکثر و بیشتر اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ فلاں جگہ سمندر کی موجوں میں تلاطم برپا ہوا اور اتنے لوگ لقمۂ اجل بن گئے' فلاں جگہ پر زلزلہ آیا اور سینکڑوں' ہزاروں کی تعداد میں لوگ مر گئے۔ [نعوذ باللہ من ذلک۔]

⑥ کثرتِ جرائم:

ڈاکٹر فضل الٰہی ﷾ فرماتے ہیں:

''جنسی خواہشات کو کھلم کھلا چھوڑ دینے کی وجہ سے جرائم کی شرح میں تیزی کے ساتھ تبدیلی ہو رہی ہے' اس کی شرح روز بروز بڑھ رہی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ زنا کے عام ہو جانے کی وجہ سے حرام کی اولاد بھی زیادہ ہو گئی ہے' پھر ان [حرام کے] بچوں کو ماں باپ کی محبت اور شفقت بھی نہیں ملتی' جبکہ بچے محبت اور شفقت کے انتہائی محتاج ہوتے ہیں۔ جب انہیں یہ نہیں ملتی تو وہ احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کے دِل میں یہ خیال راسخ ہو جاتا ہے کہ معاشرہ نے انہیں شفقت سے محروم رکھا ہے' لہٰذا معاشرہ کی نفرت ان کے دِلوں میں جگہ پکڑ لیتی ہے اور وہ تہیہ کر لیتے ہیں کہ معاشرے والوں سے انتقام لیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گے۔ جب یہ بچے بڑے ہوتے ہیں تو لوگوں کی عزتوں کو خراب کرتے ہیں، زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، لوگوں کے مال چھینتے ہیں اور لوگوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ یہ سب زنا کاری کی پیداوار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ زنا کاری خود بہت سے جرائم کا سبب بنتی ہے۔ مثلاً بعض لوگ صرف اس وجہ سے چوری کرتے ہیں، تا کہ چوری کیے ہوئے مال سے فاحشہ اور بے حیا عورت کا قرب حاصل کیا جائے اور مقاصدِ بد پورے کیے جائیں۔ اس طرح بے حیائی کا ارتکاب کرنے کے لیے کتنی ہی جانوں کا ضیاع کرنا پڑتا ہے!!!

جب زنا کاری کی کھلم کھلی اجازت مل جائے یا زنا کاری عام ہو جائے تو ہر نوجوان یہ کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی خوبصورت نوجوان لڑکی کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرے، پھر وہ اپنے اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہر جائز و ناجائز ذرائع کو بروئے کار لاتا ہے، اور اس سلسلے میں وہ کسی قانون اور اخلاق کی پرواہ نہیں کرتا۔

جن معاشروں میں زنا کی بیماری پھیل گئی ہے وہاں پر لڑکیوں کا ریپ معمولی بات سمجھی جانے لگی ہے، ہر روز اخبارات پر لڑکیوں سے زیادتی کی خبریں چھپتی ہیں اور عام خطبات اور جلسہ گاہوں میں اس چیز کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ امریکی وزارتِ عدل کی طرف سے ۱۹۷۷ء کے دوران ہونے والے جرائم کی شائع ہونے والی ایک رپورٹ یوں تھی:

> ''متحدہ امریکہ امارات میں ہر آٹھ منٹ میں ایک لڑکی کا ریپ کیا جاتا ہے، اور ۱۹۷۷ء میں ایک سال کے اندر ۶۳۰۲۲ ریپ ہوئے ہیں''۔ [1]

اب تو وہاں پر زیادتیوں کی شرح پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

اگر اتنے واقعات کی بجائے اس قسم کا ایک واقعہ ہی رونما ہو جائے تو وہ ان جنسی خرافات کی قباحت کے لیے کافی ہے۔ ایسے واقعات سے عقل مند لوگوں کے سوا کون عبرت حاصل کر سکتا ہے؟!!

---

[1] التدابير الواقية من الزنا، صفحہ نمبر ۷۸، ۷۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

7- جانی نقصانات

اللہ کا نیک بندہ:

جو بندہ اپنی بری خواہشات کی پیروی کرتا ہے وہ لازماً جانی نقصانات میں مبتلا ہو جاتا ہے' اور جو بندہ ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے وہ روئے زمین پر سب سے زیادہ خوش بخت گردانا جاتا ہے۔ ایسے بندے پر اگرچہ دُنیا تنگ ہو جائے' دوست احباب اسے چھوڑ جائیں' مشکلات اسے گھیر لیں' اس کے باوجود وہ اللہ کی فرمانبرداری میں رہتے ہوئے سکون محسوس کرتا ہے' سینے میں کشادگی رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کی محبت اسے لرزا دینے والی اور تھکا دینے والی تمام تکالیف سے دور رکھتی ہے۔

ایسے ہی بندے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ [نحل : ٩٧]

حقیقت میں یہی زندگی انسان کے لیے پاکیزہ زندگی ہے' اگرچہ اس میں انسان کو بہت سی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے' لیکن مؤمن بندہ ان مشکلات کا سامنا ہنستے ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کرتا ہے' اس سے اسے خوشی اور سرور پہنچتا ہے۔ یہ بندہ کسی چیز کے نہ ملنے پر غمگین نہیں ہوتا اور اگر کوئی چیز مل جائے تو فخر نہیں کرتا' بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔

گمراہ آدمی:

جبکہ دوسرا بندہ جو سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے' ظاہری اسباب پر اعتماد کرتا ہے' غلط راستوں میں سرگرداں گھومتا ہے' وہ ہر بھلائی سے محروم رہتا ہے' ہر شر اس کے پاس جمع ہو جاتا ہے' وہ ہمیشہ کے لیے غموں اور پریشانیوں کے وسیع بیان میں گم ہو جاتا ہے' ایمان کی مٹھاس اس سے چھین لی جاتی ہے' ہر وقت مدہوش سا رہتا ہے۔

اس نافرمان بندے کے چہرے پر سیاہی پھیل جاتی ہے' ایمان کی روشنی ختم ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے' اس کی حالت کھلونے کی سی ہو جاتی ہے جو خود بخود حرکت نہیں کر سکتا۔ ہمیشہ متردد رہتا ہے' اسے اپنے آپ پر اعتماد نہیں رہتا' ہر معاملے میں تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے:

﴿ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ سَبِيْلًا ﴾ [النساء : ١٤٣]

''جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا''۔

اس مذکورہ آیت کا مصداق بن جاتا ہے۔ بسا اوقات وہ بندہ اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے اور یہی انسان کی سب سے بڑی ہلاکت ہے۔ اس کی زندگی کا کوئی خاص مقصد نہیں ہوتا جس کے لیے وہ جی رہا ہو' عجیب سی اضطراری کیفیت اس پر چھائی رہتی ہے۔ وہ زندگی کی مشکلات و مصائب کا سامنا عقل مندی اور صبر سے کرنے کی طاقت نہیں رکھتا' ہر وقت بے صبری اور پریشانی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

ایسے بندے کو چاہئے کہ فوراً اپنا علاج کرے وگرنہ اگر اسی حالت میں اسے موت آ گئی تو اس کے لیے جہنم کی آگ یقینی ہو جائے گی۔

8- خاندانی نقصانات

اگر ہم کسی بھی اسلامی معاشرے میں پیدا ہونے والے فساد کو باریک بینی سے دیکھیں اور اس کا بغور مطالعہ کریں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس فساد کو پیدا کرنے والے' اس کو کھڑا کرنے والے اور اس کے پھیلاؤ میں مدد کرنے والے وہ لوگ ہیں جو یا تو خاندان اور کنبے کے سردار اور حاکم سمجھے جاتے ہیں یا پھر اس مسخ شدہ اور اسلامی تعلیمات سے خالی کنبے کے بیٹے ہیں جن کی تربیت اور اصلاح صحیح طریقے سے نہیں کی گئی۔

یعنی فساد کی جڑ یا تو باپ ہے جس نے خود اپنے آپ کو اور اپنی رعایا کو بھی تباہ و برباد کر دیا یا پھر فساد کی جڑ بیٹا یا بیٹی ہے جو برائیوں اور نافرمانیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔

یہ دونوں برائی اور شر کے جڑ ہیں اور یہ برائی اور شر بہت سے اسلامی ممالک میں پھیل چکا ہے جس طرح کی روشنی میں لکھی جانے والی...

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شہوت کا غلبہ ہے۔ان افراد میں کسی قسم کے کوئی رقابت تک نہیں' نہ ہی ان میں ایمانی تعلق باقی رہا ہے اسلامی تربیت غیرت ویسے ہی ختم ہو چکی ہے۔اس کے علاوہ بھی خاندان میں کئی برائیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس گھر میں بھی بے حیائی عام ہو جائے اس گھر کی عزت' وقار' شہرت اور نظام سب کچھ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔اس کے علاوہ بھی وہ گھر کئی مصائب کا شکار ہو جاتا ہے۔ ذیل میں چند ایک نقصانات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

① جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے:

کیا زانی اور بدکار بندہ یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مہلت دیں گے کہ وہ لوگوں کی عزتوں کو تو خراب کرتا رہے اور خود اس کی اپنی عزت محفوظ رہے۔ یاد رکھئے! جو بندہ بھی لوگوں کے گھروں کی عزت کو پامال کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے عبرت کا نشان بنا دیتے ہیں' یا پھر اس کے اپنے گھر کی عزت کو رسوا کر دیتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تم پاکدامنی اختیار کرو' اس سے تمہاری عورتیں بھی پاکدامن رہیں گی اور ہر ایسے کام سے بچو جو مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ اور یہ یاد رکھو کہ زنا قرض کی طرح ہے' اگر تم کسی کے گھر والوں سے اس کے مرتکب ہو گے تو کل کو اس قرض کو ادا کرنے کے لیے کوئی دوسرا شخص تمہارے گھر کی عزت پر حملہ کرے گا'' ❶

''جو کوئی زنا کاری کرتا ہے اس کے [اہل کے] ساتھ بھی بدکاری کی جاتی ہے' اگرچہ [اہل کے ساتھ نہ ہو سکے تو اس کی] دیوار کے ساتھ ہو سکتی ہے [کیونکہ یہ ایک قرض ہے جس کی ادائیگی ہوتی ہے]۔ اے انسان! اگر تجھ میں عقل وفہم کا کچھ مادہ باقی ہے تو اس نصیحت کو قبول کر'' ❷

---

❶ دیوان الإمام الشافعي: صفحه نمبر ۹۷. ❷ ایضًا.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر ہم ان رُسوا کن واقعات کا احاطہ کرنے کی کوشش کریں جنہوں نے لوگوں کے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور بڑے بڑے لوگوں کی گردنوں کو جھکنے پر مجبور کر دیا ہے تو کلام طوالت پکڑ جائے گا' اس لیے میں صرف ایک واقعہ کی طرف اشارہ کیے دیتا ہوں:

''ایک اچھی عادات واخلاق کا مالک شخص مغربی ممالک کی طرف چلا گیا' جب وہاں سے واپس آیا تو وہ بالکل بدل چکا تھا۔ بے حیائی اور برائی کا عادی ہو چکا تھا۔ اپنی بیوی کو بے پردگی سے نہیں روکتا تھا۔ اس کے ساتھی نے اس بات پر اس سے جھگڑا کیا' لیکن وہ اپنے ساتھی کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرتا رہا۔ آخر کار اس کے دوست نے پوچھا: تو کافی عرصہ ایک ایسی قوم میں رہا ہے جن کے مردوں اور عورتوں میں پردہ نام کی کوئی چیز نہیں۔ کیا اتنا عرصہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ تیرے دِل میں کسی عورت کی حرمت کو پامال کرنے کا خیال آیا اور پھر تم نے اپنے اس مقصد کو پا لیا ہو؟!! اس نے جواب دیا کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے' لیکن تمہارے پوچھنے کا مقصد کیا ہے؟ تب سائل دوست نے کہا مجھے ڈر اور خدشہ لاحق ہو گیا ہے کہ جس طرح تو نے لوگوں کی عزتوں کا مذاق اڑایا ہے' انہیں پامال کیا ہے' بعینہٖ تیری عزت کو کوئی پامال کر دے..... اس آدمی نے اپنے دوست کی نصیحتوں پر کچھ توجہ نہ دی' ایک کان سے سنا' دوسرے سے نکال دیا' اپنی بیوی کی لگام کو کھلا چھوڑے رکھا' وہ جہاں چاہتی' آتی' جاتی۔ جس سے چاہتی' باتیں کرتی۔ آخر کار اس کی بیوی اس آدمی ہی کے ایک دوست کے ساتھ ایک فلیٹ میں نازیبہ حالت میں پکڑی گئی''۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ:

﴿ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴾ [حم السجدة : ٤٦]

''اور تیرا رب بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ تو صرف ایک واقعے کی طرف اشارہ تھا' وگرنہ ایسی رسوائیوں کے واقعات بہت زیادہ ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ دُنیا اور آخرت میں ہماری پردہ پوشی کرے۔ [آمین]

② اولاد کا ضیاع:

جب انسانوں کی بستی میں بے حیائی' فحاشی' عریانی عام ہو جائے یا مردوں اور عورتوں میں ناجائز تعلقات پیدا ہو جائیں تب اولاد کا ضیاع بھی ہوتا ہے۔ ذیل میں میں اپنی آنکھوں دیکھا واقعہ پیش کر رہا ہوں۔

ایک دِن میں اپنے کسی کام سے ایک سڑک پر چل رہا تھا۔ سڑک حسبِ معمول لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ راستے میں ایک جگہ میں نے لوگوں کا ہجوم معمول سے کچھ زیادہ دیکھا۔ میں نے سمجھا شاید کوئی حادثہ ہو گیا ہو یا کچھ لوگ آپس میں لڑ پڑے ہوں۔ جب میں آگے ہوا تو میں نے دیکھا کہ لوگ سپاہیوں کی گاڑی کے پاس ہی دائرے کی شکل میں کھڑے ہیں۔ سپاہیوں کی کار کے پاس ایک دوسری کار تھی' اس دوسری کار سے دو نوجوان مرد اور دو نوجوان لڑکیاں اتریں۔ معاملہ کچھ یوں تھا کہ ان دو لڑکوں نے لڑکیوں سے اسی جگہ ملنے کا وعدہ کیا تھا' وہ جگہ درختوں سے بھری ہوئی تھی' اس جگہ سے کوئی گزرتا نہیں تھا' یہ سڑک سے تھوڑا سا ہٹ کر تھی' اس جگہ اندھیرا تھا اور وقت بھی رات کے تقریباً دس بجے کا تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ سپاہیوں نے جب ان نوجوانوں کو رات کے وقت مشکوک حالت میں جاتے ہوئے دیکھا تو اپنی کار پر ان کا تعاقب کیا۔ انہوں نے یہاں آ کر پناہ لی اور اس کو محفوظ ٹھکانہ سمجھا' لیکن سپاہیوں نے انہیں موقع ہی پر پکڑ لیا' اور انہیں تھانے لے گئے اور ان کے لواحقین کو اطلاع کر دی' تاکہ وہ بھی آ کر دیکھیں کہ انہوں نے اپنی اولاد کی تربیت کیسی کی ہے؟!! اور پھر اولاد نے اپنے والدین کا نام کیسا روشن کیا؟!!

اس کا اصل سبب یہ ہے کہ ہم من حیث القوم شیطان کے پیروکار بن چکے ہیں' جس کی وجہ سے ہر جگہ ہمیں ذلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی طرح ہم عیسائیوں اور یہودیوں کے طرزِ معاشرہ کو ترجیح دینے لگے ہیں جس کی وجہ سے ہم ہلاکت اور تباہی کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرف ترقی کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنی نوجوان نسل کی لگام کھلی چھوڑی رکھی ہے جس کی وجہ سے ان کی حالت اتنی زیادہ خراب ہوگئی ہے کہ بیان نہیں کی جاسکتی۔

۳ ندامت کے آنسو:

ہمارے شیخ فاضل سعد الجری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الأعمال بالخواتیم'' میں ایسا ہی ایک رسوا کن واقعہ ذکر کیا ہے جسے پڑھ کر دِل خون کے آنسو روتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''مجھے ایک اللہ والے' ثقہ بندے نے بتلایا کہ اس کا ایک دوست بہت رویا کرتا تھا اور بغیر کسی وجہ کے رونا شروع کر دیا کرتا تھا۔ کئی مرتبہ اس پر یہ حالت طاری ہوئی' کوئی بندہ اس سے سوال کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا' کیونکہ یہ معاملہ اس کے ساتھ خاص تھا' یعنی صرف اسے ہی رونے کا اصل سبب پتہ تھا اور ہم اس سے اس ڈر سے سوال نہیں کرتے تھے کہ کہیں وہ زیادہ غمگین اور پریشان نہ ہو جائے۔ کئی دِن گزر گئے' لیکن آدمی کے غم اور پریشانی میں کوئی فرق نہ آیا' بلکہ وہ زیادہ غمناک رہنے لگا۔ آخر میں نے ارادہ کر لیا کہ اس سے ضرور پوچھوں گا کہ رونے کا کیا سبب ہے' ہوسکتا ہے کہ میں اس کے کچھ کام آسکوں یا پھر اس کی پریشانی کو حسبِ استطاعت کم کرسکوں۔

ایک دِن مجھے موقع مل گیا' میں نے اسے کہا: میرے بھائی! میں دیکھتا ہوں کہ تم بہت زیادہ روتے ہو' آخر رونے کی کیا وجہ ہے؟!! اس نے بتلایا کہ میری پریشانی کا اصل سبب ایک قصہ ہے جس سے میرا دِل ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے اور میں پسینے میں بھیگ جاتا ہوں۔ مجھے اس کی یہ باتیں سن کر تعجب ہوا اور میرا اشتیاق مزید بڑھ گیا۔ میں نے اسے کہا کہ تم مجھے وہ قصہ سناؤ ہو سکتا ہے کہ میں تیری پریشانی کو کم کرسکوں اور تمہارا دکھ بانٹ سکوں۔

اس نے نہایت شرمساری کے ساتھ واقعہ سنانا شروع کیا اور جونہی اس نے واقعہ شروع کیا' اس کا چہرہ پسینے میں شرابور ہوگیا۔ اس نے بتلایا:

میرا ایک بڑا دوست تھا جس کے ساتھ کام کرتا تھا۔ ایک دِن مجھے کسی نے آ کر بتایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے اپنے ساتھ لے گیا۔ اس کی ایک سہیلی تھی جس کے ساتھ وہ پیار محبت کے وعدے کرتا تھا' اسے اپنے ساتھ باہر لے جاتا تھا' پھر واپس اس کے گھر چھوڑ آتا تھا۔ چونکہ یہ پڑھائی اور مدرسے کا زمانہ تھا اس لئے کسی کو علم نہ ہوا۔ ایک دِن میں نے اپنے دوست سے کہا کہ وہ اس لڑکی کو ایسی جگہ لے کر آئے جہاں کوئی نہ ہو۔ لہٰذا وہ اس شیطانی وعدے کے مطابق اسے لے آیا اور جب وہ لڑکی سوار ہو کر اس کے ساتھ آنے لگی تو اسے ایک چھوٹے سے لڑکے نے دیکھ لیا۔ اس عورت نے اس بچے کو ڈرایا دھمکایا کہ کسی کو میری خبر نہ کرے۔ پھر وہ میرے دوست کے ساتھ آ گئی۔ میں مقررہ جگہ پر کھڑا شدت سے ان کا انتظار کر رہا تھا' تاکہ ان دونوں کے ساتھ میں بھی جرم میں شامل ہو سکوں۔ لیکن وہ میری طرف آنے کی بجائے ایک گنبد نما مکان کی چھت کے نیچے چلے گئے۔ اس کی تعمیر بھی مکمل نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے کار کا اگلا حصہ عمارت کے اندر کر لیا اور کار کی ہیڈ لائٹس بند نہ کیں۔ اچانک قسمت نے ایسا پلٹا کھایا کہ عورت پر غشی طاری ہو گئی اور وہ وہیں مر گئی۔ پھر اسی وقت مرد کے سر میں شدید قسم کی درد شروع ہو گئی' وہ اٹھا اور اپنی گاڑی تک پہنچا' لیکن چلنے کی سکت ختم ہو گئی اور وہ بھی گر گیا۔ اس پر بھی غشی طاری ہو گئی' وہ بھی مر گیا۔

آناً فاناً یہ خبر لوگوں کے درمیان پھیل گئی۔ خوش حال اور روشن خیالی کا نعرہ لگانے والے لوگوں نے دیکھا کہ وہ مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کے غصے اور ناراضگی کو سینے سے لگائے اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔

اب سوچیے! کہ وہ دونوں اپنے ربّ کو کیا جواب دیں گے جب ان کا ربّ ان کے اس بُرے کام کا سوال کرے گا؟!!

یہ سب وارثوں اور سرپرستوں کی نااہلی کا نتیجہ ہے' کیونکہ انہوں نے اپنی بچی کی حفاظت کا کوئی خاص اہتمام نہ کیا' اسے باہر آنے جانے کی کھلی چھٹی دے دی تھی۔ شادی کی عمر کو پہنچنے کے باوجود اس کی شادی کرنے میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سستی کا مظاہرہ کیا۔ جنسی شہوات کو برانگیختہ کرنے والی چیزوں [فلموں' کیبل' انٹرنیٹ وغیرہ] سے اسے منع نہ کیا۔

اب اپنی انہیں کی وکوتاہیوں کا بدلہ اٹھا رہے ہیں۔ دُنیا میں کسی کے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہیں رہے۔ ساری عمر کا روگ دِلوں کو لگا لیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا علیحدہ ملے گی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا سرپرست اور والدین اپنی اولاد کو صحیح معنوں میں تربیت کر رہے ہیں' ان کے حقوق کا خیال رکھ رہے ہیں' تاکہ ان کی اولاد اور مسلمانوں کی عزتیں محفوظ رہ سکیں؟!!''

④ سکون کا خاتمہ اور فساد:

اچھی اور پاکیزہ زندگی گزارنے کے لیے بنیادی چیزوں میں سے ایک بنیادی چیز یہ بھی ہے کہ بندے کی زندگی پر امن طریقے سے گزرے اور وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہے۔ اور ایسی زندگی صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو ایمان والے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔ لیکن اگر بندے کی بنیاد [ایمان] ہی پختہ نہ ہو تو پھر اس کی زندگی بھی اجیرن بن کر رہ جاتی ہے۔ ہر وقت مصیبتوں اور تکالیف کا ڈر اس کے سر پر سوار رہتا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی عمارت کی بنیاد کمزور ہو' عمارت بھی بوسیدہ ہو چکی ہو تو تیز ہوائیں کچھ ہی عرصہ میں اس عمارت کو اُڑاتی ہوئی روئی کی طرح گرا دیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہلکی سی ہوا اور بارش کو دیکھ کر اس مکان کے مکین پریشان ہو جاتے ہیں کہ بس ابھی یہ عمارت زمین پر گری۔

یہی حالت اس گھر اور خاندان کی ہے جو اپنے مکینوں اور رعایا کی صحیح منہج پر تربیت نہیں کرتا۔ انہیں دین کی وہ بنیادی اور اہم باتیں نہیں بتاتا جو انہیں ان مصائب سے باخبر کریں جو مصائب اور مشکلات امت مسلمہ کی نوجوان نسل کی گھات میں ہیں' اور انہیں ان غلط اور باطل شہری رونقوں سے بچائے جو نوجوانوں کی عقل کو خراب کر دیتی ہیں اور انہیں نقصان [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے وہ خاندان اپنے اس فعل کی سزا ضرور پائے گا اور خاندان کے سکون' امن اور ثابت قدمی کو تباہ و برباد کر دے گا۔

⑤ جب چڑیا چگ گئی کھیت:

جب سر سے پانی گزر جائے گا' تب اس خاندان کو احساس ہو گا کہ اس نے اپنے نوجوانوں کو ضائع کر دیا ہے اور ان کی شروع ہی سے صحیح تربیت نہیں کی۔ یہ احساس اس وقت ہو گا جب اسلامی معاشرے' ہر جگہ' گمراہیوں کے تاریک اور گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوب جائیں گے۔ اب یہاں سے واپسی ان نوجوانوں کے لیے بہت مشکل ہو جائے گی۔ اگر وہ واپس آنا بھی چاہیں تو ان کے ایمان کی وہ کیفیت نہیں ہو گی جو ہونی چاہئے۔

تب معاشرے والوں [یعنی والدین] کو علم ہو گا کہ ان کے جگر کے ٹکڑے کس چنگل میں پھنس چکے ہیں۔ اب یہ لوگ ان کو اس چنگل سے چھڑانے کی کوشش کریں گے لیکن جسمانی اور اور عقلی طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں گے۔ تب صرف اپنی انگلیوں کو غصے سے کاٹیں گے یا دانت پیسیں گے اور اپنے ضمیر کو ملامت کریں گے' شرمندگی کا اظہار کریں گے۔

بسا اوقات مصیبت اس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے' وہ یہ کہ خود والدین بھی اپنے بیٹوں کے ساتھ برائیوں کے چنگل اور روشن خیالی کا شکار ہو جائیں' انہیں کاموں کو اچھا سمجھنے لگیں جن کا ارتکاب ان کی اولاد کرتی ہے۔ اس وقت آزمائشوں کی لڑی ان کو تباہ و برباد کر دے گی۔ پھر ان کی حالت یہ ہو جائے گی کہ اگر وہ کسی زمانے میں قائد اور مصلح تھے تو اب ان کی حیثیت گمراہ کرنے والوں کی سی ہو جائے گی۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھے اور ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑤ شیخ سید قطب رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

''ایسا معاشرہ جس میں جنسی شہوت بہیمانہ طرز اپنایا جائے' فیملی کا کوئی خیال نہ رکھا جائے' ایسا معاشرہ زندگی میں فساد اور خلل کا باعث بنتا ہے' کیونکہ اس میں کوئی امن وامان نہیں ہوتا' خاندان کا احترام نہیں رہتا' کوئی ازدواجی زندگی کا تصور نہیں ہوتا۔ جبکہ اسلام انسانی زندگی کو اس قدر عارضی میلانات پر استوار کرنا نہیں چاہتا' بلکہ اسلام جنسی تعلق کو ترقی یافتہ انسانی شعور کی بنیاد پر استوار کرتا ہے کہ دو پاک اور نفیس جسم ایک دوسرے کے ساتھ ملیں' دو دِل اور دو روحیں اکٹھی ہو جائیں' ان کے درمیان ایک مشترکہ زندگی کی تعمیر ہو' مشترکہ امیدیں ہوں' ان کا دکھ درد مشترک ہو' دونوں کی ذمہ داریوں میں وہ شریک ہوں اور یہ آنے والی نئی نسل ایک ہی مشترکہ جائے رہائش میں پروان چڑھے اور دونوں والدین ان کی حفاظت کا انتظام وانصرام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے زنا کی سزا میں اس قدر شدت اختیار کی ہے' کیونکہ جنسی تعلقات میں زنا حیوانات کی سطح تک گرنے کا مترادف ہے۔ اس ملاپ سے اولاد کے حصول کا کوئی جذبہ نہیں ہوتا' بلکہ اس کی پشت پر کوئی حقیقی اور بلند جذبہ سرے سے ہوتا ہی نہیں۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے وہ نہ فطری میلان اور خواہشات کو دباتا ہے اور نہ ان کو کوئی ناپاک چیز سمجھتا ہے۔ اسلام ان کو منظم اور منضبط کرکے پاکیزگی عطا کرتا ہے۔'' [1]

---

[1] فی ظلال القرآن: جلد نمبر ٤، صفحہ نمبر ٢٤٥٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

9- جسمانی [بدنی] نقصانات

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ، خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ وَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَافِيهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا ....))[1]

''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ باتیں ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو اور میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان میں مبتلا ہو' جب کسی قوم میں علانیہ فسق و فجور ہوتا ہے [جیسے کھلے عام شراب' زنا کاری وغیرہ] تب ان میں طاعون آتا ہے [یعنی وباء]' قحط اترتا ہے اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کہ پہلے لوگوں میں وہ کبھی نہیں ہوئی تھیں''۔

مذکورہ حدیث دنیوی نقصانات کے باب میں گزر چکی ہے۔ وہاں ہم نے یہ استدلال کیا تھا کہ حدیث میں مذکورہ بیماریاں انسانیت کی ہلاکت کا سبب ہے۔ یہاں پر ہم یہ استدلال کر رہے ہیں کہ مذکورہ امراض جسمِ انسانی کی ہلاکت کا ذریعہ ہیں۔

جیسا کہ کہا جاتا ہے:

((اَلصِّحَةُ تَاجٌ عَلٰى رُؤُوسِ الْأَصِحَّاءِ)).

''تندرستی صحت مند لوگوں کے سروں کا تاج ہے''۔

اسی طرح کہا جاتا ہے:

((فَاقِدُ الشَّيْءِ لَا يُعْطِيهِ)).

---

[1] تخریج گزر چکی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جو بندہ خود بیمار ہے وہ کسی کو صحت خاک دے گا''۔

ہم کئی ہسپتالوں میں گئے اور ہم نے اپنے ہاتھوں سے مریضوں کو چھوا' تب ہمیں ان بہت سی نعمتوں کا احساس ہوا جو ہمارے جسموں میں موجود ہیں اور ہم نے اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کیا کہ اس نے ہمیں ان خطرناک مہلک بیماریوں سے محفوظ رکھا جو ہم نے لاغر اور دبلے جسموں میں داخل ہوئی دیکھیں۔ جن کی وجہ سے ان کے جسم ایسے ہو گئے جیسے آفاتِ زمانہ نے ان پر غلبہ پا لیا ہو۔ جب نافرمان لوگ ایسے مریضوں کو دیکھتے ہیں تو ان کا تأثر کیا ہوتا ہے؟!! کیا ان نافرمان لوگوں کو ان بیماروں کی حالت پر رحم آتا ہے؟!! کیا امید اور غم کے ملے جلے جذبات سے ان کے اعضاء میں جھرجھری سی پیدا ہوتی ہے؟!

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ بے حیا اور برے لوگ اس بات سے غیرت پکڑتے کہ یہ بیمار لوگ ان ہی بُرے کاموں کی وجہ سے بیماریوں کا شکار ہوئے جن کا ارتکاب ہم کر رہے ہیں' لہٰذا ہمیں یہ کام چھوڑنے چاہئیں۔ لیکن ان سے عبرت پکڑنے کی بجائے یہ لہو ولعب اور فسق و فجور کے مزید عادی ہو گئے' جس کی وجہ سے یہ بھی ان بیماریوں کا شکار ہو گئے۔ پہلے تو یہ لوگ فسق و فجور میں جلتے ہوئے شعلے کی طرح تھے' لیکن اب غم و فکر اور پریشانیوں کے سمندر میں بجھے ہوئے بے جان جسم ہیں جو کبھی تندرست تھے' لیکن اب بیماریوں کا گھر بن گئے ہیں' جو کبھی بڑی باسعادت زندگی گزارتے تھے' لیکن اب غمزدہ ہو گئے ہیں' جو کبھی بڑے پرسکون تھے' لیکن اب عجیب قسم کے اضطراب کا شکار ہو چکے ہیں' جو کبھی اپنی مجالس پر فخر کیا کرتے تھے اب تنہا رہ گئے ہیں' جو کبھی لوگوں کی توجہ کا مرکز ہوا کرتے تھے برے کام کرنے والے ان سے پیار محبت کیا کرتے تھے' لیکن اب ان سے وحشت کھانے لگے ہیں' اور ان سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ لوگ ان کو حقارت کی نظروں سے دیکھنے لگے ہیں' ان کے اپنے بُرے یار دوستوں نے انہیں الوداع کہہ دیا ہے۔ جن بیماریوں کا یہ شکار ہوئے ہیں' ان بیماریوں نے ان کی ہڈیوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ اب انہیں اپنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان بیماریوں سے چھٹکارا پانا دور دور تک نظر نہیں آتا۔ اسی وجہ سے سارا سارا دِن یہ موت کی خواہش کرتے ہیں' لیکن اب موت تو اپنے وقت پر ہی آئے گی!!

ذیل میں چند ایک جسمانی بیماریوں کا ذکر ہے جو فحاشی کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔

① مجرائے بول اور آتشک:

مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''زانی شخص سب سے پہلے اپنے آپ کو امراضِ خبیثہ کے خطرے میں ڈالتا ہے۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنی جسمانی قوتوں کی اجتماعی افادیت میں خرابی پیدا کرتا ہے' بلکہ جماعت اور نسل کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

یہ زانی شخص سب سے پہلے سوزاک [جریان] کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔ اطباء کا کہنا ہے کہ مجرائے بول کا یہ زخم شاذ و نادر ہی کامل طور پر مندمل ہوتا ہے' اور بہت کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ اس مرض میں مبتلا انسان اس سے چھٹکارا پالے۔

ایک بڑے طبیب کا کہنا ہے کہ ''جو ایک مرتبہ سوزاک کا شکار ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ کے لیے اس میں مبتلا رہتا ہے''۔

اکثر و بیشتر اس بیماری سے جگر' مثانہ' خصیتین وغیرہ اعضاء بھی متاثر ہوتے ہیں' گھٹیا...... اور بعض دوسرے امراض کا بھی یہ سبب بنتی ہے۔ اس سے مستقل بانجھ پن پیدا ہو جانے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ پھر یہ مرض ایک مریض سے دوسرے لوگوں تک بھی منتقل ہو جاتا ہے۔

جہاں تک آتشک کا تعلق ہے تو ہر بندہ جانتا ہے کہ اس سے مکمل نظامِ جسم متاثر ہوتا ہے۔ سر سے لے کر پاؤں تک جسم کا کوئی عضو ایسا نہیں جو اس بیماری کے زہر سے متاثر نہ ہو۔ یہ مرض نہ صرف مریض کی جسمانی قوتوں کو زائل کر دیتا ہے بلکہ دوسرے بے شمار لوگوں تک مختلف طریقوں سے منتقل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی بدولت مریض کی اولاد اور آگے ان کی اولاد تک بغیر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کسی جرم کے سزا بھگتتی ہے۔ بچوں کا اندھا' گونگا' بہرا پیدا ہونا' لطف کی ان چند گھڑیوں کا ایک معمولی ثمرہ ہے' جنہیں ظالم باپ نے اپنی زندگی میں متاعِ عزیز سمجھا ہوتا ہے۔

فواحش کی اس کثرت کا لازمی نتیجہ امراضِ خبیثہ کی کثرت ہے۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ امریکہ کی قریب قریب ۹۰/ فیصد آبادی ان امراض سے متاثر ہے۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے سرکاری دواخانوں میں اوسطاً ہر سال آتشک کے دو لاکھ اور سوزاک کے ایک لاکھ ۶۰ ہزار مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ صرف انہیں امراض کے علاج کے لیے ۶۵۰/ دواخانے مخصوص ہیں۔ لوگ سرکاری دواخانوں کی نسبت پرائیویٹ ڈاکٹروں کے پاس زیادہ تعداد میں جاتے ہیں۔ پرائیویٹ ڈاکٹروں کے پاس ۶۱/ فیصد آتشک کے اور ۶۹/ فیصد سوزاک کے مریض جاتے ہیں۔

تیس اور چالیس ہزار کے مابین بچوں کی اموات صرف موروثی آتشک کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ دق کے علاوہ باقی امراض سے جتنی اموات واقع ہوتی ہیں ان میں سب سے زیادہ تعداد ان اموات کی ہے جو صرف آتشک کی بدولت ہوتی ہیں۔ سوزاک کے ماہرین کا کم سے کم تخمینہ ہے کہ وہ ۶۰/ فیصد جوان شخص اس مرض میں مبتلا ہیں' جن میں شادی شدہ بھی ہیں اور غیر شادی شدہ بھی ہیں۔

امراضِ نسواں کے ماہرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شادی شدہ عورتوں کے اعضاءِ جنسی پر جتنے آپریشن کئے جاتے ہیں' ان میں سے ۷۵/ فیصد ایسی نکلتی ہیں جن میں سوزاک کا اثر پایا جاتا ہے۔'' [1]

---

[1] الحجاب (ص ۱۸۰، ۱۸۱)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

② مجرائے بول کا بانجھ پن تک پہنچانا:

''بے حیائی اور فحاشی کی وجہ سے انسان کا مادہ منویہ بھڑک اٹھتا ہے' اس کی وجہ سے خصیتین میں سوزش سی ہونے لگتی ہے' اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان ہمیشہ کے لیے اولاد جیسی عظیم نعمت سے محروم ہو جاتا ہے' یہی حالت عورت کی ہوتی ہے' اس کی وہ نالیاں بند ہو جاتی ہیں جہاں پر مرد کا سپرم عورت کے بیضہ کے ساتھ ملتا ہے اور پھر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں میں سے ہر کوئی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا''۔❶

③ مجرائے بول اور آتشک کا قدرتِ جنسیہ کو متاثر کرنا:

جہاں تک سوزاک [مجرائے بول] کا تعلق ہے تو اس کا مریض پیشاب کرتے ہوئے جلن محسوس کرتا ہے اور پیشاب کی نال [عضو تناسل سمیت] میں سخت درد محسوس کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے مریض جنسی تعلقات قائم نہیں کرسکتا' کیونکہ وہ جب بھی جنسی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے عضو میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔ لہٰذا وہ اس عمل کو بالکل چھوڑ بیٹھتا ہے۔

آتشک کا مریض بھی انہیں قسم کے حالات سے دوچار ہوتا ہے' اس بیماری میں مریض کے اعضائے تناسل کے اردگرد تکلیف دہ پھوڑے بھی نکل آتے ہیں۔❷

④ پیپ والی پھنسیاں' دانے:

یہ ایک ایسا مرض ہے جو بہت جلد ایک انسان سے دوسرے انسان کو منتقل ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب ایک بکٹیریا بنتا ہے' جو ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہنچ جاتا ہے۔ اس میں مریض کو اپنے کولہے کے اردگرد' اعضاء تناسل پر یا دونوں رانوں پر

---

❶ ولا تقربوا الزنا (٦٣، ٦٩).

❷ ولا تقربوا الزنا (٦٣، ٦٩).

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ) کتاب نمبر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دانوں اور پھوڑوں کی شکایت ہوتی ہے' جبکہ عورت کو اپنی شرمگاہ کے اردگرد' رحم کے نزدیک اور اعضائے تناسلیہ کے اردگرد پھوڑوں کی شکایت ہوتی ہے۔ چار دِن کے بعد ان حصوں کے قریب قریب پیپ والی غدود ظاہر ہو جاتی ہیں' بعد میں یہ غدود پھوڑے اور پھنسیوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔[1]

⑤ جلن اور سوزش:

انسان کے عضو تناسلی اور مثانہ کے اردگرد اور ان کے اوپر ورم پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت چھوٹے اور آدھے دائرے کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی انسان بہت سی بیماریوں مثلاً خارش وغیرہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔[2]

⑥ ھربیس:

۱۹۹۵ء تک امراضِ تناسلیہ کی صرف تین قسمیں تھیں' لیکن آج اس کی ۲۸ یا ۳۰ سے بھی اوپر اقسام ہیں۔ ان میں سے اکثر کا سبب جرثومے ہیں جو انسان کی زندگی کو اجیرن بنا دیتے ہیں۔ ان سے شفاء حاصل کرنا آسان نہیں رہتا۔

اطباء کا کہنا ہے کہ اس کی دواء کے حصول کے لیے کم از کم آٹھ' دس سال درکار ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے کبھی چھٹکارا نہ پایا جا سکے۔

اعضائے تناسلیہ کی اس بیماری کی ایک مریضہ اس مرض کی وضاحت کرتے ہوئے بتاتی ہے:

''انسان اپنے اعضائے تناسلیہ میں عجیب وغریب قسم کا درد محسوس کرتا ہے اور جب پیشاب کرتا ہے تو انسان کی حالت بے چینی والی ہو جاتی ہے۔ ایک ہفتے کے بعد یہ درد زیادہ ہو جاتا ہے' اعضائے تناسلیہ سوج جاتے ہیں''۔

وہ مریضہ اپنے متعلق بتاتی ہے کہ میں اپنے آپ کو بستر پر گراتی ہوں' پھر بغیر

---

[1] ولا تقربوا الزنا (۶۳، ۶۹) [3] أيضًا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قصد وارادہ کے [درد اور اضطراب کے مارے] کھڑی ہو جاتی ہوں' پھر ساری رات گرم پانی پر بیٹھ کر گزار دیتی ہوں۔ مجھے عجیب قسم کا خوف لاحق رہتا ہے۔ کسی قسم کا جنسی تعلق نہیں کر سکتی۔ یہ ایسا مرض ہے جس کا علاج ممکن نہیں۔

ھربیس کی بیماری میں مبتلا ۱۸۳ مریضوں کی رپورٹوں سے یہ بات سامنے آئی کہ وہ اس مرض کے علاوہ ۱۴ قسم کے سرطان [عجیب وغریب قسم کا پھوڑا جس میں رگیں کیکڑے کی ٹانگوں کی طرح دکھائی دیتی ہیں] میں بھی مبتلا تھے۔ مثلاً گردے کا سرطان' جلد کا سرطان' نرخرہ کا سرطان وغیرہ۔

اعضائے تناسلیہ کے ہربیس میں جب انسان حرکت کرتا ہے تو اس کے اعضائے تناسل کے ورم میں شدید درد ہوتا ہے اور عضو کے اوپر بڑے سے پھوڑے کی شکل میں ایک جرثومہ نکل آتا ہے' یہ پھوڑا پانی سے بھرا ہوا ہوتا ہے' عورت کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے' لیکن عورت کو اس پھوڑے سے انتہائی درد ہوتا ہے جو اس کے رحم کے اندر بنتا ہے۔❶

⑥ ایڈز [AIDS]:

یہ ایک لعین مرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فطرتی طور پر انسانوں کا معاشرہ بہت پاکیزہ بنایا ہے' اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے لیے کئی احکامات نازل فرما کر ان کی درست راستے کی طرف راہنمائی فرمائی ہے' لیکن جو لوگ معاشرے کو گندہ کرتے ہیں' فحاشی کا پرچار کرتے ہیں' وہ گویا کھلم کھلا اللہ تعالیٰ سے بغاوت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چیلنج کرتے ہیں۔ اگر اس وقت ایڈز شدہ بندوں کی تعداد اور ایڈز کے نقصانات کا اندازہ لگایا جائے تو انسان حیران و پریشان رہ جائے اور مدہوش ہو جائے۔

ڈاکٹر محمد علی بار فرماتے ہیں:

''ایڈز کے متاثرہ شخص کے جسم سے جب خون نکلتا ہے یا جب وہ پیشاب کرتا

❶ ولا تقربوا الزنا (۶۳، ۶۹).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے تب اس کے بدن سے جراثیم بھی نکلتے ہیں جو دوسروں تک منتقل ہو جاتے ہیں۔ اگر متاثرہ مریض دودھ پلانے والی عورت ہے تو اس کے دودھ پینے والے بچے بھی دودھ کی وجہ سے ایڈز سے متاثر ہو سکتے ہیں' کیونکہ اس مریضہ کے دودھ کے ساتھ ایڈز کے جراثیم بھی نکلتے ہیں۔

لواطت' زنا کاری' خون اور پیشاب وغیرہ کے ذریعے بیماری کے جراثیم بآسانی ایک بندے سے دوسرے بندے تک منتقل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ جراثیم ایک مریضہ ماں سے اس کے پیدا ہونے والے بچے تک بھی منتقل ہو جاتے ہیں۔ مغربی ممالک میں یہ بیماری انتہائی تیزی سے پھیل رہی ہے اور پھیل چکی ہے۔ اب تو اسلامی ممالک بھی اس ناسور سے محفوظ نہیں رہے''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بابِ چہارم

فحاشی کا علاج

اے زانی! اے لوطی! اے انسانیت کے درمیان سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مبغوض شخص! ذرا اپنے نفس کا محاسبہ کر' اس کو جھنجھوڑ' تا کہ شہروں کے شہر اور اہل شہر تیرے اس شر سے محفوظ ہو جائیں جو تیری وجہ سے پھیل چکا ہے۔ تجھے چاہئے کہ ان بھٹکی ہوئی راہوں سے پلٹ آ جن پر تو چل نکلا ہے' تا کہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اور لوگوں کے ہاں مقبول اور پسندیدہ ہو جائے۔

اے مسکین! اے گناہگار! تو نے اپنے نفس کو اور اس کی غلطیوں کوتاہیوں کا محاسبہ کیوں نہیں کیا؟ تو اپنے دِل اور اس کی انتہائی سیاہی کی طرف التفات کیوں نہیں کرتا' جن برائیوں کا تو دِن میں کئی بار ارتکاب کرتا ہے ان [کو چھوڑنے] کی فکر کیوں نہیں کرتا' جن اچھے کاموں کو چھوڑ بیٹھا ہے' انہیں دوبارہ کرنے کی جسارت کیوں ختم کر بیٹھتا ہے' اپنے دِل کی تنگی اور غموں' پریشانیوں کے سمندروں میں غوطہ لگانے کی وجہ کیوں نہیں جاننے کی کوشش کرتا' تو اپنی ان خواہشات کے بادلوں کی طرف کیوں نہیں دیکھتا جنہوں نے تیرے چہرے کو سیاہ کر دیا ہے' تیری آنکھ کو اندھا کر دیا ہے اور جسم کو کمزور کر دیا ہے؟!! تو لوگوں کے گھروں کی عزتوں کو پامال کرتا ہے اور پر امن خاندانوں میں فتنے بھڑکاتا ہے' کبھی ان باتوں پر غور کیا؟ کبھی سوچا کہ تیری وجہ سے کتنے ہی بڑے بڑے آدمیوں کی گردنیں جھک گئی ہیں' کتنی ہی مشفق اور نرم ماؤں کے دِل چکنا چور ہوئے ہیں' کتنے ہی گھروں کی روشنیاں چھن گئی ہیں' کتنے ہی بچے زندہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

درگور ہوئے ہیں؟!!

اے زانی شخص! اگر تو نہ ہوتا تو بے حیائی والا معاشرہ نہ ہوتا' معاشرے میں فحاشی' عریانی نہ پھیلتی' اپنی شہوت کی پیاس بجھانے والی رقاصائیں' فاحشائیں نہ ہوتیں' گندی شرمگاہوں کی خرید وفروخت نہ ہوتی۔

بے حیا اور فاحشہ عورتوں کے میگزین اسی لئے چھپتے ہیں کہ زنا کار شخص ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں' انہیں اپنی گندی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور ایسا کرنا اچھا سمجھتے ہیں۔

یہ زنا کار اشخاص ہی کی مہربانی ہے کہ عورتیں بے پردگی میں فخر محسوس کرتی ہیں' باریک اور پتلے پتلے لباس استعمال کرتی ہیں' اپنے چہروں کو کاسمیٹکس سے سجا کر کمزور ایمان والوں کے ایمان کے ساتھ کھیلتی ہیں' گلی گلی میں قحبہ خانے کھولے بیٹھی ہیں' آدمیوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے گندی گندی حرکتیں اور فحش کلمات بکتی ہیں' ننگے سینوں' گردنوں اور کلائیوں پر زیورات کی نمائش کرتی ہیں' باغات اور دوسری سیرگاہوں میں حیاء اور مروّت کے خلاف کام کرتی ہیں۔ یہ سب زانی مردوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر یہ زانی مرد عورتوں کی طرف اتنا متوجہ نہ ہوتے تو آج یہ حال نہ ہوتی۔

اے مسکین گناہگار! کیا تو نے کبھی غور کیا کہ تیرے قدم مسجد کی طرف کیوں نہیں اٹھتے' تو لوگوں کی بھلائی اور اپنی آخرت کے لیے نیک کام کیوں نہیں کرتا؟!! نیک' معزز اور اچھے لوگوں نے تیرا ساتھ کیوں چھوڑ دیا؟!! کیا تو نے کبھی اس بات پر غور کیا کہ لوگوں نے تجھ سے اور تیرے شر سے ڈرتے ہوئے تجھے چھوڑا ہے۔

اے گناہگار! اب تیری اپنی حالت یہ ہوگئی ہے کہ تو اپنے ارادے سے کوئی کام نہیں کرسکتا' تو اس کھلونے کی طرح ہوگیا ہے جو خود حرکت نہیں کرسکتا' بلکہ اسے حرکت دی جاتی ہے تو وہ چلتا ہے۔

اے سیدھے راہ سے بھٹکے ہوئے! صرف موت کی سختیوں کی سوچ ہی انسان کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیتی ہے تو ان کا تعلق کیوں نہیں کرتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا۔

ابھی بھی وقت ہے‘ اللہ ربّ العزت کی طرف پلٹ آ‘ آ کمزور ایمان والے! اپنے مولیٰ کی طرف رجوع کر لے‘ اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرف مائل ہو جا‘ موت سے پہلے پہلے اپنی شرمندگی کا اظہار کر دے‘ تیری اور تیرے گناہوں کی وجہ سے آسمان نے بھی پانی برسانا بند کر دیا ہے‘ جس کی وجہ سے زمین خشک اور بنجر ہو گئی ہے‘ نہ یہ کھل کر کھیتی اُگا رہی ہے‘ نہ اس میں پینے کے لیے [وافر] پانی ہے۔

اب بھی تیرے پاس وقت ہے کہ صحیح راستے پر چلنا شروع کر دے‘ وگرنہ خطرناک بیماریاں تیرے جسم میں سرایت کر جائیں گی‘ پھر ان سے شفا حاصل نہ کر سکے گا‘ اور ان بیماریوں کی شفا سے مایوس ہو کر تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھی مایوس ہو جائے گا‘ پھر انہی بیماریوں اور برائیوں کی حالت میں تجھے موت آ جائے گی۔

اے گناہگار! اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھے تیری حالت سے بہت ڈر لگتا ہے‘ میں تیرے بُرے انجام‘ قبر کے دبانے‘ پل صراط سے تیرے گزرنے‘ آگ کی طرف ہانکے جانے‘ ان سب چیزوں سے ڈرتا ہوں کہ تیری کیا حالت ہو گی۔

اے میرے مسلمان بھائی! اللہ غفور و رحیم کی طرف پلٹ آ‘ گناہوں کی زندگی کو خیر باد کہہ دے‘ جان لے کہ ربّ کی رحمتوں کے بے پایاں اور نہ ختم ہونے والے خزانے تیرے منتظر ہیں‘ اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی طرف پلٹنے میں جلدی کر اور ہر اس راستے پر چل جو تجھے گناہوں اور برائیوں سے دور رکھے‘ بھلائی کے ہر اس دروازے کو کھٹکھٹا جو تجھے امن و امان کے کنارے تک لے جائے اور نافرمانی کے راستوں سے بچائے۔

تیرے چاروں اطراف نجات کے راستے ہیں‘ گناہوں کی بھنور سے نکل کر ان راستوں پر چلنا شروع کر دے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کریں گے‘ تیری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیں گے‘ لہٰذا موت سے پہلے پہل کو غنیمت جان۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتنے ہی شرعی عوامل ایسے ہیں کہ اگر تو ان کی پیروی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ تجھے برائیوں سے نجات دلا دیں گے اور تو گناہوں سے محفوظ ہو جائے گا۔ یہ شرعی عوامل حقیقی سعادت کے راستے کی طرف تیری راہنمائی کریں گے' لہٰذا اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کر اور ان تمام چیزوں سے بچ' جو تجھے دوبارہ گناہوں کی بیماری کے قریب لے جائیں۔

اب گناہوں سے بچنے کا علاج تیرے سامنے ہے' یہ تجھ پر منحصر ہے کہ تو اس راستے کو اپناتا ہے یا نہیں!!

1- سچی توبہ

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے بندے کے لیے یہ پہلی منزل ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کا سب سے قریب اور تیز ترین راستہ ہے جو بندے کے اندر گناہ کی طرف مائل ہونے والی متلاطم خیز موجوں کے تلاطم اور سخت آندھیوں کی شدت کو روکنے والی ہے۔ اس لیے جب کوئی انسان اپنے گناہوں کو چھوڑنے کا ارادہ کرے' تو اسے سچی توبہ کے صحیح راستے کا تعین کر کے اسے اختیار کرنا ہوگا' اور یہ بات بھی ذہن میں رکھنا ہوگی کہ اس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو۔

مذکورہ باتوں پر عمل پیرا ہوئے بغیر بندہ نیک' متقی اور باشرف لوگوں کے راستے پر نہیں چل سکتا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گناہوں اور غلطیوں کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدھا راستہ دکھائے۔

توبہ کی شرائط:

جب اس بات کا علم ہو گیا کہ توبہ سے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے' اس کے عذاب سے بچ جاتا ہے' تب اس کی شرائط بھی ذکر کیے دیتے ہیں' جن کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اکثر لوگوں کے دِل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ جمعہ کے دِن خطباء کی باتیں سن کر دو چار' وقتی ندامت کے' آنسو بہا کر ہم توبہ کر لیں گے' پھر وہ ایسا کرتے بھی ہیں' لیکن جمعہ سے واپس جانے کے بعد پھر ویسے ہی برائیوں اور فحاشیوں میں مشغول ہو جاتے ہیں' اور دِل میں یہی خیال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گذشتہ گناہ معاف کر دئیے ہیں' کیونکہ توبہ پہلے گناہ مٹا دیتی ہے۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ تم توبہ کرنے کے بعد پھر گناہوں میں مبتلا کیوں ہو گئے' تو وہ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ گناہوں نے ہم پر غلبہ پا لیا' ان شاء اللہ ہم دوبارہ پہلے جیسی توبہ کر کے گناہ معاف کروالیں گے۔

اے میرے بھائی! یاد رکھنا کہ یہ سچی اور مطلوبہ توبہ نہیں ہے' بلکہ اگر صحیح طور پر کہا جائے تو یہ توبہ کے ساتھ مزاح ہے۔ میں نے یہ بات اس لیے کہی' تاکہ تو غفلت کے اندھیروں سے باہر نکلے اور حقیقت کی روشنی تجھ پر واضح ہو جائے' پھر تو اس حقیقت یعنی سچی توبہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے دربار میں توبہ کرلے۔

اکثر لوگوں نے توبہ کی شروط کو اس لیے نہیں لکھا کہ یہ پہلے کافی مشہور تھیں' لیکن نافرمان اور گناہ گار لوگوں نے اسے کھیل تماشہ سمجھ کر ضائع کر دیا۔

توبہ کی شروط شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ نے بیان فرمائی ہیں۔ لکھتے ہیں:

پہلی شرط: اللہ تعالیٰ کے لیے نیت کا خالص ہونا' یعنی انسان کا مقصد' توبہ سے' صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو۔ انسان اللہ تعالیٰ سے اس لیے توبہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع کرے اور اس کی غلطیوں' کوتاہیوں کو معاف کر دے۔ اس کا مقصد ریا کاری' دکھلاوا اور لوگوں کا قرب حاصل کرنا ہرگز نہ ہو' نہ ہی اس کا مقصد حاکم کی سزا سے بچنا ہو۔ اس کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا' آخرت کا حصول اور اپنے گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی ہو۔

دوسری شرط: انسان اللہ تعالیٰ سے اس لیے توبہ کرے کہ اسے اپنی غلطی' کوتاہی اور گناہ پر ندامت ہو' کیونکہ ندامت کا احساس اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انسان اپنی توبہ میں بالکل سچا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسری شرط: توبہ کی شروط میں سے سب سے اہم شرط یہ ہے کہ انسان اس گناہ کو بالکل چھوڑ دے' کیونکہ حقیقی توبہ کرنے والا انسان وہی ہے جو گناہوں سے باز آ جائے' جبکہ وہ بندہ جو کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے والا ہے' لیکن واجبات کو بھی ادا نہیں کرتا یا حرام کام کا ارتکاب کرتا ہے' تو محض اس کے توبہ کرنے سے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

اگر انسان کسی ایسے گناہ کا مرتکب ہوا ہے جس کا تعلق حقوق اللہ سے تھا تب اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے' دوسرے لوگوں کو اپنے گناہ کے متعلق نہ بتلائے۔

لیکن اگر انسان کسی ایسے گناہ کا مرتکب ہوا ہے جس کا تعلق حقوق العباد سے تھا' مثلاً اس نے کسی کا مال چرایا ہے' تب اس کی توبہ اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک وہ چرایا ہوا مال واپس نہ کر دے' یا اگر اس نے کسی بندے کی غیبت کی ہے یعنی اس کی غیر موجودگی میں لوگوں کے سامنے اس کی توہین کی ہے تو اس بارے میں علماء کہتے ہیں کہ اگر تو اسے پتہ تھا کہ میں فلاں بندے کی غیبت کر رہا ہوں' تو پھر اسے اس بندے کے پاس جا کر اپنی غلطی کا اعتراف کرنا چاہئے' اس سے معافی مانگنی چاہئے۔ لیکن اگر اس کو پتہ نہیں چلا اور انجانے میں اس کی غیبت کر بیٹھا ہے تو پھر اس بندے کے پاس معافی مانگنے کے لیے جانا ضروری نہیں' بلکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اور جس مجلس میں اس کی برائی بیان کی ہے یا جن لوگوں کے سامنے اس کی خامی بیان کی ہے ان لوگوں کے سامنے اس کی اچھی صفات بھی بیان کر دے۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے۔

چوتھی شرط: اس بات کا پکا ارادہ کرے کہ آئندہ اس برائی اور گناہ کے قریب تک نہیں آئے گا۔

پانچویں شرط: توبہ' وقت معین کے اندر اندر کرے' اس کا وقت موت آنے سے پہلے اور سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تک ہے' اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بعد یا موت کو سامنے دیکھ کر کوئی توبہ قبول نہ ہوگی۔ ❶

امید کی آیات:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَتُوبُوٓا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ ﴾ [نور : ۳۱]

''[اے ایمان والو!] تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، تا کہ تم فلاح پاؤ''۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''مذکورہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اچھے اور با اخلاق کاموں کا حکم دیا ہے ان کو کرو اور جاہلیت کی گندی صفات اور بُرے اعمال کو ترک کر دو، اسی میں تمہاری کامیابی اور فلاح ہے۔ کامیابی صرف اس بندے کو حاصل ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہو اور اسی کی منہیات سے باز آجائے''۔ ❷

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ ﴾ [بقرہ : ۲۲۲]

''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَآءُ ﴾ [نساء : ۱۱۶]

''اللہ تعالیٰ [یہ بات] کبھی معاف کرنے والا نہیں کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک گردانا جائے۔ ہاں! اس کے سوا [جتنے گناہ ہیں] وہ جس کو چاہے معاف کر دے''۔

﴿ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ

---

❶ شرح ریاض الصالحین: جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۷۴ - ۷۹.

❷ تفسیر القرآن العظیم: جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۲۷۶.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○﴾ [أنعام : ٥٤]

''تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت لازم کر رکھی ہے' اگر تم میں سے کوئی ازراہِ نادانی کوئی برائی کر بیٹھے اور پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اپنی [حالت کی] اصلاح کر لے تو [خدا اسے معاف کر دے گا کیونکہ] وہ معاف کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی نہ ہو:

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○﴾ [زمر : ٥٣]

''اے پیغمبر! [تم ہماری طرف سے] کہہ دو کہ اے ہمارے بندو! جنہوں نے گناہ کر کے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو' یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے' وہ تو غفور رحیم ہے''۔

شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے گناہ گار بندوں کو اپنے وسعتِ کرم کی خوشخبری دیتے ہوئے اور انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے فرمایا:

﴿قُلْ﴾ اے پیغمبر' اور اللہ کے دین کے داعیو' علماء کرام! اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اس بات سے باخبر کر دو کہ ﴿يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ﴾ اے میرے وہ بندو' جنہوں نے گناہوں کا ارتکاب کر کے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے! ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ' تمہارے ذہن میں یہ خیال نہ آئے کہ ساری زندگی تو گناہوں میں گزار دی اب معافی مانگنے سے کیا ہوگا' ہمارے تو گناہ ہی اتنے ہیں کہ اب ان کی سزا سے کوئی چھٹکارا نہیں مل سکتا.... کہیں ایسا نہ ہو کہ انہیں خیالوں کی وجہ سے تم گناہ سے توبہ نہ کرو اور مزید گناہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہو۔ بلکہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا﴾ وہ تمہارے ہر طرح کے گناہوں کو معاف کر دے گا' جہاں تم نے شرک کیا ہو یا قتل' زنا کیا ہو یا سودی کاروبار وغیرہ ﴿إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ مہربان اور معاف کرنے والا ہے۔

یہ دو ایسی صافت ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ لازم ہیں' اس کی ذات سے کبھی جدا نہیں ہو سکتیں' ہمیشہ اس میں رہیں گی''۔ ❶

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ مسلمانوں اور دُنیا بھر کے انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم تحفہ اور خوشخبری ہے۔ لیکن اس خوشخبری کو حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان سچے دِل سے اللہ تعالیٰ سے توبہ مانگے اور توبہ کی ان شرائط کو مدنظر رکھے جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ کا استغفار:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ سے فرمایا:

﴿وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝﴾ [نساء: ۱۰۶]

''اور اللہ تعالیٰ سے [ہر غلطی کوتاہی کی] معافی مانگو' بے شک اللہ غفور رحیم ہے''۔

امام سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''﴿وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ﴾ اللہ تعالیٰ سے اپنی کمیوں' کوتاہیوں اور غلطیوں کی معافی مانگ لو' اگر تم سے ہوئی ہیں''۔ ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ

---

❶ تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنّان (٦٧٣).

❷ تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنّان (١٦٣).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سَبْعِيْنَ مَرَّةً))۔ ❶

''اللہ کی قسم! بے شک میں ایک دِن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں''۔

سیدنا اُغر بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ فَإِنِّيْ أَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ))۔ ❷

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور توبہ کرو' بے شک میں ایک دِن رات میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں''۔

اے مسلمان! سوچنے کی بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کس چیز کا استغفار کرتے تھے؟!!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے' سب گناہ معاف کر دیئے گئے تھے' تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس گناہ کا استغفار کرتے تھے؟!!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے پل صراط سے گزریں گے اور سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دستک دیں گے' جب ان کو اتنی فضیلت ملنی تھی تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں کرتے تھے؟!!

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ میں جھنڈا تھامے ہوں گے اور حوضِ کوثر کے ساقی ہوں گے' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا استغفار کیوں کرتے تھے؟!!

---

❶ بخاري: كتاب الدعوات، باب استغفار النبي ﷺ في اليوم والليلة، حديث نمبر (٦٣٠٧).

❷ مسلم: كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر، حديث نمبر (٢٠٢٧).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ صرف اللہ تعالیٰ کے جلال وعظمت کے پیش نظر استغفار کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا استغفار گناہوں کی وجہ سے نہ تھا' آپ ﷺ تو معصوم عن الخطا تھے۔ کبیرہ گناہ تو دور کی بات' آپ ﷺ نے کبھی صغیرہ گناہ کا ارتکاب تک نہ کیا تھا۔ آپ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی' بزرگی اور تعریف بیان کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے بغیر کسی گناہ اور غلطی کے معافی مانگتے رہتے اور توبہ کرتے رہتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ معصوم ہونے کے باوجود توبہ واستغفار کا اتنا اہتمام کرتے تھے تو آج ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی استغفار کرتے ہیں؟!!

واللہ! ہماری حالت بہت خطرناک ہے' ہم اپنی تھوڑی سی عبادت پر خوش ہوتے اور فخر کرتے ہیں' بلکہ ہم تو یہاں تک سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہم [عبادت کر کے] اللہ تعالیٰ پر احسان کر رہے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

اے گناہگار شخص! اے خطا کار شخص! تیری استغفار اور توبہ' عاجزی اور دردمندی والی ہونی چاہئے' تجھے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہوئے تیرے دِل میں اس چیز کا خوف اور ڈر ہو کہ اللہ تعالیٰ میری توبہ بھی قبول کریں گے یا نہیں۔ جب تجھ پر یہ حالت طاری ہو جائے' تب تیری توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے' اس کے بعد تجھے نہ تو ناامید ہونے کی ضرورت ہے نہ بے جا جزع فزع کی ضرورت' بلکہ تجھے اُمید ہونی چاہئے کہ تیری توبہ قبول ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہونا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَلّٰہُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ إِلَی اللّٰہِ مِنْ أَحَدِکُمْ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ وَ عَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَ شَرَابُہٗ فَأَیِسَ مِنْھَا فَأَتٰی شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّھَا قَدْ أَیِسَ مِنْ رَّاحِلَتِہٖ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِكَ إِذْ ھُوَ بِھَا قَائِمَةٌ عِنْدَہٗ فَأَخَذَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِيْ وَ أَنَا رَبُّكَ! أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)) [1]

''اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو اپنی سواری پر ایک صاف بے آب و دانہ جنگل میں سوار ہو' اس کی سواری اس سے بھاگ جائے' اس حالت میں کہ آدمی کا کھانا پینا اس سواری پر ہو۔ آخر وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے نیچے آ کر لیٹ جائے' وہ ابھی اسی ناامیدی کی حالت میں ہو کہ یکایک اس کی سواری سامنے آ کھڑی ہو' اور وہ اس کی نکیل تھام لے' اور خوشی کے ساتھ بھول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ میں تیرا رب اور تو میرا بندہ [یعنی انتہا کی خوشی]''۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی توبہ پر بہت خوشی ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں' یہ محبت اس وجہ سے نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے اعمال کی ضرورت ہے یا ہماری توبہ کی اسے کوئی حاجت ہے' اللہ تعالیٰ ان باتوں سے بے پرواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا محبت کرنا اس کا محض ہم پر کرم اور احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ اپنے بندے کو معاف کر دیں اور اس کے گناہوں کو بخش دیں۔ اللہ تعالیٰ بندے کو گناہوں میں رکھ کر انتقام لینا پسند نہیں کرتے' اسی وجہ سے جب بندہ گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کو بہت خوشی ہوتی ہے کہ اب میں اسے بخش دوں گا' کیونکہ اس نے عاجزی اختیار کر لی ہے۔ یہ حدیث انسانوں کو اپنے گناہوں پر توبہ کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے''۔ [2]

---

[1] صحیح مسلم: کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا (٢٧٤٧).

[2] شرح ریاض الصالحین جلد نمبر ١ صفحہ نمبر ٩٠

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اے خطا کار! اے گناہگار! اللہ تعالیٰ کی طرف آگے بڑھ' ہرگز پیچھے نہ ہٹ' ہمارا رب بڑا بخشش کرنے والا' رحم کرنے والا ہے' وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اس سے امید کرے۔ جان لے! تیرا گناہ چاہے جس قدر بڑا کیوں نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی سخاوت کے سامنے چھوٹا ہی ہے۔ اس بات سے مت گھبرا کہ اللہ تعالیٰ تیری توبہ قبول نہ کریں گے' وہ تو بخشنے والا' انعامات کی بارش کرنے والا ہے۔ وہ تو اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ اس کا بندہ اس کی طرف رجوع کرے' اس کے دروازے کو کھٹکھٹائے' وہ تو نہایت رحم کرنے والا' بردبار ہے۔ لہٰذا تو توبہ کرنے میں تأخیر سے کام نہ لے' بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف جلدی رجوع کر' ہو سکتا ہے کہ وقت کے اندر اندر تیری توبہ قبول ہو جائے اور تو دُنیا اور آخرت کے خوش بخت لوگوں میں سے ہو جائے۔

گناہوں کا نیکیوں میں بدلنا:

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ ﴾ [فرقان: ٦٨ – ٧٠]

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ [کسی] دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس [انسان کی] جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ہلاک نہیں کرتے' مگر ہاں بربنائے حق اور نہ وہ زنا [کا ارتکاب] کرتے ہیں اور جو کوئی ایسے کام کرے گا وہ [اپنے] گناہ کا بدلہ پائے گا اور قیامت کے دِن اس کا عذاب بڑھتا چلا جائے گا اور اس میں وہ ذلیل [وخوار] ہو کر پڑا رہے گا' مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل [بھی] کیئے تو ایسے لوگوں کے [گزشتہ] گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ آیت کا معنی ومفہوم واضح کرتے ہوئے امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''انسان کے گزشتہ گناہ سچی اور پکی توبہ سے نیکیوں میں بدل جاتے ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ انسان جب اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے' تو اسے ان پر ندامت ہوتی ہے' نہایت افسوس ہوتا ہے' وہ ان کی معافی مانگتا ہے' ان کا اعتراف کرتا ہے اور آئندہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا عہد کرتا ہے' لہٰذا پچھلے گناہ بھی اس فرمانبرداری کے تحت نیکیوں میں بدل جاتے ہیں' جن کا اجر بندے کو قیامت کے دِن ضرور ملے گا۔ احادیثِ نبویہ ﷺ اور اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات پر واضح دلالت کرتے ہیں''۔ [1]

علاوہ ازیں امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جب بندے کی توبہ قبول ہو جائے تب اللہ تعالیٰ کے وسعتِ کرم سے یہ بات بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ہر برائی کی جگہ نیکی رکھ دے''۔ [2]

ذیل میں چند روایات بطورِ دلیل پیش کی جا رہی ہیں:

1. سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((إِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) [3]

''جہاں کہیں بھی رہو اللہ تعالیٰ سے ڈر کے رہو' اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کا کام کر لو' اس سے گناہ مٹ جائے گا اور لوگوں کے ساتھ

---

[1] تفسير القرآن العظيم: جلد نمبر ٣، صحفه نمبر ٣١٦.

[2] الجامع لأحكام القرآن: جلد نمبر ١٣، صفحه نمبر ٨٤.

[3] ترمذى: أبواب البرّ والصلة، باب ما جاء فى معاشرة الناس: نمبر (٢٠٥٣).
تحفة الأحوذى: جلد نمبر ٦، صفحه نمبر ١٠٤
دارمى: باب فى حسن الخلق، نمبر (٢٦٨٨)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اچھے اخلاق سے پیش آؤ''۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''﴿ تَمْحُهَا ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ نیکی برائی کو دور کر دے گی اور اسے ختم کر دے گی، یعنی اللہ تعالیٰ نیکی کی وجہ سے برائی کا اثر دل سے مٹا دیں گے یا پھر اعمال نامے سے مٹا دیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرض کا علاج اس مرض کی مخالف دوا سے کیا جاتا ہے' لہٰذا نیکیاں ہی گناہوں کو ختم کریں گی''۔[1]

❷ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّی لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا، وَ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا: رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: أَعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ، فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَ كَذَا، وَ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَ كَذَا، فَيَقُولُ نَعَمْ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ، وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ تُعْرَضُ عَلَيْهِ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً، فَيَقُولُ: رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ))۔[1]

''میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب سے آخر ہی میں جنت میں داخل ہوگا' وہ ایک شخص ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اس کے ہلکے گناہ تو اس پر پیش کرو' لیکن بھاری گناہ پیش نہ کرو۔ چنانچہ اس کے ہلکے گناہ پیش کیے جائیں گے' پھر اس سے پوچھا جائے گا' فلاں روز تو نے فلاں کام کیا' فلاں روز تو نے ایسا کام کیا۔ وہ شخص اقرار کرتا جائے گا' اس سے انکار نہ ہو سکے گا۔ اس کے دل میں اپنے

---

[1] مسلم: كتاب الايمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة، نمبر (١٩٠).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھاری گناہوں کا ڈر ہو گا کہ کہیں وہ بھی پیش نہ کر دیے جائیں۔ اسی اثناء میں اسے کہا جائے گا کہ تجھے [اللہ تعالیٰ نے تیرے] ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی عطا کی ہے۔ پھر وہ بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کے کچھ اور کام بھی کیے ہیں، میں انہیں یہاں نہیں دیکھ رہا' [راوی حدیث کہتے ہیں کہ] اللہ کے رسول ﷺ [یہ بات بیان کر کے] اتنا ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں کھل گئیں''۔

کیا وہ بندہ عقلمند ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور انعام سے اپنے دِل کو روکے رکھتا ہے، اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کرتا، نہیں ہرگز نہیں، وہ نہ صرف کم عقل ہے، بلکہ بہت بڑے خسارے میں ہے۔ قیامت کے روز گناہگار اللہ تعالیٰ کی اس سخاوت کو دیکھ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ گناہگاروں پر شفقت کرتے ہوئے ایسا انعام واکرام کریں گے، اتنا کچھ جاننے کے باوجود گناہگار اللہ کی رحمت سے بھاگتے ہیں اور آگ کی طرف جاتے ہیں۔

اے گناہگار بندے! اے خطاکار شخص! جان لے! آج کے بعد تیرا کوئی عذر قابل قبول نہیں۔ توبہ کی شرائط تیرے علم میں آ چکی ہیں اور تو نے ان واشگاف الفاظ کو بھی سن لیا ہے جو تجھے تیرے گناہ کے انجام سے ڈراتے ہیں، تیرے لئے امید کے چراغ بھی روشن کرتے ہیں اور اس بات سے باخبر بھی کرتے ہیں کہ جب مؤمن بندوں کے گناہ بکثرت ہو جائیں، تو وہ مایوس اور ناامید نہیں ہو جاتے، تجھے اس بات کا علم بھی ہو گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ معصوم عن الخطا ہونے کے باوجود بکثرت استغفار کرتے تھے۔ اس لحاظ سے ہمیں اتنی مرتبہ استغفار کرنا چاہئے جتنے ہم سانس لیتے ہیں، کیونکہ ہمارے تو گناہ ہی بہت زیادہ ہیں۔ تو نے اس بات کو بھی جان لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے خوش ہوتے ہیں، لہٰذا توبہ سے انکار کر کے اللہ کے غضب کو مول نہ لے۔

تو نے اس بات کو بھی سن لیا ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پہنچ جاتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے' استغفار کرتا ہے' اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے' چھوٹے بڑے گناہوں کو سچی اور پکی توبہ کے غلاف سے ڈھانپ دیتا ہے' تو ایسے بندے کی برائیاں بھی نیکیوں میں تبدیل کر دی جاتی ہیں۔

ان تمام باتوں کا علم ہونے کے بعد تیرے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہ جاتا۔ اب تیرے سامنے دو ہی راستے ہیں' یا تو باعزت طریقے سے اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جا یا پھر کمینے لوگوں کی طرح پیٹھ پھیر کر گناہوں کے دلدل میں پھنسا رہ۔ پھر قیامت کے دن اس کا مزہ چکھ لینا جب کہا جائے گا:

﴿ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ﴾ [طور : ١٦]

''[جہنم میں داخل ہو جاؤ] پھر صبر کرو یا نہ کرو' تمہارے حق میں سب برابر ہیں' [آج] تم کو ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے عمل تم [دُنیا میں] کرتے رہے''۔

2- دُعاء کرنا

جب ایک آدمی اپنی عمر کا کچھ حصہ گناہوں' فحاشیوں' کجرویوں اور سرکشیوں میں گزارتا ہے اور پھر اسے احساس ہوتا ہے کہ میں تو گناہوں کی دلدل میں پھنس چکا تھا' مجھے ایسی مہلک بیماری لاحق ہو گئی تھی جس نے مجھے ہلاکت تک پہنچا دیا تھا' اب اس بندے کو ہوش آتی ہے کہ وہ تو ایک [ایسے مہلک] میدان میں کھڑا ہے جس نے اس کا خون اور حیا دونوں کو ختم کر دیا ہے' اس کے قوتِ ارادہ اور عزائم کو سلب کر لیا ہے۔ اب یہ سوچ کر بندہ پریشان کھڑا ہے' سر جھکا ہوا ہے' دِل سکڑ رہا ہے' ذہن ہر خیال سے خالی ہے' دِل غمگین ہے' زمین کشادگی کے باوجود تنگ ہو رہی ہے' اسے اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں۔ انہی خیالات میں اسے کچھ پرواہ نہیں کہ اس کے آنسو پھوٹ پھوٹ کر رخساروں پر گر رہے ہیں' اسے کچھ احساس نہیں کہ وہ کس جگہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر بیٹھا ہے اس کے آس پاس کوئی ہے یا نہیں۔ وہ ہر چیز سے غافل اپنے گناہوں پر نادم اور پریشان ہے۔ اپنے دل کو تسلی دیتا ہے' گناہوں پر روتا ہے' اپنے جرم پر آہ و فغان ہے' ایسے پریشان ہے جیسے سارے غم اس اکیلے کی جھولی میں آ گرے ہوں' بڑا حیران و پریشان ہے' راتوں کو اٹھ اٹھ کر رب کے حضور گڑگڑاتا ہے' ایسے لگتا ہے جیسے رات اور اس کے اندھیرے سے اسے الفت ہوگئی ہو۔

اپنے گناہوں کو یاد کر کے آہ و بکا کرتا ہے' ایسے لگتا ہے آنسوؤں اور لمبی لمبی گرم سانسوں اور آہوں سے اس کی دوستی ہوگئی ہو۔

جوں جوں دن گزرتے ہیں توں توں یہ شخص اپنے کھانے کو کم کرتا جاتا ہے' اپنے گناہوں کا شکوہ کرتا ہے' لوگوں سے کنارہ کشی کرتا جاتا ہے' ہر وقت یہی نوحہ کرتا ہے: اے میرے ربّ! مجھے بخش دے' اے میرے رب! میرے گناہوں کو معاف کر دے' میری خطائیں معاف کر دے' میری لغزشیں اور غلطیاں معاف کر دے' اے میرے ربّ! میں نے تیری نافرمانی' تجھ پر بغاوت کے طور پر' سرکشی کرتے ہوئے' یا تجھے دھوکہ دیتے ہوئے یا تیرے احکامات کا مذاق اڑاتے ہوئے نہیں کی' بلکہ میرا ایمان کمزور ہوگیا ہے' بُرے دوستوں سے میرا اُٹھ بیٹھ ہوگیا' خواہشات مجھ پر غالب آگئی تھیں' لیکن اب تو میں تیرے سامنے عاجزانہ گزارش کر رہا ہوں۔

إِلٰهِي لَا تُعَذِّبْنِيْ فَإِنِّيْ   مُقِرٌّ بِالَّذِيْ قَدْ كَانَ مِنِّيْ
فَمَا حِيْلَتِيْ إِلَّا رَجَائِيْ   لِعَفْوِكَ إِنْ عَفَوْتَ وَ حُسْنَ ظَنِّيْ

''اے میرے اللہ! میرے گناہوں کی وجہ سے مجھے عذاب نہ کرنا' میں تیرے سامنے اپنے ہر گناہ کا اقرار کرتا ہوں' اب میرے پاس تیرے عذاب سے بچنے کا اور کوئی راستہ نہیں' سوائے اس کے کہ مجھے امید ہے تو مجھے بخش دے گا اور مجھے تجھ پر حسنِ ظن ہے''۔

وَ كَمْ مِنْ ذِلَّةٍ لِيْ فِي الْخَطَايَا   وَ أَنْتَ عَلَيَّ ذُوْ فَضْلٍ وَ مَنِّ
إِذَا فَكَّرْتُ فِيْ نَدَمِيْ عَلَيْهَا   عَضَضْتُ أَنَامِلِيْ وَقَرَعْتُ سِنِّيْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''میں کتنی مرتبہ ہی غلطیوں' کوتاہیوں کا شکار ہوا ہوں' لیکن اس کے باوجود تو مجھ پر اپنا فضل واحسان کرتا رہا' جب میں اس چیز کو سوچتا ہوں' اس پر شرمندہ ہوتا ہوں تو ندامت سے کبھی اپنی انگلیاں چباتا ہوں اور کبھی اپنے دانت پیتا ہوں''۔ ❶

لہٰذا اے میرے رب! مجھے بخش دے...... اے میرے رب! مجھے معاف کردے۔

یہ گناہگار بندہ اپنے ربّ سے دُعاگو ہے' اس کے سینے میں آہ وبکا کی گرج پیدا ہو رہی ہے' اپنے اللہ تعالیٰ سے پُرامید ہے۔ رات کا تیسرا پہر ہے' یہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے دُعاگو ہے' اپنی نظر آسمان کی طرف گھما رہا ہے' ہاتھ کانپ رہے ہیں' جسم پر لرزہ طاری ہے' آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری ہے' پسینے میں شرابور ہے' خوف اور پریشانی نے اس کے دِل اور سینے کو کمزور کر دیا ہے' اپنے ربّ سے مناجات کر رہا ہے کہ اے میرے ربّ! اے میرے ربّ! میرے سامنے سب دروازے بند کر دیئے گئے ہیں' صرف تیرا دروازہ کھلا ہے' اے میرے اللہ! میں بھلائی اور نیکی کی طرف مائل ہو رہا ہوں' بُرے کاموں کو چھوڑ رہا ہوں' تو بھی اپنے انعامات کی مجھ پر بارش کر' بیشک تو بے پرواہ ہے' میں اپنے گناہوں سے بھاگ کر تیری رحمت وکرم کا محتاج ہوں۔

اے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والے! میری بھی فریاد سن' آج میں تیرے دروازے پر کھڑا ہوں' مجھے خالی ہاتھ واپس نہ پھیرنا' مجھے ناکام نہ لوٹانا' مجھ پر اپنا غضب نازل نہ کرنا۔ اے میرے ربّ! اگر تو میرا ربّ نہیں تو پھر میرا ربّ کون ہے؟!! میرے جیسے گناہگاروں کا تیرے سوا کون ہے؟!! اے میرے ربّ! مجھے بخش دے۔

یہ گناہگار بندہ مکمل خضوع وخشوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہے' اسے اس بات کا علم کامل ہو چکا ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غلطیاں معاف کرتا ہے' یہ بندہ اس کے در پر بیٹھا اس سے دُعا گو ہے اور ایسے طریقے سے دُعا کا اہتمام کر رہا ہے جس طرح کرنا چاہئے۔

اتنی عاجزی اور انکساری کے بعد اب اس کے رب نے بھی اسے بخش دیا ہے' وہ اپنے دِل میں عجیب سی لذت اور راحت محسوس کرتا ہے' اس کی حالت بالکل بدل جاتی ہے' پہلے ہر وقت برائیاں کرتا تھا' اور اب ہر لحہ اچھے کاموں کا اہتمام کرتا ہے' پہلے رب کی نافرمانیاں کرتا تھا' اب فرمانبردار بندہ بن گیا ہے' اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس نے اس بات کا اعتراف کر لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے پناہ نہیں ملے گی' لہٰذا وہ اللہ کی طرف مائل ہو گیا اور اپنے گناہوں کو بخشوا لیا' اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم اور اس بندے کی عاجزی و انکساری کے پیشِ نظر اس کو بخش دیا۔

دُعاء کی فضیلت:

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ ﴾ [بقره : ۱۸۶]

''اور [اے پیغمبر!] جب ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو [ان کو بتا دو کہ] ہم ان سے قریب ہی ہیں۔ پکارنے والا جب ہمیں پکارتا ہے تو اس کی پکار کا جواب دیتے ہیں' پس [لوگوں کو] چاہئے کہ ہمارے احکام مانیں' ہم پر ایمان لائیں' تا کہ وہ راہِ راست پا لیں''۔

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں جس مہربانی' شفقت' نرمی' رحمت اور محبت کا مظاہرہ کیا ہے' اس سے بڑھ کر کیا چیز ہو سکتی ہے؟!! روزِ روشن کی طرح واضح اور تسکین دہ کلمات' الفاظ استعمال کیے ہیں..... مذکورہ آیت مؤمن بندے کے دِل میں مٹھاس [محبت' الفت پیدا کرتی ہے' طمانیت اور یقین] جس کی وجہ سے آدمی پُرعیش اور سکون دہ زندگی بسر کرتا ہے اور اپنی حاجات کے لئے شہنشاہِ عالم کو پکارتا ہے' جس کے ہم مثل بھی نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر بندہ دُعا نہ بھی کرے صرف اس کے دِل میں نرمی اور اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے تو یہی کافی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ [انعام : ٤٣]

''پھر جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو وہ کیوں نہیں گڑگڑائے' بلکہ ان کے دِل [تو اور] سخت ہو گئے اور جو کچھ وہ کرتے رہے شیطان اسے ان کی نظر میں خوشنما کر کے دکھاتا رہا''۔

اللہ تعالیٰ کے فضل میں صرف مذکورہ ذیل آیت ہی ہوتی تب بھی کفایت کر جاتی ہے:

﴿ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ ﴾ [فرقان : ٧٧]

''[اے پیغمبر! ان لوگوں سے] کہہ دو کہ میرے رب کو تمہاری ذرہ پرواہ نہیں' اگر تم اس کو نہ پکارو' اب کہ تم نے [اس کی آیتوں کو] جھٹلا دیا ہے تو عنقریب [یہ جھٹلانا تمہارے لیے] وبالِ جان ہوگا''۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ))۔[1]

''دُعاء بہترین اور افضل ترین عبادت ہے''۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ))۔[2]

---

[1] الکامل لابن عدی: جلد نمبر ٦، صحفه نمبر ١٦٣.
شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ دیکھئے صحيح الجامع، نمبر (١١٢٢).

[2] مسند احمد: حدیث نمبر (١٨٣٠٤).
شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ دیکھئے صحيح الجامع، نمبر (٣٤٠٧).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

’’دُعاء ہی عبادت ہے‘‘۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ))۔[1]

’’اللہ تعالیٰ پر دُعاء سے بڑھ کر کوئی چیز معزز نہیں‘‘۔

مذکورہ احادیث اور آیات کے علاوہ بھی بہت سی آیات اور احادیث میں دُعاء کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ لوگوں کے دروازوں کو چھوڑ کر رب تعالیٰ کے دروازے کی طرف مائل ہو جائیں' اسی سے التجا و فریاد کی جائے' اپنی تمام ضروریات ں کے سامنے رکھی جائیں' اللہ تعالیٰ اس بات سے شرم محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنے ـرے کے اٹھائے ہوئے ہاتھوں کو خالی ہاتھ پھیر دے۔ جب رب تعالیٰ اتنا غفور رحیم ہے' تب ہمیں دوسروں کے دروازوں پر جانے کی کیا ضرورت ہے۔

ـت کے آخری [تیسرے] پہر کو دُعاء کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَنْزِلُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ، مَنْ ذَالَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ، فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيءَ الْفَجْرُ))۔[2]

وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ ....))۔[3]

---

[1] المسند: حدیث نمبر (۸۷۳۳).

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ دیکھئے صحیح الجامع: نمبر (۵۳۹۲).

[2] ۔ـسلم: کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل، نمبر (۷۵۸).

[3] ایضاً

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ ہر رات میں آسمانِ دُنیا کی طرف اس وقت اترتا ہے جب رات ایک تہائی گزر جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ آواز لگاتا ہے' میں بادشاہ ہوں' میں بادشاہ ہوں' کون بندہ ہے جو مجھ سے دُعا کرے اور میں اس کی دُعا قبول کروں' کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اس کو دوں' کون ہے کہ مجھ سے مغفرت طلب کرے کہ میں [اس کے تمام گناہ] بخش دوں۔ صبح کی روشنی ہونے تک اللہ تعالیٰ ایسا ہی فرماتا رہتا ہے''۔ ایک روایت میں ہے کہ: ''جب آدھی رات گزر جائے یا رات کی دو تہائی گزر جائے تب اللہ تعالیٰ آتے ہیں....''۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ حدیث سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں [جن میں سے یہ بھی ہے کہ] رات کا آخری پہر دُعاء اور استغفار کے لئے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا درج ذیل فرمان بھی اس پر شاہد ہے:

﴿ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ ﴾ [آل عمران : ١٧]

''اور رات کی آخری گھڑیوں میں [توبہ و] استغفار کرنے والے''۔

اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت دُعاء قبول ہو جاتی ہے۔ اس پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ بعض لوگ اس وقت دُعائیں مانگتے ہیں' لیکن ان کی دُعا تو قبول نہیں ہوتی' کیونکہ اس وقت دُعاء کے قبول نہ ہونے کا سبب یہی ہو سکتا ہے کہ دُعاء کی شروط میں سے کوئی دوسری شروط مفقود ہوگی' جیسے کھانے پینے اور پہننے میں احتیاط نہ کرنا یا دُعاء مانگنے والا عجلت سے کام لے یا وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دُعاء کرے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی دُعاء قبول ہو گئی ہو لیکن مطلوبہ چیز کسی وجہ سے مؤخر کر دی گئی ہو''۔ [1]

---

[1] فتح الباری: جلد نمبر ٣، صفحہ نمبر ٤٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے گناہگار اور خطا کار شخص! اس موقع اور گھڑی کو غنیمت سمجھ' کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ غنیمت تجھ سے فوت ہو جائے اور تو بخشش' مغفرت' گناہوں کو مٹا دینے والے' حاجات کو پورا کرنے والے' پریشانیاں دور کرنے والے اور بادلوں سے محروم رہ جائے' جو بادل رات کے تیسرے پہر دُعاء اور استغفار کرنے والوں اور خضوع وخشوع کرنے والوں پر اترتا ہے۔

اے گناہگار! ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری توبہ کو قبول کر کے تجھے خوش بخت لوگوں میں سے کر دے۔

دُعاء کے آداب:

ہم میں سے ہر کوئی دُعاء کرتا ہے' لیکن اکثر لوگوں کی دُعاء قبول نہیں ہوتی' اس کی وجہ یہ ہے کہ نافرمان بندہ دُعاء تو کرتا ہے' لیکن گناہوں اور فحاشیوں سے باز نہیں آتا' تو پھر اللہ تعالیٰ اس گناہگار کی دُعاء کیوں اور کیسے قبول کر لیں؟!!

گناہگار بندہ ہر وقت لذات اور گناہوں کے عالم میں پھنسا رہتا ہے' صرف کچھ لمحات کے لیے اس پر یہ حالت طاری ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہے کہ اسے ان گناہوں سے بچا لے' لیکن پھر دوبارہ پرانی ڈگر پر چلنے لگتا ہے' تب ایسے بندے کی دُعاء کیسے قبول ہوگی؟!!

اے میرے بھائی! جان لے کہ دُعاء کی قبولیت کی چند شرائط اور آداب ہیں۔ اگر تیری دُعاء قبول نہیں ہورہی تو لازمی بات ہے کہ تو دُعا کے آداب و واجبات میں کہیں نہ کہیں کوتاہی کر رہا ہے۔ ہر دُعا کرنے والے کو چاہئے کہ ان آداب کا خصوصی اہتمام کرے' تاکہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جائے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الاذکار'' میں ان آداب کو ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الاحیاء'' سے نقل فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الاحیاء'' میں دُعا کے دس آداب ذکر کیے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❶ انسان دُعاء کے لئے اوقات شریفہ کی گھات میں رہے جیسے سال میں عرفہ کا دِن، مہینوں میں رمضان کا مہینہ، دِنوں میں جمعہ کا دِن اور رات کی گھڑیوں میں سحری کا وقت دُعاء کے لیے افضل ہیں۔

❷ عمدہ حالتوں کو غنیمت جانے جیسے سجدے کی حالت، دُشمن سے مقابلے کا وقت، بارش برسنے کے وقت، فرض نماز کی تکبیر کے وقت، ان وقتوں میں آسمان کے دروازے [خاص طور پر] کھل جاتے ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح جب بندے کا دِل نرم ہو اس وقت بھی دُعا مانگے۔

❸ قبلہ رُخ ہو کر دُعا مانگے، ہاتھ اٹھا کر دُعاء مانگے۔

❹ آواز پست ہو، نہ زیادہ اونچی نہ بہت آہستہ کہ سمجھ نہ آئے۔

❺ انسان کو چاہئے کہ وہ سجع کلامی سے کام نہ لے، بلکہ بہتر یہی ہے کہ انسان انہیں دُعاؤں پر اکتفا کرے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔

❻ دُعا کے اندر عاجزی و انکساری، خشوع و خضوع سے کام لے، اللہ تعالیٰ کا ڈر دِل میں ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝ ﴾ [انبیاء: ۹۰]

''یہ [سب مذکورہ انبیاء] لوگ نیکی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے تھے اور امید و خوف کے ساتھ ہمیں پکارتے تھے، اور ہمارے آگے [عجز و نیاز سے] جھکے رہتے تھے''۔

﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ﴾ [اعراف: ۵۵]

''[لوگو!] اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دُعاء کیا کرو''۔

❼ دُعا میں اپنا مطالبہ بالجزم کرے، قبول ہونے کا یقین رکھے اور اس بارے میں سچی توقع رکھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم اپنے نفس کی خرابی سے واقف ہو کر دُعا سے باز نہ رہو اور یہ مت جانو کہ ہم بڑے گناہگار ہیں' ہماری دُعا قبول نہیں ہوگی' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تو مخلوق میں سب سے بڑے یعنی شیطان ملعون کی بھی دُعا قبول فرمالی تھی۔ جب اس نے کہا:

﴿ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ ﴾ [اعراف: ۱۴، ۱۵]

''مجھے اس دِن تک کی مہلت دے جب [سب] لوگ [مرنے کے بعد] کھڑے کئے جائیں گے۔ فرمایا [ٹھیک ہے] تجھے مہلت دی گئی''۔

❽ دُعا میں مبالغہ کرے یعنی دُعا کے کلمات تین تین مرتبہ [عاجزی کے ساتھ] کہے اور اس کے قبول ہونے میں یہ نہ سمجھے کہ دیر ہوگئی۔

❾ دُعا کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے شروع کرے۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر درود بھیجے' دُعا کا اختتام بھی ایسے ہی کرے''۔

❿ دُعا کے قبول ہونے میں سب سے اہم چیز گناہوں سے توبہ کرنا' لوگوں کو ظلم پہنچانے سے معافی مانگنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سچے دِل سے متوجہ ہونا ہے''۔[1]

اسم اعظم کی فضیلت:

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((إِسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴾ [بقره: ١٦٣] وَ فَاتِحَةُ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ)).[2]

''درج ذیل دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ (i) اور تمہارا سچا معبود ایک ہی معبود ہے' اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' بے حد رحم

❶ إحیا العلوم الدین: جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۴۷۱.

❷ ابن ماجه: كتاب الدعاء، باب اسم الله الاعظم، حديث نمبر (٣٨٥٥).
شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے، صحیح ابن ماجہ (٣١٢٣).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والا‘ نہایت مہربان ہے۔ (۱) اور آل عمران کا ابتدائی حصہ‘‘۔

سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو درج ذیل کلمات کہتے ہوئے سنا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ)) ❶

’’اے اللہ! میں صرف تجھ سے سوال کرتا ہوں‘ کیونکہ تو ہی اللہ ہے‘ اکیلا ہے بے نیاز ہے‘ نہ تیری کوئی اولاد ہے نہ تو کسی کا بیٹا ہے‘ تیرے سوا کوئی دوسرا تیرا ہمسر نہیں‘‘۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج بالا کلمات سنے تو فرمایا:

((لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِیْ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰی وَ إِذَا دُعِیَ بِهِ أَجَابَ)) ❷

’’اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے دُعا مانگی ہے‘ جس کے وسیلے سے جو سوال کیا جائے پورا ہوتا ہے‘ جو دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے‘‘۔

شیخ علامہ محمد شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ امام طیبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

’’مذکورہ حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک اسم اعظم ہے‘ جب اس کے واسطے سے دُعا کی جاتی ہے تب دُعاء قبول ہوتی ہے اور وہ اسم اعظم مذکورہ بالا حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔ مذکورہ حدیث ان لوگوں کے خلاف دلیل بھی ہے جو کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کے کسی بھی نام کو مکمل اخلاص کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے‘ تو وہ اسم اعظم ہی ہے یعنی حروف کا کوئی اعتبار نہیں‘ صرف نیت کا خالص ہونا ضروری ہے‘‘۔

---

❶ سنن ابن ماجه: كتاب الدعاء باب اسم الله الاعظم، نمبر (٣٨٥٧).

صحيح ابن ماجه: نمبر (٣١٥٢).

❷ أيضًا.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابوالحسن مقدسی فرماتے ہیں:

''مذکورہ بالا اسم اعظم والی حدیث کی سند میں کوئی اختلاف اور طعن نہیں۔ میرے علم میں کوئی ایسی حدیث نہیں جو اس باب میں مذکورہ حدیث سے زیادہ اچھی سند کی ہو۔ مذکورہ حدیث ان لوگوں پر رد بھی ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص اسم اعظم نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے''۔[1]

اے میرے بھائی! تجھے یہ بات ہرگز نقصان نہیں دے گی کہ تو ہر وقت' صبح و شام اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کا ورد کرے۔ واللہ! یہ بہت بڑی سعادت ہے جس کی خوشخبری ہمیں اللہ کے رسول ﷺ نے دی ہے اور ہمیں توبہ کی کنجیاں تھما دی ہیں۔ یہ اسم اعظم دُعا کی قبولیت کے لئے کنجی کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہٰذا اے بھائی! اس سے پہلے کہ موت تجھے اپنے پنجوں میں دبوچ لے' توبہ کر لے' وگرنہ تجھے ندامت کچھ کام نہ دے گی' اور اس وقت تجھے معافی نہیں ملے گی:

خَفِ اللّٰهَ وَارْجُوْهُ بِكُلِّ عَظِيْمَةٍ ۔۔۔ وَلَا تُطِعِ النَّفْسَ اللَّجُوْعَ فَتَنْدَمَا

وَ كُنْ بَيْنَ هَاتَيْنِ مِنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَا ۔۔۔ وَ أَبْشِرْ بِعَفْوِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مُسْلِمًا

''اے انسان! اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ' اور اس سے امیدیں وابستہ رکھ اور اپنے جھگڑالو نفس کی پیروی مت کر وگرنہ ندامت اٹھانا پڑے گی' اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ڈر اور اس کی رحمت کی امید رکھ' پھر اللہ تعالیٰ کی بخشش سے خوش ہو جا' اگر تو مسلمان ہے''۔

وَ لَمَّا قَسَتْ قَلْبِي وَضَاقَتْ مَذَاهِبِي ۔۔۔ جَعَلْتُ الرَّجَا مِنِّي لِعَفْوِكَ سُلَّمَا

إِلَيْكَ -إِلٰهَ الْخَلْقِ- أَرْفَعُ رَغْبَتِي ۔۔۔ وَ إِنْ كُنْتَ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْجُوْدِ مُجْرِمَا

''جب میں برائیوں کی طرف مائل ہو گیا اور میرا دِل سخت ہو گیا' تو تیری بخشش کی امید کو میں نے مضبوطی سے تھام لیا۔ اے مخلوق کے معبود! میں

---

[1] عون المعبود: جلد نمبر ٤، صفحه نمبر ٢٥٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیری طرف رغبت کرتا ہوں' اگر چہ میں مجرم ہی کیوں نہ ہوں''۔

تَعَاظَمَنِيُ ذَنْبِي فَلَمَّا قَرَنْتُهُ بِعَفُوِكَ رَبِّي كَانَ عَفُوُكَ أَعُظَمَا
وَ إِنُ تَعُفُ عَنِّي تَعُفُ عَنُ مُتَمَرِّدٍ ظَلُومٍ غَشُومٍ حِينَ يَلُقَارَ مُسُلِمَا

''میں نے کثرت سے گناہ کیے اور میرے دِل میں یہ شعور پیدا ہو گیا کہ میرے گناہ انتہاء درجے کو پہنچ چکے ہیں' لیکن جب میں نے گناہوں کا موازنہ تیری بخشش سے کیا تو اے میرے ربّ! میں نے تیری بخشش کو بہت وسیع پایا۔ اگر تو مجھے معاف کرے گا تو تو ایک سرکش' ظالم' غاصب گناہگار کو معاف کرے گا جو تیری معافی کے بعد مسلمان اور تیرا فرمانبردار ہو جائے گا''۔

وَ إِنُ تَنْتَقِمُ مِنِّىُ فَلَسُتُ بِآيِسٍ وَ لَوُ أُدخِلَتَ نَفُسِىُ بُجُرمِیُ جهَنَّمَا
فَجُرمٌ عَظِيمٌ مِنُ قَدِيمٍ وَ حَادِثٍ وَ عَفُوُكَ يَا ذَا الُعَفُوِ أَعُلى وَ أَجُسَمَا

''اے میرے اللہ! اگر تو میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ سے انتقام لے گا تو میں اس سے نا امید نہیں۔ میرے تو گناہ ہی اتنے ہیں کہ اگر تو مجھے میرے گناہوں کے سبب جہنم میں ڈال دے تو یہ تیرا ظلم نہ ہوگا۔ لیکن تیری بخشش تو ہر چیز سے بڑی اور وسیع ہے' اے بخشنے والے! لہٰذا مجھے بخش دے''۔[1]

3- ازدواجی زندگی

ہمارے معاشرے میں کتنے نیک نوجوان ہیں جو اپنے دین' تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعتبار سے لوگوں میں مشہور ہیں' ان کے اچھے اور عمدہ اخلاق میں کسی قسم کی کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی' اندر باہر سے پاک ہوتے ہیں' کوئی ایسی بری خواہش نہیں رکھتے جو ان کی زندگی پر کیچڑ اچھالے یا اندھیروں میں دھکیل دے' اپنی ازدواجی زندگی

---

[1] دیوان الإمام الشافعي: صفحه نمبر ۹۹، ۱۰۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں مشغول رہتے ہیں' تاکہ ہر طرح کی برائی سے بچ سکیں۔ انہی اچھی عادات کی وجہ سے وہ لوگوں میں مقبول ہو جاتے ہیں' زندگی میں آنے والی ہر پریشانی اور مصیبت کو برداشت کرتے ہیں۔ اپنی پاکیزگی اور عفت کا خاص خیال رکھتے ہیں' ایسے لوگ نہایت صالح اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔

لیکن اے گناہگار شخص! تجھے تیری حالت کی خوب خبر ہے' تو اپنے متعلق وہ کچھ جانتا ہے جو کسی اور کوئی معلوم نہیں' تو اپنی گناہوں کی زندگی سے باخبر ہے' تجھے خوب پتہ ہے کہ تو شب وروز کن گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے' تو دیکھتا ہے کہ متقی اور پرہیزگار اشخاص جلد شادی کر لیتے ہیں' تاکہ گناہوں سے بچ سکیں' لیکن تو اس مقدس رشتے سے کیوں انحراف کرتا ہے' تجھے اچھی طرح علم ہے کہ شادی انسان کے لیے فحاشیوں اور برائیوں سے بچنے کا قلعہ ہے۔

اے گناہگار! اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج ضرور پیدا کیا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار اور برائیوں کی طرف مائل کرنے والی جنسی خواہش سے بچنے کے لیے پرہیزگاری کے بعد سب سے بہترین بلکہ افضل علاج ''شادی'' ہے۔ یہ جنسی خواہش پوری کرنے کا حلال طریقہ ہے تو پھر تو اس حلال طریقے سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتا۔ کیا تو اس خیال میں بھٹک رہا ہے کہ ناجائز طریقے سے شہوت پوری کرنا شادی کی سختیوں اور مصائب سے آسان ہے؟ اگر تو یہ سوچ رہا ہے تو یہ حقیقت میں ایک وہم ہے' بلکہ اگر تو ان وہموں کا شکار ہو گیا ہے' تب یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ تو ان تاریکیوں سے کبھی نکل سکے اور خدشہ ہے کہ تو برے انجام سے دوچار ہو جائے۔

لہٰذا ابھی وقت ہے کہ اگر تو نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو اپنے آپ کو ذلت اور قید کی تاریکیوں سے نکال اور ازدواجی تعلقات قائم کر کے ناجائز شہوت رانیوں سے نجات حاصل کر۔ اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے ناجائز جنسی شہوت سے بچنے کا یہی علاج نازل کیا ہے کہ انسان رشتہ ازدواج سے منسلک ہو جائے۔ خود نبی اکرم ﷺ نے نوجوان نسل کو یہی وصیت کی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شادی کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ﴾ [نور : ۳۲]

''اور [دیکھو!] تم میں سے جو بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دیا کرو اور [اسی طرح] تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو نیک بخت ہوں ان کا بھی''۔

﴿ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ﴾ [نساء : ۳]

''جو عورتیں تمہیں پسند ہیں ان سے نکاح کر لو' دو دو سے' خواہ تین تین سے' خواہ چار چار سے''۔

اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ انسان کے نفس میں ایک ایسی چیز یا حس ہے جس کے سبب انسان عورتوں کی طرف رغبت کرتا ہے اور نفس ہر نئی چیز کی طرف التفات کرتا ہے۔ مذکورہ آیت میں اس بندے کے لئے خوشخبری ہے جو ایک عورت کے ساتھ اکتفا نہیں کر سکتا' بلکہ زیادہ کی رغبت رکھتا ہے۔ اسے بتلایا گیا ہے کہ ہمارا دین' پاکدامنی کا دین اور دین فطرت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک سے زیادہ شادیوں کی گنجائش رکھی ہے' تاکہ انسان حرام کاری سے بچ جائے اور مسلمانوں کی عورتیں ضائع ہونے سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ﴾ [روم : ۲۱]

''اور اسی کی [قدرت کی] نشانیوں میں سے [ایک یہ بھی] ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں' تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو' اور تم [میاں بیوی] کے درمیان محبت و ہمدردی پیدا کر دی''۔

اللہ تعالیٰ کا مذکورہ ارشاد اس بندے کے لیے راہِ ہدایت واضح کرتا ہے جو بندہ گناہ میں مبتلا کر دینے والے پیار و محبت کے قصوں میں خوش بختی ڈھونڈتا ہے' اور عشقیہ قصوں میں سکون تلاش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بندے کو سچی محبت و مودت کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خبر دی ہے کہ یہ محبت ومودت میں اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے درمیان رکھی ہے۔ اور یہ پیار ومحبت ایسا نہیں کہ اپنا مقصد پورا ہونے کے بعد اپنے محبوب کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی تلاش شروع کر دی جائے، ایسی محبت انسان کو غم میں مبتلا کر دیتی ہے اور پریشانیوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))[1]

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی نکاح کی طاقت رکھتا ہے، وہ شادی ضرور کرے، اور جو طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے، یقیناً روزہ اس کے لیے [گناہوں سے بچنے کی] ڈھال ہے''۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صرف نوجوان نسل سے اس لیے خطاب کیا گیا ہے، کیونکہ ان میں جنسی شہوت کا وجود بڑی عمر کے لوگوں اور بوڑھوں سے زیادہ ہوتا ہے.....اور یہ شہوت نوجوانوں کو جماع اور جنسی میلاپ پر زیادہ ابھارتی ہے''۔[2]

جب آدمی رشتہ ازدواج سے منسلک ہوتا ہے تو اسے سیدھے راستے پر گامزن رہنے کی استقامت مل جاتی ہے، ناجائز جنسی شہوت کا جوش کم ہو جاتا ہے، نیک اور پاک لوگوں میں شمار کیا جانے لگتا ہے، یہ رشتہ اسے ناجائز خواہشات میں پڑنے سے بچاتا ہے، اس کے دین کی تکمیل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہونے میں مدد دیتا ہے اور انسان کو شیطان کے قبضے سے آزاد کرا دیتا ہے۔

---

[1] صحيح بخاري: كتاب النكاح، باب قول النبي ﷺ: ((من استطاع الباءة فليتزوج))، حديث نمبر (٥٠٦٥).

[2] فتح الباري: جلد نمبر ٩، صفحه نمبر ١٣٤.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي))[1]

''جب بندہ شادی کر لیتا ہے تب اس کا آدھا ایمان مکمل ہو جاتا ہے' اسے چاہئے کہ باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے''۔

انسان جب کسی نیک عورت سے شادی کر لیتا ہے تب اسے سعادت حاصل ہو جاتی ہے جس کے سبب اس کی نظر ناجائز اور حرام چیزوں پر نہیں پڑتی' اس کی شرمگاہ حرامکاری سے بچ جاتی ہے اور انسان اپنے ربّ کی فرمانبرداری میں مگن ہو جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری شادی کسی نیک عورت سے کر دے۔ اس کے سبب تو بہت زیادہ تباہ کاریوں سے محفوظ ہو جائے گا۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مِّنَ السَّعَادَةِ.... أَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))[2]

''چار چیزیں سعادت مندی میں سے ہیں' ان میں سے ایک نیک اور صالح بیوی ہے''۔

بہت سی قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کی رغبت دلاتی ہیں اور اس کی فضیلت بیان کرتی ہیں۔ علماء نے تو یہاں تک کہا ہے کہ شادی کرنا اس بندے پر واجب وضروری ہے جسے حرامکاری میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔ اگر ایسا بندہ شادی نہیں کرتا تو اسے اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا ایک واجب کو چھوڑنے سے ہوتا ہے۔ جب صرف شادی نہ کرنے سے انسان گناہ گار ہوتا ہے تب وہ شخص کتنا گناہ گار ہوگا جو بار بار حرامکاری کا ارتکاب کرتا ہے۔

---

[1] صحيح الجامع، نمبر (٤٣٠). الصحيحة، حديث نمبر (٦٢٥).

[2] صحيح الجامع، حديث نمبر (٨٧٧). الصحيحة، حديث نمبر (٢٨٢).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہم اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی وسیع رحمت اور فضل سے ڈھانپ دے اور ہمیں ظاہری، باطنی ہر طرح کی فحاشی سے محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ کا پاکدامنی کے لئے شادی کرنے والے کی مدد کرنا:

اللہ تعالیٰ کو ان مصائب کا بخوبی علم ہے جو بندوں کو پاکدامنی اختیار کرنے کے راستے میں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان مردہ دِلوں کے زنگ کا بھی علم ہے جو اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کب کوئی بڑی مچھلی ہمارے جال میں پھنسے اور ہم اس سے اپنی مرضی کا مہر حاصل کریں۔ جب بھی ان کے ہاں کوئی رشتہ آتا ہے وہ بہت زیادہ حق مہر بتاتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لڑکے کے دِل سے ازدواجی زندگی کی فکر ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور وہ اس وقت کا انتظار کرتا ہے کہ کب کوئی لڑکی میری طرف رغبت کر کے اپنے والد کے لالچ سے نفرت کر کے اور بڑے ہونے کے ڈر سے بھاگ کر میرے جال میں پھنستی ہے۔ اس طرح لڑکا اپنے مقاصد اس طرح پورے کرنے لگتا ہے۔

جبکہ دوسری طرف ہمارے معاشرے میں آج کل بعض غریب والدین کے کندھے اپنی بچیوں کے بوجھ سے جھک چکے ہیں، وہ اپنی بچیوں کے لیے مناسب رشتہ اور نیک سیرت رشتہ تلاش کرنے کے معاملے میں بہت پریشان ہیں۔ ہر طرف سے جہیز کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس لعنت نے والدین کے دِلوں سے صحیح ازدواجی زندگی کو مشکل بنا دیا ہے۔ اب وہ تھک ہار کر بیٹھ گئے ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ کب ان کی بچیاں زمانے کے گرداب میں پھنستی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو اس ذمہ داری کے بوجھ کا علم تھا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس بندے کے لیے فضیلت کا درجہ رکھا ہے جو صرف پاکدامنی اور صحیح ازدواجی زندگی کی خاطر شادی کرتا ہے اور بچیوں کے والدین کا بوجھ ہلکا کرتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمْ: اَلْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْمُكَاتَبُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ یُرِیْدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ))۔[1]

''تین بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے: ① اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ ② قرض خواہ جس کی نیت قرض ادا کرنے کی ہو۔ ③ شادی شدہ جس نے شادی پاکدامنی کے لیے کی ہے''۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ))۔

''اپنے وعدے کی پاسداری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ ان کی مدد کرے''۔

((وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ))۔

''جو زنا کاری سے بچنے کے لیے شادی کرتا ہے''۔

امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خبردار کرنے کے لیے کہا ہے کہ مجھ پر مدد واجب ہے' کیونکہ یہ تینوں امور اتنے مشکل ہیں جو انسان کے کندھوں کو بوجھل کر دیتے ہیں اور اس کی کمر توڑ سکتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ان معاملات میں مدد نہ فرمائے' تو ان پر کاربند ہونا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ پاکدامنی اختیار کرنا انتہائی مشکل کام ہے' کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس فطرتی شہوت کے زور کو کم کرنا جس کا غلط استعمال انسانوں کو جانوروں کی صف سے بھی نیچے گرا سکتا ہے۔ لیکن جب بندہ پاکدامنی اختیار کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہو جاتی ہے تب انسان کا درجہ

---

[1] سنن ترمذی: أبواب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی المجاهد و المکاتب والناکح و عون اللّٰه إیاهم، حدیث نمبر (١٧٠٦). شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھیے سنن ابن ماجه (٢٠٥٧).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں سے بھی بلند ہو جاتا ہے۔"[1]

والدین کے نام خط:

ڈاکٹر عبداللہ ناصح علوان لکھتے ہیں:

"آج ہماری یہ حالت ہے کہ بہت سے لوگ صحیح اسلام سے روگردانی کیے بیٹھے ہیں، وہ اپنی بیٹیوں کی شادی کو خالص مادی نظر سے دیکھتے ہیں جیسے ایک تاجر اپنے مال کو مادی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کو امید ہوتی ہے کہ ان کے ذریعے اسے بہت سی کمائی اور منافع ملے گا، یہ والدین ان دینی اور اخلاقی اقدار کی بالکل پرواہ نہیں کرتے جن کی وجہ سے خاندان کی بنیادیں مضبوطی ہوتی ہیں اور ازدواجی زندگی اچھی گزرتی ہے۔ وہ والدین اور ولی ظالم ہیں جو بچیوں کی شادیوں میں گھٹیا اخلاق سے گرے ہوئے موقف کے حامل ہیں، اپنی بچیوں کے مہر میں سوچ وفکر سے زیادہ تجاوز کرتے ہیں، انہیں اس بات کا بالکل اندازہ نہیں کہ اگر وہ مطلوبہ مہر نہ ملنے کی وجہ سے بچیوں کی شادی نہ کریں گے، تو اس میں کس قدر اخلاقی اور اجتماعی خرابیاں ہیں۔ انہیں صرف مادیات سے غرض ہے۔ یہ اپنی بچیوں کی شادی وہاں کرتے ہیں جو انہیں سب سے زیادہ مہر دے، اگرچہ وہ کتنا ہی فاسق وفاجر کیوں نہ ہو۔ یہ لوگ درحقیقت دین حنیف کو چھوڑ بیٹھے ہیں، انہیں دین کے معاملات کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں، ماتھے پر اسلام کا لیبل لگا کر روشن خیالی کے نعرے لگاتے ہیں۔"[2]

ان والدین کو کیا ہو گیا ہے، انہوں نے تعلیمات اسلامیہ کو پس پشتہ کیوں ڈال دیا ہے؟ آج یہ کس جگہ کھڑے ہیں؟ حالانکہ تاریخ سلف صالحین تو بے شمار مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ کیا انہیں سیدنا سعید بن مسیتب رضی اللہ عنہ کا واقعہ نہیں یاد کہ انہوں نے اپنی

---

❶ [illegible] ❷ عقبات الزواج، صفحہ نمبر ۲۰۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیٹی کی شادی کس طرح کی' کیا انہیں ان لوگوں کی تاریخ یاد نہیں جو محتاج تھے' فاقوں کی زندگی گزار رہے تھے' قرآن پڑھانے کے عوض لوگوں نے اپنی بچیاں ان سے بیاہ دیں۔ بعض کا حق مہر لوہے کی زرہ تھی تو کسی کا چار اوقیہ چاندی۔ لیکن بچیوں کے والدین نے ان کی ایمانی کیفیت کے پیش نظر ان سے اپنی بچیوں کی شادی کر دی۔ آج والدین میں وہ مردانگی کہاں چلی گئی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ!!

اگر والدین کو اس چیز کے نقصانات کا علم ہو جائے کہ ان کی بچیاں اور نوجوان نسل اس وجہ سے کس راہ روی پر چل نکلیں گے تو وہ کبھی بھی زیادہ مہر کا مطالبہ نہ کریں' بلکہ اپنی بچیوں کا نیک ہم سفر اور ہم عصر ملتے ہی ان کی شادی کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں حق مہر کو حسب استطاعت فرض کیا ہے۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِلْتَمِسْ وَ لَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ)).[1]

''اپنی بیوی کو حق مہر دے' اگر لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو''۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ الصَّدَائِقِ أَيْسَرُهُ)).

''سب سے بہترین حق مہر وہ ہے جو بندہ بآسانی ادا کر سکے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ يُمْنِ الْمَرْأَةِ تَيْسِيْرُ خُطْبَتِهَا، وَ تَيْسِيْرُ صَدَاقِهَا، وَ تَيْسِيْرُ رَحِمِهَا)).[2]

''یہ بات عورت کی برکت میں سے ہے کہ اس کی منگنی سادھے طریقے سے ہو اور حق مہر بھی ہلکا اور بآسانی ادا کئے جانے والا ہو''۔

---

[1] شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھئے صحیح الجامع (٣٢٧٩)، ارواء الغلیل (١٩٢٤).

[2] مسند احمد (٢٤٣٥٩). شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ بھی بہت سی احادیث اس بات پر رغبت دلاتی ہیں کہ حق مہر میں غلو نہیں ہونا چاہیے۔

نوجوانوں کے نام:

کتنے ہی نوجوانوں کے متعلق ہم نے سنا ہے کہ جو ظاہراً شادی اس لیے کرواتے ہی کہ وہ پاکدامنی اختیار کرنا چاہتے ہیں اور اپنی زندگی کو پرسکون بنانا چاہتے ہیں' لیکن ان کے خیالات بہت اونچے اور بلند ہوتے ہیں' وہ اپنی طاقت کے مطابق کسی مناسب فلیٹ میں رہنے پر خوش نہیں ہوتے' وہ چاہتے ہیں کہ زندگی گزارنے کے لئے گزارنے کے لیے کوئی اچھا سا بنگلہ' کوٹھی ہونی چاہیئے' حالانکہ ان کے پاس ایک دِن کی خوراک بھی نہیں ہوتی۔ بڑے بڑے پلنگوں اور ریشمی نرم و ملائم بستروں کے خواب دیکھتے ہیں' اپنے سرپرستوں کو مجبور کرتے ہیں کہ ان چیزوں کے بغیر ہماری شخصیت با رعب نہیں لگتی ہم جس طبقے (Category) کے ہیں اس کے لیے ان چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ گھر کے فرشوں پر مغربی طرز کے نقش و نگار کے خواب دیکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ:

1. اوّلاً ہمارا دین ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم فضول خرچی کریں' بلکہ ایسا کرنے والوں کو دین اسلام نے شیطان کے بھائی کہا ہے۔
2. انہوں نے شادی سچی توبہ' اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹنے اور گناہوں سے بچنے کے لیے کی تھی' اگر یہ بات حقیقت ہے تو پھر یہ اپنی نجات کے راستے کو مشکل کیوں بنانا چاہتے ہیں؟!!
3. ایک عقل مند بندہ زندگی کے تمام اطراف کو دیکھ کر فیصلہ کرتا ہے' لیکن ایسے نوجوانوں کو صرف اپنی زندگی اور خواہشات عزیز ہوتی ہیں' یہ خود تو بڑے بڑے بنگلوں میں رہنے کا اعلان کرتے ہیں' جبکہ ان کے گھر والے جھونپڑیوں میں کیوں نہ رہیں' ریشمی لباس پہننے کے خواب دیکھتے ہیں' چاہے گھر میں پہننے کو پرانے کپڑے بھی نہ ہوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ غفلت کی نیند سے نکلیں اور اس راستے پر چلتے ہوئے زندگی گزاریں جو ربّ رحمان کا راستہ ہے اور نجات کا راستہ ہے۔

4- روزہ رکھنا

روزے سے میری مراد کھانے پینے سے رک جانا نہیں ہے' کیونکہ جو روزے سے مراد یہ سمجھتا ہے کہ صبح سے لے کر غروبِ آفتاب تک کچھ کھایا پیا نہ جائے باقی دُنیا جہاں کے بندہ سارے کام کر لے تو ایسا بندہ روزہ رکھ کر صرف بھوکا پیاسا رہتا ہے' اس سے زیادہ اسے کچھ نہیں ملتا۔

جو روزہ مَیں مراد لینا چاہتا ہوں اس کا مطلب ہے کہ انسان صبح صادق سے لے کر نہ کچھ کھائے نہ پئے اور ہر وقت اپنے آپ کو حرام کاریوں' وسواس' عیب زنی' چغلی' بدعات اور گناہوں سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا رہے۔ یہ وہ روزہ ہے جو انسان کو بے حیائی' فحاشی سے بچانے کا علاج ہے' اسی روزے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ بندے کے اندر تقویٰ پیدا کر دیتا ہے جس کے سبب انسان ہر طرح کی بے حیائی سے بچتا ہے۔

یہی وہ شرعی روزہ ہے جو شیطان کو قید کر دیتا ہے اور اس کی تدابیر کو باطل کر دیتا ہے' انسان کے غصے کو ختم کر دیتا ہے اور اسے ہلاکتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

روزہ بھڑکتی ہوئی جنسی بے راہ روی کو دور کرنے کا علاج ہے۔ بہت سے ایسے لوگ جو پہلے اپنی خواہشات کے اسیر تھے جب انہوں نے شرعی روزے کا اہتمام شروع کیا' اپنے نفس اور اس کی خواہشات کو اپنے تابع کرنے کی کوششیں کیں تو بہت جلد وہ اپنی خواہشات کو مغلوب کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جن لوگوں نے لگاتار شرعی روزوں کا اہتمام کیا' ان کی ظاہری اور باطنی حالت بہتر ہو گئی' اس کی وجہ یہ ہوئی کہ روزہ رکھنے والوں نے اس کے مطالبات اور شروط کا لحاظ کیا' بے حیائی اور بے حیائی کی طرف مائل کرنے والے اسباب سے دور رہے' کسی ایسی صورت کی طرف دیکھنے کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جرأت نہ کی جو جنسی طبیعت کو بھڑکائے' اگر کبھی کوئی وسوسہ دِل میں آیا تو اذکار اور استغفار کرنا شروع کر دیا' نوافل پڑھنے شروع کر دیئے' شیطانی وسواس سے پناہ مانگنی شروع کر دی' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے گناہ پر ابھارنے والے وسوسات کو ختم کر دیا اور شیطان کو ذلت و رسوائی سے دو چار کیا۔

اے اپنے گناہ پر آنسو بہانے والے! روزہ تیرے لئے عذاب سے ڈھال ہے' انسان کے دِل اور ایمان میں پیدا ہونے والے باطنی کمینے پن کو جڑ سے اکھاڑنے والا ہے' اور اس کی جگہ تقویٰ پیدا کرنے والا ہے۔

روزے کی فضیلت:

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ﴾ [بقرہ : ۱۸۳]

''اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کر دیا گیا جس طرح ان لوگوں پر فرض کر دیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں' تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ''۔

روزے کی وجہ سے انسان کے جسم میں تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے جو اسے ہر طرح کی آفت سے بچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [بقرہ : ۱۸٤]

''اور اگر تم سمجھو تو روزہ رکھنا [بہر حال] تمہارے حق میں بہتر ہے''۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَائَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))[1]

---

[1] بخاری: کتاب النکاح. باب قول النبی ﷺ: ((من استطاع الباءة فليتزوج))، حدیث نمبر (٥٠٦٥).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو کوئی شادی [کے اخراجات برداشت کرنے] کی طاقت رکھتا ہے' وہ شادی کرے' اور جو طاقت نہیں رکھتا' وہ روزے رکھے۔ یقیناً روزہ اس کے لیے [گناہ سے بچنے کی] ڈھال ہے''۔

سیدنا حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو شخص روزے کی طاقت نہیں رکھتا اسے یہ نہیں فرمایا کہ بھوکا رہے یا ان چیزوں کو کم استعمال کرے جو شہوت کو بھڑکا دیتی ہیں' بلکہ فرمایا کہ ''روزے رکھے'' کیونکہ اصل چیز عبادت مقصود تھی اور مذکورہ حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ روزے کا اصل مقصد شہوت کو ختم کرنا ہے۔ جب بندہ کی شہوت ختم ہوگی ساتھ ساتھ روزے کا ثواب بھی ملے گا''۔

سیدنا امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ''زاد المعاد'' میں روزے کا مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''روزہ رکھنے کا مقصد اگر نفس کو بری خواہشات سے روکنا' مرغوب و مانوس چیزوں سے بچانا ہو اور جنسی شہوات کو اس لیے معتدل کرنا ہو کہ اس کے ساتھ نفس کی انتہائی سعادت حاصل کرنے میں مدد ملے' نفس کا تزکیہ ہو اور ہر طرح کی [بری] قوت کی سرکشی کو قرار آجائے' تو پھر ایسا روزہ ہی پرہیزگاروں کی ڈھال' نیک اور مقرب لوگوں کا باغیچہ ہے اور یہ ڈھال اسی وقت پُراثر ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا جوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے نفس کی پسندیدہ اور لذیذ چیزوں [یعنی غلط اور برے کاموں] کو چھوڑ دیا جائے''۔[1]

لہٰذا اے گناہگار بندے! تو اس مضبوط اسلحے [یعنی ڈھال] کو پُراثر بنا کر فائدہ اٹھا' اپنے آپ کو نقصان سے بچا اور اللہ تعالیٰ کے مردود دشمن شیطان پر ضرب کاری

---

[1] زاد المعاد: جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۸، ۲۹.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لگا۔ یاد رکھ! روزہ ہر قسم کی سرکش شہوت کو ختم کرنے کا بہترین علاج ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ روزہ شرعی ہو اور اس سے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مقصود ہو۔

روزے کے لوازمات:

یہ بات تو ہمارے احاطہ علم میں آ چکی کہ جنسی شہوت کو کنٹرول کرنے کا علاج شرعی روزہ ہے' اس کی شروط ولوازمات کا جس قدر خیال کیا جائے گا اس قدر یہ علاج میں مؤثر ثابت ہوگا۔ اگر اس کی شروط کو مکمل طور پر ادا نہیں کیا جائے گا تو علاج بھی صحیح طریقے سے مؤثر ثابت نہ ہوگا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ روزے کو بطورِ علاج استعمال کرنے کے لوازمات اور شرائط کیا ہیں؟!! وہ کون سے عوامل اور لوازمات ہیں جن کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے' ناجائز جنسی خواہشات کو اپنے کنٹرول میں کر لیتا ہے' اپنے آپ کو گناہوں کے چنگل سے بچا لیتا ہے' اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ جاتا ہے؟!!

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الاحیاء'' میں ان چھ لوازمات کو ذکر کیا ہے جن کا اہتمام کرنے سے انسان کا روزہ درست ہو جاتا ہے اور علاج میں مؤثر ترین ثابت ہوتا ہے۔ ان چھ عوامل کو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

1. آنکھ کو جھکا کر رکھنا' کسی مذموم ومکروہ چیز کی طرف نہ دیکھنا اور نہ ہی کسی ایسی چیز کی طرف دیکھنا جو دِل کو مشغول کر دے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کر دے۔
2. زبان کو فضل بک بک' جھوٹ' غیبت' چغلی' بے حیائی' جھگڑے سے بچانا اور اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآنِ مجید کی تلاوت میں مشغول رکھنا۔

چنانچہ امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((اَلْغِیْبَۃُ تُفْسِدُ الصَّوْمَ)).

''غیبت روزے کو فاسد اور خراب کر دیتی ہے''۔

3. اپنے کان کو کسی بھی حرام چیز کے متعلق سننے سے محفوظ رکھنا' کیونکہ ہر وہ چیز جس کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہنا اور بولنا حرام اور مکروہ ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔

۴ اپنے جسم مثلاً ہاتھ پاؤں کو گناہوں اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھنا اور افطاری کے وقت اپنے پیٹ کو حرام کھانے سے بچانا۔

روزے کا یہ مطلب نہیں کہ روزے کی حالت میں بندہ حلال چیز بھی نہ کھائے' لیکن افطاری میں حرام کھانا شروع کر دے۔

۵ افطاری کے وقت اتنا نہ کھایا جائے کہ انسان کا پیٹ بھر جائے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا برتن انسان کا بھرا ہوا پیٹ ہے۔ اگر انسان افطاری کے وقت اتنا کھالے کہ اسے دوپہر کی بھوک کا خیال تک نہ رہے تو اس روزے سے انسان اپنی شہوت کو کیسے کنٹرول کرسکتا ہے؟!!

۶ افطاری کے بعد انسان کا دِل خوف اور امید کے درمیان معلق ہونا چاہیے کہ پتہ نہیں روزہ قبول بھی ہوا کہ نہیں؟!! [1]

ایک اعتراض اور اس کا جواب:

ناجائز جنسی میلاپ کے مرتکب بعض اشخاص یا بکثرت گناہوں اور غلطیوں کا ارتکاب کرنے والے چند لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ہم نے روزے رکھ کر بھی تجربہ کرلیا ہے' لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا' روزے کی حالت میں تو ہم ان گناہوں سے بچے رہے' لیکن رات کے وقت ہم دوبارہ ان گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔ ہم کیسے مانیں کہ روزہ علاج ہے؟!!

ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ کیا انہوں نے روزے کی حالت میں گناہوں کو چھوڑنے کا عزم کیا ہے؟!! ربّ تعالیٰ سے نادم اور تائب ہو کر بخشش طلب کی ہے؟!! تیری آنکھوں نے آنسو بہائے ہیں؟!! دِل پر لرزہ طاری ہوا ہے؟!! اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کپکپی طاری ہوئی ہے؟!!

---

[1] إحیاء علوم الدین: جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۳۶۵، ۳۶۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا روزے کی حالت میں صدقِ دِل سے دُعا کی ہے کہ اے اللہ! مجھے ظاہر اور باطن ہر طرح کی برائیوں سے بچا' گناہوں سے چھٹکارا عطا کر' گناہوں اور برائیوں سے متنفر کر دے؟!! کیا تو نے روزے کی حالت میں ان تمام شروط کا التزام کیا ہے جو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہیں؟!! کیا تو نے روزہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے رکھا؟!! کیا تیری نیت ثواب حاصل کرنے کی تھی؟!! کیا روزے رکھنے سے تیرا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ تجھے گناہوں سے چھٹکارا دے دے؟!! کیا تو نے روزہ خالص اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رکھا؟!!

اگر تو تم نے مذکورہ بالا تقاضوں کا صحیح طور پر خیال رکھا ہے تو ناممکن ہے کہ تو دوبارہ بے حیائی اور فحاشی کے کاموں میں مبتلا ہو جائے۔ اگر پھر بھی تو ان برے کاموں کا ارتکاب کرتا ہے تو لازمی بات ہے کہ تو روزے کے تقاضوں میں کہیں نہ کہیں کمی کر رہا ہے۔ لہٰذا تب تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بار بار بخشنے سے نہیں اکتاتا۔ خود بندہ بار بار توبہ کر کے اکتا جائے تو علیحدہ بات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔ [آمین]

5- آنکھ کو پست رکھنا

جو بندہ بھی فحاشی اور عریانی سے بچنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لیے نگاہ کو پست رکھنا ایک مضبوط سہارا ہے۔ اسے چاہیے کہ ہر اس چیز کی طرف نہ دیکھے جس کی طرف دیکھنا حرام ہے۔

حیلے بہانوں سے اجتناب کریں:

مجھے اس بندے پر حیرانگی ہوتی ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے بچا نہیں سکتا' اس کے باوجود وہ اپنی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتا۔ اسے علم ہے کہ خراب تصویریں یا شہوت کو بھڑکانے والی تصویریں دیکھ کر وہ بے قابو ہو جاتا ہے' فحاشی اور بے حیائی کا مرتکب ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی اُمید بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا۔ اس شخص کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص نے اپنے ہاتھ میں زہر پکڑ رکھا ہو اور مسلسل تھوڑا تھوڑا کر کے زہر کھا رہا ہو' اس کے باوجود اسے یقین ہو کہ وہ بچ جائے گا۔ آپ ایسے شخص کو احمق نہیں کہیں گے تو کیا کہیں گے؟!!

اگر یہ بندہ چاہتا ہے کہ تندرست اور قوی لوگوں میں اس کا شمار کیا جائے' تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان احکامات اور معاملات پر عمل پیرا ہو جو تندرستی کے اسباب ہیں اور ان چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کرے جو اسے ہلاکت تک پہنچانے والے ہیں۔ لیکن اگر یہ بندہ ان کاموں کا ارتکاب کرے جو انسان کو ہلاکت میں لے جانے والے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس چیز کی بھی امید رکھے کہ ان کاموں کا ارتکاب کرنے کے باوجود وہ ہلاکت سے بچ جائے گا تو ایسا بندہ کم عقل ہی ہے' جو نفسانی طور پر مجنون ہے' لوگ اس کے پاگل پن اور جنون سے ڈرتے ہیں' اور زندگی کے تمام مراحل میں اس سے دور رہتے ہیں۔ اب یہ اس بندے پر منحصر ہے کہ وہ بے حیائی' برائی اور ہلاکت کے کاموں کو چھوڑ کر عقلمند بندوں میں شامل ہو جائے' یا پھر انہیں برائیوں میں مر جائے۔

جو بندہ اپنی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتا' بلکہ سینکڑوں تصویریں دیکھتا ہے' اس کا دِل بھی سینکڑوں ٹکڑوں میں بٹ جاتا ہے۔ اس کی حالت عجیب سی ہو جاتی ہے' ایسی ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے' جس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ ہاں! یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر مہربانی کرے اور اسے ہلاکت سے بچا لے۔

جو بندہ خود کو برائیوں سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے' اسے چاہیے کہ جب اس کی نظر ڈگمگا کر کسی نامحرم پر پڑ جائے تو وہ اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کی بجائے پریشان ہو جائے' اس کے دِل میں عجیب سا اضطراب اور قلق پیدا ہو جائے اور اسے احساس ہو کہ اس نے اچھا کام نہیں کیا۔ پھر صرف اس کا یہ اضطراب ہی کافی نہیں' بلکہ اپنی نظر کی حفاظت کے لیے مکمل کوشش کرے' ضبط نفس پیدا کرے' بیماری سے نفرت کرے' ہر وقت اپنے آپ کو اللہ کی حفاظت اور توکل میں رکھے' اخلاص نیت سے اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ سے دُعا اور فریاد کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اضطرابی کیفیت کو ختم کر دے۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو ٹیڑھی اور خیانت کرنے والی نظر سے بچا کر رکھے۔ [آمین]

نگاہ کو پست رکھنے کا حکم:

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴾ [نور: ۳۰]

''[اور اے پیغمبر!] مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے حق میں زیادہ پاکیزہ ہے اور جو کچھ بھی لوگ کیا کرتے ہیں اللہ کو [سب] خبر ہے''۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر حرام چیز سے اپنی نظر کو بچا کر رکھیں، صرف ان چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں جنہیں دیکھنے میں کوئی حرج نہیں یا جنہیں دیکھنے کی ممانعت نہیں آئی۔ اگر اتفاقاً نظر کسی ایسی حرام چیز پر پڑ جائے تو فوراً اپنی نظر کو پھیر لیں''۔[1]

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نظر دل [کی بیماری میں مبتلا کرنے] کا سب سے بڑا دروازہ ہے، انسان کی حسی کیفیات کو بھڑکانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، اسی وجہ سے انسان کئی گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا نگاہ کو پست رکھنا اور محرمات کی طرف نہ دیکھنا واجب ہے۔ اسی طرح ہر اس چیز کی طرف نہ دیکھا جائے جو فتنے میں مبتلا کرنے کا سبب بنے''۔[2]

---

1. تفسیر القرآن العظیم: جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۲۷۲، ۲۷۳۔
2. الجامع لأحکام القرآن: جلد نمبر ۱۲، صفحہ نمبر ۲۲۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ ﴾ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس کا مطلب ہے کہ ان کے دِلوں کے لیے پاکیزہ اوران کے دِین کے لیے تقویٰ کا باعث ہے۔ کہا گیا ہے کہ جو بندہ اپنی نگاہ کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بصیرت سے منور کر دیتے ہیں اور اس کے دِل کو سیراب کر دیتے ہیں''۔[1]

جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نگاہ کو پست رکھنے کا حکم دیا ہے اسی طرح کئی احادیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ انسان کو اپنی نظر اور شرمگاہ کی حفاظت کرنی چاہیے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ: فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَ زِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَتَمَنّٰى وَ تَشْتَهِي وَ الْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَ يُكَذِّبُهُ)).[2]

''اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے معاملہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جس سے وہ لازمی دو چار ہوگا۔ پس آنکھ کا زنا [غیر محرم کو] دیکھنا ہے' زبان کا زنا [غیبت' فحش] بولنا ہے' دِل کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے' پھر شرمگاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے''۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''دیکھنے اور بولنے کو زنا اس لیے کہا گیا کیونکہ [ناجائز چیزوں کو] دیکھنا اور [غلط باتیں] بولنا' دونوں حقیقی زنا تک پہنچا دیتی ہیں''۔[3]

---

[1] تفسیر القرآن العظیم: جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۲۷۳.

[2] بخاری: کتاب الاستئذان، باب زنا الجوارح دون الفرج: حدیث نمبر (٦٢٤٣).

[3] فتح الباری: جلد نمبر ۱۱، صفحہ نمبر ۳۱.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

نیز امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ بالا حدیث میں آنکھ کے زنا کا ذکر اس لیے کیا گیا' کیونکہ یہ ہاتھ' پاؤں' دِل اور شرمگاہ میں زنا کی بنیاد ہے۔ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راز سے متنبہ کرنا چاہا ہے کہ زبان کا زنا بولنا ہے اور منہ کا زنا بوسہ دینا ہے' پھر اگر زنا کا کام ہو جائے تو یہ فرج [شرمگاہ] کی طرف سے تصدیق ہو جاتی ہے' اگر انسان زنا کاری نہ کرے تو یہ فرج کی طرف سے تکذیب ہوگی۔

مذکورہ حدیث اس بارے میں سب سے واضح حدیث ہے کہ آنکھ کا ڈگمگا جانا اور ناجائز اور حرام چیزوں کو دیکھنا اس کا زنا ہے۔ اس حدیث میں ان لوگوں پر رد بھی ہے جو کہتے ہیں کہ کسی بھی چیز کو دیکھنا حرام نہیں' بندہ ہر چیز دیکھ سکتا ہے' چاہے وہ اچھی نہ ہو''۔ ❶

سید قطب رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

سید قطب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مردوں کی طرف سے نگاہ کو پست رکھنا ایک نفسیاتی ادب اور تہذیب ہے' اور دوسرے انسانوں کے اندر فطری محاسن' جسمانی محاسن اور چہرے کے محاسن کی تلاش ہر انسان کے اندر ایک فطری رجحان ہوتا ہے۔ اس طرح ایک مؤمن اپنے اس رجحان پر قابو پاتا ہے۔ نیز یہ غلط راستے کی پہلی بندش ہے۔ اگر غض بصر سے کام نہ لیا جائے تو انسانی نظر انسان کو فتنے میں ڈال سکتی ہے' گویا زہریلے شر سے بچنے کی یہ پہلی کوشش ہے۔ جب انسان اس پر کنٹرول کر لے تو شرمگاہ خود بخود زیر کنٹرول ہوگی۔ غض بصر کے نتیجے میں بے راہ روی کے اس دوسرے مرحلے میں داخل ہونے ہی سے انسان بچ جاتا ہے''۔ ❷

---

❶ روضة المحبتين: صفحه نمبر ٨٤.

❷ في ظلال القرآن: جلد نمبر ٤، صفحه نمبر [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بے حیائی' برائی اور گناہ پر ابھارنے والے مناظر کو دیکھنا کیسا ہے؟:

جس چیز کی طرف دیکھنا اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے اس کو دیکھنا جائز نہیں' کیونکہ ایسی چیزیں جنسی شہوت کو مضطرب کر دیتی ہیں' انہیں بھڑکا دیتی ہیں۔ ان چیزوں کو دیکھنے سے پہلے اگر نفس باامن ہو حلال اور پاک چیزوں کی طرف مائل بھی ہو تو بھی ان چیزوں کو دیکھ کر عجیب سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر یہ چیزیں انسان کو برائی اور حرام کاری کی طرف لے جاتی ہیں۔ مسلمانوں کے ممالک میں ایسی چیزیں پھیلائی جا رہی ہیں' بلکہ اب تو عام کر دی گئی ہیں' تاکہ مسلمانوں کی توجہ نیکی کے کاموں سے ہٹ کر ان کی طرف ہو جائے۔

اسلام کی تعلیمات بہت پاکیزہ اور عمدہ واعلیٰ درجے کی ہیں' یہ تعلیمات اپنے ماننے والے مسلمانوں کو برائی سے متنبہ کرتی ہیں' اور اس سے بچنے کا طریقہ بتلاتی ہیں۔ لہٰذا اے میرے مسلمان بھائی! تجھ پر ضروری ہے کہ تو ان ہلاک کر دینے والی چیزوں سے اجتناب کرے اور اپنی نگاہ کو خطرناک فتنوں سے بچائے۔ آنکھ کی حفاظت کا مطلب صرف یہ نہیں کہ سڑکوں اور بازاروں میں چلتی ہوئی عورتوں کو نہ دیکھا جائے' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنکھ کو ہر بے حیائی اور فحش تصویر دیکھنے سے بچایا جائے۔ ٹیلی ویژن' ویڈیو' سینما گھروں' سٹیج ڈراموں' گلیوں بازاروں سب جگہوں سے نظر کو دور اور محفوظ رکھا جائے۔ اسی طرح نظر کو ہر اس چیز سے بچایا جائے جو رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن سکتی ہے۔ آج کل انٹرنیٹ نے آکر ڈش اور کیبل کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ فحاشی اور عریانی کو پھیلانے میں ان چیزوں کے مثل کوئی چیز نہیں۔ لہٰذا ان سب سے بھی دور رہنا چاہیے اور انٹرنیٹ کا غلط استعمال بالکل حرام ہے۔ ڈش انٹینا کے متعلق علامہ ابن ثیمین رحمہ اللہ کا یہ فتویٰ ہے کہ یہ حرام ہے۔

نگاہ کو پست رکھنے کے فوائد:

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ نگاہ کو پست رکھنا جنسی شہوت کو ختم کرنے یعنی اسے غلط راستے سے ہٹانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ آنکھ کو جھکا کر رکھنے میں بہت زیادہ فوائد ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو بندہ ان فوائد سے محروم کر دیا جائے گویا وہ بہت بڑی خیر سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

جب ہم نگاہ کو ہر اس چیز سے پست رکھنے کی ترغیب دیتے ہیں جو نفسانی خواہشات کو بھڑکا دیتی ہے اور نفس کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑا کر دیتی ہے۔ تب اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہوتا کہ اس سے شرمگاہ کی حفاظت رہتی ہے' بلکہ نگاہ کو پست رکھنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ اگر نگاہ کو پست رکھنے کا صرف یہی ایک فائدہ ہوتا کہ اس سے شرمگاہ کی حفاظت رہتی ہے تو تب بھی یہ کافی ہوتا کہ اس سے انسان شرمگاہ کو ہر اس چیز سے بچا کر رکھتا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اس کا شمار مقرب لوگوں میں ہونے لگتا۔

اس بہترین انعام کے ساتھ ساتھ نگاہ کو پست رکھنے کے کچھ اور فوائد بھی ہیں۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "روضة المحبين" میں ان فوائد کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے درج ذیل فوائد ہیں:

1. نگاہ کو پست رکھنے سے دِل ہر قسم کی ندامت سے بچ جاتا ہے جو بندہ اپنی نگاہ کی لگام کو کھلا چھوڑ دیتا ہے اسے ندامت اٹھانا پڑتی ہے۔ دِل کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ چیز یہ ہے کہ بندہ اپنی نگاہ کو کھلا چھوڑ دے' اس سے بندہ ایسی ایسی چیزیں دیکھتا ہے جس سے اس کا اپنی خواہشات کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن ہر وہ چیز جس کو نگاہ دیکھتی ہے اس کو حاصل کرنا بھی آسان نہیں ہوتا اور یہی چیز دِل کے لیے ندامت اور تکلیف کا باعث ہے۔

2. جس طرح بندہ اگر نگاہ کو کھلا چھوڑ دے اور اس کی حفاظت نہ کرے تو اس سے دِل میں تاریکی پیدا ہو جاتی ہے جس کا اثر چہرے اور دوسرے اعضاء میں واضح نظر آتا ہے' بعینہٖ اگر نگاہ کو پست رکھا جائے تو دِل میں ایسی روشنی اور نور پیدا ہو جاتا ہے جس کا اثر آنکھوں' چہرے اور دوسرے اعضاء سے بھی نظر آتا ہے۔

3. نگاہ کے پست رکھنے سے انسان کو فراست ملتی ہے اور یہ فراست نور میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ [النور: ۳۵]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے''۔

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم یہ دیا کہ:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾ [نور : ۳۰]

''اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھیں''۔

۴ نگاہ کو پست رکھنے سے آدمی کے دِل میں نور پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے علم کے راستے ہموار ہو جاتے ہیں' اس کے دروازے کھل جاتے ہیں اور علم کو حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن جو بندہ اپنی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتا اس کا دِل گدلا سا رہتا ہے اور علم کے دروازے بھی اس پر بند ہو جاتے ہیں۔

۵ نگاہ کو پست رکھنے سے دِل قوی' مضبوط اور بہادر ہو جاتا ہے۔ علمی دلائل کے ساتھ ساتھ اسے بصیرت کا غلبہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن جو بندہ اپنی خواہشات کا تابع ہو جاتا ہے' اس کا دِل بوجھل اور کمزور ہو جاتا ہے۔

۶ اس سے دِل کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور دِل کو ایسی لذت اور سرور ملتا ہے جو غیر محرم تصویروں اور بُری چیزوں کو دیکھ کر بھی نہیں ملتا۔

۷ نگاہ کو پست رکھنے سے دِل خواہشات کی غلامی سے بچ جاتا ہے' خواہشات کا غلام بندہ ظاہری طور پر آزاد نظر آتا ہے' لیکن حقیقت میں وہ غلام ہی ہوتا ہے۔

۸ نگاہ کو پست رکھنا جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے کو بند کر دیتا ہے۔ بندہ جب کسی غیر محرم چیز کو دیکھتا ہے تو اس کی شہوت اسے برائی پر آمادہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان سے بچنے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ برائی کرنے اور جہنم میں جانے سے بچ گیا ہے۔ لیکن جو ان حرام کردہ چیزوں کی رعایت نہیں کرتا وہ لامحالہ ممنوعہ کاموں کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ پھر اس کے لیے جہنم سے بچنا آسان نہیں رہتا۔

۹ نگاہ کو پست رکھنے سے بندے کی عقل زیادہ ہو جاتی ہے اور قوی ہو جاتی ہے۔ صرف وہ بندہ اپنی نگاہ کی حفاظت نہیں کر سکتا جس کی عقل ہلکی ہو' جلد غصہ آ جاتا ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور انجام کی پرواہ نہ ہو۔ عقل کا سب سے بڑا خاصہ یہ ہے کہ وہ انجام کار کو مدنظر رکھتی ہے۔ اپنی نگاہ کو کھلا چھوڑنے والا اگر اس کے نقصانات جان لے تو اپنی نگاہ کو ہرگز کھلا نہ چھوڑے۔

10 نگاہ کو پست رکھنا شہوات کو بھڑکنے سے باز رکھتا ہے اور غفلت کی نیند سے چھٹکارا دلا دیتا ہے' جبکہ نظر کو کھلا چھوڑ دینے سے بندہ اللہ تعالیٰ اور آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔[1]

لٰہذا اے میرے مسلمان بھائی! جان لے کہ نظر [آنکھ] اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے' اس نعمت سے صحیح فائدہ اٹھا' اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے اس کی نافرمانی نہ کر' اسے حرام چیزوں سے جھکا کر رکھ' پھر تجھے فائدہ ہوگا۔ اور اس بات سے ڈرتا رہ کہ کہیں اللہ تعالیٰ تجھ سے اس نعمت کو چھین نہ لے۔ چند لمحوں کی حفاظت سے تو بہت بڑا اجر حاصل کر سکتا ہے اور بہت بڑے شر سے بچ سکتا ہے۔

لَيْسَ الشُّجَاعُ الَّذِي يَحْمِي مَطِيَّتَهُ   يَوْمَ النِّزَالِ وَ نَارُ الْحَرْبِ تَشْتَعِلُ
لٰكِنْ فَتًى غَضَّ طَرْفًا أَوْثَنَى بَصَرًا   عَنِ الْحَرَامِ فَذَاكَ الْفَارِسُ الْبَطَلُ

''وہ بندہ بہادر نہیں جو جنگ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے اپنی سوار کو بچالائے۔
البتہ وہ بندہ بہادر شہسوار ہے جو حرام [چیزوں] سے اپنی نگاہ کو پھیر لے اور اپنی نگاہ کو پست رکھے''۔

---

1 روضة المحبين و نزهة المشتاقين، صفحه نمبر ۸۸ تا ۹٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

6- موسیقی نہ سننا

جنسی شہوت کو بھڑکانے والے گانے سننا حرام ہے۔ اسی طرح ساز والے گانے سننا بھی حرام ہے۔

گانا بجانا اور نوجوان نسل کا طرزِ عمل:

جو لوگ گانوں کو سننا جائز قرار دیتے ہیں' ان کے فتووں سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے اور مذہب کے اندر اس طرح کی ناجائز رخصتیں تلاش کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے' کیونکہ ایسا کرنا مکر وفریب کا کام ہے۔ اس وقت امتِ مسلمہ کے نوجوانوں کو اس بیماری سے شفاء حاصل کرنے کی اشد ضرورت ہے' وقت بہت قلیل ہے' عمر ختم ہونے کا کسی کو نہیں پتہ' کوئی نہیں جانتا کہ موت کہاں گھات لگائے بیٹھی ہے۔ کتنے ہی نوجوان ایسے ہیں جن کو گانوں نے اپنا اسیر کر لیا ہے۔ ان کے بغیر انہیں زندہ رہنا بھی مشکل لگتا ہے۔ ان کے دِلوں سے ایمان بالکل ختم ہو چکا ہے' ان گانوں نے نوجوانوں کو فسق و فجور کے دلدل میں دھکیل دیا ہے۔

اکثر نوجوان سڑکوں پر موجود کیسٹ گھروں میں حیران و پریشان گھومتے نظر آتے ہیں' ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہر نئے آنے والے گانے کو پہلے ہی حاصل کر لیا جائے۔ وہ نئے گانوں کی ایک کیسٹ کے منہ بولے دام دے کر بھی نادم نہیں ہوتے۔ یہ لوگ جتنے داموں کی ایک کیسٹ خریدتے ہیں اس کا دسواں حصہ بھی راہِ خدا میں صدقہ وخیرات نہیں کرتے۔ پھر کیا ایسے لوگوں کے لیے ہلاکت نہیں؟!!

لوگ اونچی آواز میں گاڑیوں میں گانے لگا دیتے ہیں اور لوگوں [مریضوں' پرہیزگاروں وغیرہ] کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ آدھی آدھی رات تک گانے سنتے ہیں' حالانکہ اس وقت انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے اور توبہ استغفار کرنی چاہئے۔ ان کی اکثر راتیں اس طرح گزرتی ہیں کہ سگریٹ کے کش لگائے جا رہے ہوتے ہیں اور خود رنگ برنگی ہلکی لائیڈنگ میں اٹھنے والی موسیقی کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نشے میں مدہوش ہو جاتے ہیں' ان پر شیطانی وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے' ان کی نظر کبھی سگریٹ سے اٹھنے والا دھواں دیکھتی ہے اور کبھی کمرے کی چھت کو گھورتی ہے' خیالوں ہی خیالوں میں محبت کے منصوبے باندھ رہے ہوتے ہیں' ایسی سنجیدہ حالت ہوتی ہے گویا سروں پر پرندے بیٹھے ہوں' عورتوں کی طرح ٹھنڈی سانسیں لیتے ہیں اور ٹھنڈی آہیں بھرتے ہیں' مردانگی کی حالت سے دور نکل جاتے ہیں' ان کی حالت اس بکری کی سی ہو جاتی ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان حیران گھومتی پھرتی ہے' ان کا شمار اس وقت نہ مردوں میں کیا جا سکتا ہے نہ عورتوں میں' بلکہ ان پر ایک تیسری کیفیت طاری ہوتی ہے' انہیں مخنث کہا جا سکتا ہے۔ اگر تو ایسے نوجوانوں کی حالت کا مشاہدہ کر لے تو تجھ کو ان کی حالت پر رونا آئے اور تو یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ کیا ان کا شمار مسلمانوں میں ہوگا؟!!

اے میرے بھائی! کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تیرا شمار بھی مخنثوں میں ہو؟!! اگر تو پسند نہیں کرتا تو پھر خود کو اور اپنے گھر والوں کو گانوں اور موسیقی سے دور رکھ' یہ بندے کو ایمان سے خالی کر دیتے ہیں' پھر ایسے بندے سے کسی بھلائی کی امید نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا تجھے چاہیے کہ اپنی مجلسوں اور گھروں کو قرآنِ مجید کی تلاوت سے روشن کر' یہ ربّ کا عطا کردہ علاج ہے اور یہی روحانی طب ہے۔ اب علاج تیرے سامنے ہے اور یہ تجھ پر منحصر ہے کہ تو اس سے کتنا فائدہ اٹھاتا ہے۔

آلاتِ لہو اور موسیقی کی حرمت:

ہو سکتا ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں سے ہو جو موسیقی کو جائز قرار دیتے ہیں' اگر تو آپ موسیقی اور گانوں کو جائز سمجھتے ہیں اور اپنے غموں اور پریشانیوں کو ہلکا کرنے کے لیے اس کے اباحت سے سکون محسوس کرتے ہیں تو جان لیں کہ بعض پہلے فقہاء نے بھی اسے جائز قرار دیا ہے' لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے اور وہ فقہاء بھی کوئی بڑے مایہ ناز فقہاء میں سے نہ تھے۔ جو بندہ ان فقہاء کی دی ہوئی رخصت کے پیچھے چلے گا اس بندے میں ہر طرح کی برائی اکٹھی ہو جائے گی۔ ایسے لوگ یہ ہذیان بکتے ہیں کہ گانا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بجانا انہیں غم اور پریشانیوں سے راحت پہنچاتا ہے۔ جن لوگوں کی یہ حالت ہو جائے پھر دُنیا اور آخرت میں ان کے لیے عذاب ہی عذاب ہے' اور جو لوگ اسے حرام سمجھتے ہیں' اس کی آواز کان میں پڑتے ہی پریشان ہو جاتے ہیں' دم گھٹنے لگتا ہے' تو ایسے لوگ دُنیا اور آخرت کی سعادتوں کو سمیٹنے والے ہیں۔ ان کا دِل مطمئن رہتا ہے۔ وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ موسیقی میں نقصان ہی نقصان ہے' اس سے بندے کا ایمان خراب ہو جاتا ہے۔ جو بندہ عقلمند ہے اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ درج ذیل آیاتِ قرآنی موسیقی کی حرمت پر واضح دلالت کرتی ہیں:

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ ﴾ [إسراء : ٦٤]

''اور ان میں سے جس کو تو اپنی آواز کے ساتھ بہکا سکے' بہکا''۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شیطان کی آواز سے مراد موسیقی' آلاتِ موسیقی اور لہو ولعب ہے۔

ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''شیطان کی آواز سے مراد بانسری کی آواز [آلاتِ موسیقی وغیرہ] ہے''۔ [1]

علامہ ابوبکر جزائری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ موسیقی' میوزک وغیرہ سے باز آ جائیں' یہ قبیح اور حرام چیزیں ہیں اور شیطانی ہتھیار ہیں۔ ان چیزوں کے ساتھ شیطان اللہ کے بندوں کو نافرمانی اور گناہ وغیرہ پر ابھارتا ہے''۔ [2]

② اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ

[1] الجامع لأحكام القرآ: جلد نمبر ۱۰، صفحه نمبر ۲۹۳.

[2] الإعلام بأنّ العزف والغناء حرام (۲۵).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عِلْمٍ ﴾ [لقمان : ٦]

''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو غافل کرنے والی بات خریدتے ہیں' تاکہ جانے بغیر اللہ تعالیٰ کے راستے سے [لوگوں کو] گمراہ کر دیں [اور بھٹکا دیں]''۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیتِ کریمہ کا مطلب پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اَلْغِنَاءُ، وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، وَ یُرَدِّدُهَا ثَلَاثُ مَرَّاتٍ))۔❶

''اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں' غافل کرنے والی بات سے مراد گانا بجانا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات تین مرتبہ دُہرائے''۔

④ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ○ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ○ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ○ ﴾ [نجم : ٥٩ – ٦١]

''تو کیا تم [لوگ] اس بات سے [یعنی قیامت کے آنے سے] تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو''۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا:

''قبیلہ حمیر کی زبان میں ﴿ سَمْد ﴾ کا مطلب ''گانا بجانا'' ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: ﴿ سَمِدْ لَنَا ﴾ یعنی ﴿ غَنِّ لَنَا ﴾ ''ہمارے لیے گاؤ بجاؤ''۔

مذکورہ آیت کا یہ مطلب ہے کہ جب وہ قرآن کی تلاوت [کی آواز] سنتے تو گانا بجانا اور کھیلنا شروع کر دیتے' تاکہ قرآن کی آواز ان کے کانوں میں نہ آئے''۔❷

---

❶ تفسیر القرآن العظیم: جلد نمبر ٣، صفحه نمبر ٤٢٦.

❷ الجامع لأحكام القرآن: جلد نمبر ١٨، صفحه نمبر ١٢٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ جزائری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ بالا تینوں آیات قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ ائمہ تفسیر کا کہنا ہے کہ یہ تینوں آیتیں موسیقی کی حرمت پر واضح دلالت کرتی ہیں۔ ان ائمہ میں سے مفسر کبیر امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں''۔ [1]

ان آیاتِ قرآنی کے علاوہ بہت زیادہ احادیث بھی موسیقی کی حرمت پر واضح دلالت کرتی ہیں۔ ان احادیث میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

① سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَ الْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ)). [2]

''میری امت میں سے بعض لوگ ایسے ہوں گے جو زنا کاری، شراب، ریشم اور آلاتِ موسیقی کو جائز سمجھیں گے''۔

امام جزائری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ حدیث موسیقی کی حرمت پر واضح دلالت کرتی ہے۔ آلاتِ موسیقی کی حرمت میں اگر مذکورہ حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث یا آیت نہ بھی ہوتی تو یہ [حدیث ہی] موسیقی اور مروّجہ گانوں کی حرمت کے لیے کافی ہوتی''۔ [3]

② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلٰى أُمَّتِي الْخَمْرَ، وَالْمَيْسَرَ، وَالْكُوبَةَ

---

[1] الإعلام بأن العزف والغناء حرام، صفحه نمبر ۲۸، ۳۸.

[2] بخاري: كتاب الأشربة، باب ما جاء فيمن يستحلّ الخمر و يسمّيه بغير اسمه، حديث نمبر (۵۵۹۰).

[3] الإعلام بأن العزف والغناء حرام، صفحه نمبر ۲۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَالْغُبَيْرَاءَ، وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).[1]

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب' جواب' طبلہ اور آلۂ موسیقی [سارنگیاں] ان سب کو حرام ٹھہرایا ہے' اسی طرح ہر نشہ آور چیز بھی حرام ہے''۔

امام جزائری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حدیث میں مذکور لفظ ﴿ كُوْبَة ﴾ کا مطلب چھوٹا طبلہ ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ ''کوبہ'' آلاتِ موسیقی میں سے ہے' البتہ ''غبیراء'' کے مطلب میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ آلاتِ موسیقی میں سے ہے جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کا مطلب شراب ہے' جس کو حبشہ کے لوگ غلے سے بناتے ہیں۔ پہلا معنی زیادہ صحیح ہے''۔

حرمت موسیقی پر دلالت:

مذکور حدیث موسیقی کی حرمت پر درج ذیل طریقے سے دلالت کرتی ہے:

1. موسیقی لہو ہے اور حرام ہے۔ اگر یہ حرام نہ ہوتی تو پھر اس کے آلات کو حرام قرار [کیوں] دیا جاتا؟!!
2. آج کل جو گانے مشہور ہیں اور جو مختلف اسٹیشنوں سے جاری کیے جا رہے ہیں' وہ گانے بجانے کے آلات مثلاً باجے' بانسری وغیرہ سے خالی نہیں ہوتے۔ ایک تو یہ گانے بذاتِ خود حرام ہیں' دوسرا ان میں بُرے اور فحش الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو کہ حرام ہیں۔ پھر ان گانوں کو گانے والیاں زنا کار' فحاشہ عورتیں ہیں جن کی آواز سننا ہی مردوں پر حرام ہے' یا پھر یہ گانے ایسے مخنث قسم کے مرد گاتے ہیں جو گانے میں اتنی مہارت رکھتے ہیں کہ ان کی آواز سن کر انسان کے جنسی جذبات برانگیختہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے عورتوں پر [ایسے مخنثوں کی] آواز سننا حرام ہے۔

---

[1] مسند احمد، حدیث نمبر (۶۵۹۱)۔ علامہ احمد شاکر فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی معنیٰ کی ایک حدیث صحیحہ میں بھی نقل کی ہے، دیکھئے (۱۷۰۸)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ ساتھ گانوں میں ایسے لہو ولعب آلات [یعنی آلاتِ موسیقی] بھی استعمال ہوتے ہیں جن کی واضح حرمت بخاری شریف کی حدیث میں گزر چکی ہے۔" ❶

محدثِ عصر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اے مسلمان بھائی! جان لے کہ ان [آلاتِ موسیقی اور موسیقی] کی حرمت پر دلالت کرنے والی احادیث کافی زیادہ ہیں۔ امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان احادیث کی تعداد دس سے زیادہ ہے اور یہ تعداد کثیر ہے۔ ان احادیث کے متن، جن میں ان کی حرمت ثابت ہوتی ہے، یقینی طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں"۔ ❷

گانے کے مختلف نام:

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف "إغاثة اللهفان" میں فرماتے ہیں:

"گانا بجانا شیطانی سماع ہے، یہ رحمانی سماع [تلاوتِ قرآن] کے بالکل متضاد ہے۔ شرع میں اس [گانے بجانے] کے دس سے اوپر نام کے ساتھ ان کا تذکرہ ہے۔ ذیل میں ان کا ذکر ہے:

① لَهْوَ الْحَدِيثِ "بیہودہ گوئی":

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ﴾ [لقمان: ٦]

"اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو غافل کرنے والی بات خریدتے ہیں"۔

②، ③ جھوٹ اور لغو:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ○ ﴾ [فرقان: ٧٢]

---

❶ الإعلام بأن العزف والغناء حرام، صفحه نمبر ٣٩، ٤٠.

❷ تحریم آلات الطرب، صفحه نمبر ٣٦.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اور جو [لوگ] جھوٹ میں شریک نہیں ہوتے اور جب بے ہودہ کام کے پاس آتے ہیں تو باعزت گزر جاتے ہیں''۔

مذکورہ آیت کا سبب نزول اگرچہ خاص ہے' لیکن اس آیت کا معنیٰ عام ہے اور ہر اس بندے کو شامل ہے جو......

ذرا اس بات پر غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ ''جو لوگ جھوٹ میں شریک نہیں ہوتے'' فرمایا اور ﴿لَا یَشْهَدُوْنَ بِالزُّوْرِ﴾ ''جھوٹی قسم نہیں کھاتے'' نہیں فرمایا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس بات پر تعریف کی ہے کہ وہ جھوٹی مجلسوں میں حاضر نہیں ہوتے' جھوٹی قسم کھانا [یا غلط کام کرنا] تو بہت دور کی بات ہے!!۔ اور گانا بجانا یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

④ **باطل:** اور باطل کی دو قسمیں ہیں:

❶ ہر وہ چیز جس کا وجود نہ ہو' باطل ہے۔

❷ یا موجود تو ہو لیکن حقیقت میں اس کا کوئی نفع نہ ہو۔

کفر' فسق' نافرمانی' جادو' گانا بجانا' بیہودہ گانے سننا' یہ سب دوسری قسم کے باطل کام ہیں:

⑤، ⑥ **تالیاں اور سیٹیاں:**

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے متعلق فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً﴾ [أنفال : ٣٥]

''اور اس گھر [مسجد] کے پاس ان کی نماز کبھی سیٹیاں بجانے اور تالیاں بجانے کے سوا نہیں ہوتی''۔

اگر نماز کی حالت میں کسی مرد کو کوئی پریشانی لاحق ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تالی بجانا مشروع قرار نہیں دیا' بلکہ سبحان اللہ کہنے کا حکم دیا ہے' تاکہ ان کی مشابہت عورتوں کے ساتھ نہ ہو جائے۔ یہ تو صرف اس وقت ہے جب کوئی سخت ضرورت ہو بغیر ضرورت کے تالی بجانا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟!!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑦ زنا کاری کا منتر:

یہ نام گانے بجانے کے لحاظ سے موافق نام ہے۔ یہ نام فضیل بن عیاض کی طرف سے جانا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

((اَلْغِنَاءُ رُقْیَةُ الزِّنَا)).

''گانا بجانا زنا کاری کا منتر ہے''۔

⑧ نفاق پیدا کرنے والا:

چونکہ گانا بجانا دِل کو ذکرِ الٰہی سے غافل کر دیتا ہے' اسے فہم قرآن' تدبر قرآن اور قرآن پر عمل کرنے سے روکتا ہے۔ یقیناً تلاوتِ قرآن اور گانا بجانا دونوں ایک دِل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے' کیونکہ یہ دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ قرآن خواہشات کی پیروی سے روکتا ہے' پاکدامنی کا حکم دیتا ہے' نفسانی خواہشات اور گمراہی کے اسباب سے بچاتا ہے' شیطان کی پیروی سے روکتا ہے' جبکہ گانا بجانا ان سب کے مخالف حکم دیتا ہے۔ لہٰذا جان لیجئے کہ گانے بجانے کے چند خواص ہیں جو دِل کو نفاق سے رنگنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

⑨ شیطان کا قرآن:

یہ نام تابعین سے منقول ہے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ جب ابلیس کو زمین پر اتارا گیا تو اس نے کہا:

((یَا رَبِّ! لَعَنْتَنِی مَا عَمَلِیُ؟))

''اے میرے رب! تو نے مجھ پر لعنت کی ہے میں کیا کام کروں؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''تیرا کام لوگوں پر جادو کرنا ہے''۔

شیطان [ابلیس] نے کہا:

((فَمَا قُرْآنِیُ؟))

''میرا قرآن [پڑھائی] کیا [چیز] ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''شعر وشاعری کرنا [گانا بجانا]''۔

ابلیس نے کہا:

''میری آواز کیا ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ساز' سارنگیاں''۔

اس مذکورہ اثر تابعی کے قرآن وحدیث میں بہت زیادہ شواہد ہیں۔

⑩، ⑪ احمق آواز' گناہ والی آواز:

یہ نام نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے جن کی زبان وحی کی زبان تھی۔

⑫ شیطانی آواز:

چونکہ یہ بات معلوم ہے کہ گانا بجانا گناہ کے بڑے اسباب میں سے ہے' اسی لیے اس کا نام شیطانی آواز بھی ہے۔

⑬ شیطانی گیت [باجہ]:

یہ نام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رکھا تھا اور اسے نبی اکرم ﷺ نے ثابت رکھا۔

⑭ سُمُوْد ''گیت گانا'':

اس کی تشریح پیچھے آیات میں گزر چکی ہے۔

لفظِ غناء کے علاوہ یہ چودہ لفظ بھی اسی معنی میں استعمال ہوتے ہیں [1]

مختلف فیہ ترانے:

بسا اوقات جب شیطان دیکھتا ہے کہ جنسی شہوات کو بھڑکانے والی موسیقی کے ساتھ کسی آدمی کو بہکانا مشکل ہے' وہ بندہ ان گانوں کو حرام سمجھتا ہے' تب شیطان اس

---

[1] إغاثة اللهفان: جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۶۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بندے کو حق کی راہ سے روکنے کے لیے اس کے سامنے اسلامی ترانوں کو مزین کر کے پیش کرتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ دینی ترانوں میں غلو کرواتا ہے' یعنی انسان پہلے اسلامی ترانے سنتا ہے پھر دف کے ساتھ اسلامی ترانوں کا لطف اٹھاتا ہے اور پھر موسیقی اور ساز کی دھن پر کہے جانے والے اسلامی ترانوں کو سننے لگتا ہے۔ اسی طرح شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے اور آدمی کو شعور تک نہیں ہوتا' وہ اپنے وہم وگمان کے مطابق جہادی اور بہادری کے ترانے سنتا ہے اور اسے مستحسن کام سمجھتا ہے۔ یقیناً یہ جائز ہے' لیکن ان ترانوں کے ساتھ جو میوزک چلتا ہے وہ خالصتاً شیطانی چال ہے اور ایسے ترانوں کو سننا بالکل جائز نہیں۔

ڈاکٹر عمر سلیمان الاشقر اس کی [حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے اور] وضاحت میں فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ وہ اپنی نفسانی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لیے اور اپنے اونٹوں کو چست کرنے کے لیے سفرو حضر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ترانے پڑھتے تھے' ان ترانوں اور اشعار میں سے وہ شعر بھی بہت معروف ہے جو انہوں نے خندق کھودتے ہوئے کہا۔ [وہ شعر درج ذیل ہے:]

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

''ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی ہے کہ جب تک زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے''۔

پھر اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس شعر کا یوں جواب دیا:

أَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ [1]

---

[1] صحیح بخاری: كتاب الجهاد والسير، باب التحريض على القتال، حديث نمبر (٢٨٣٤).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! اصل خیر و بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے' پس تو انصار و مہاجرین سب کو بخش دے''۔

بعض لوگوں نے اشعار کے متعلق بالکل جمودی حالت اختیار کی ہے' انہوں نے ہر طرح کے اشعار کو ممنوع قرار دے دیا ہے' جبکہ بعض لوگوں نے اشعار اور گانے بجانے کے معاملے میں غلو سے کام لیا ہے' انہوں نے قرآن کو چھوڑ کر انہیں اشعار اور ترانوں کو قرب الٰہی کا ذریعہ اور دین بنا لیا ہے۔ وہ اپنا اکثر وقت انہیں کاموں میں گزار دیتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک تیسرا طبقہ بھی ہے' وہ صرف فارغ اوقات میں' سفر میں یا کام کرتے ہوئے نفس کو چست کرنے کے لیے اشعار کہتے ہیں' اور ان کے اشعار بھی خالصتاً اچھے ہوتے ہیں' جن میں طلبِ علم کی رغبت ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ سے اچھی امید ہوتی ہے۔[1]

7- جنسی شہوات کو بھڑکانے والے خیالات کو ترک کرنا

جو مسلمان شخص بھی جنسی شہوات کا شکار ہے' برے کام کرتا ہے اور بے حیائی کا مرتکب ہوتا ہے' اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کا علاج' جنسی شہوات کو بھڑکانے والے خیالات کو ترک کرنے کا' استعمال کرے۔ بوڑھوں کی نسبت نوجوانوں کے جنسی جذبات جلدی بھڑک اٹھتے ہیں۔

میں بلا مبالغہ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اکثر نوجوان جنسی شہوت کے بے لگام ہونے کی وجہ سے بڑی بڑی برائیوں اور فحش کاموں کا شکار ہوتے ہیں۔ اکثر ناتجربہ کار اور کم عقل نوجوان ہر وقت لڑکیوں اور عورتوں کے متعلق سوچتے رہتے ہیں' حتیٰ کہ انہیں لڑکیوں کے خیالات سوچنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور پھر مرنے تک اس سے چھٹکارا پانا

---

[1] جولة في رياض العلماء و أحداث الحياة، صفحه نمبر ٥٧، ٥٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شکل ہو جاتا ہے۔ اس سے نوجوان یا تو مشت زنی کا عادی ہو جاتا ہے جس سے اس کے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں یا پھر وہ بڑے بڑے جرائم [زنا کاری' ریپ وغیرہ] کا عادی ہو جاتا ہے۔

جب نوجوان اس کا عادی ہو جائے تو پھر ان گھٹیا اور ہلاک کرنے والے بُرے کاموں سے باز آنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس بندے کی ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے۔ اس سے بچنے کا بہترین علاج یہی ہے کہ بندہ ان شیطانی کاموں سے دور رہے جن سے جنسی شہوات بھڑک اٹھتے ہیں' اسی طرح بندہ اس ہلاکت سے محفوظ رہے گا جو دُنیا اور آخرت کی سعادت کو ختم کر دیتی ہے۔

اے مسلمان بھائی! جان لے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری بہت اہم چیز ہے' انسان کو اپنے نفس میں پیدا ہونے والی ہر جائز ناجائز سوچ کے پیچھے نہیں چل پڑنا چاہئے بلکہ عقل وفہم سے کام لینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمارے نفسوں اور ہماری سوچ وفکر کو سیدھے راستے پر رکھے۔ ہمارے اندر بے حسی اور اضطرابی کیفیت پیدا نہ ہو' بلکہ ہمارا نفس ہر اس کام کو کرنے کی طرف آگے بڑھے جس میں ہمارے لئے آگ سے چھٹکارا اور جنت میں داخلہ یقینی ہے۔

سینے میں کھٹکنے والی چیز گناہ:

ہر وہ بُرا خیال گناہ ہے جو انسان کے سینے میں کھٹکے۔ جو بندہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے دِل سے اشتعال برپا کر دینے والے خیالوں کو جڑ سے اکھیڑ ڈالے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے ان خیالات کی حقیقت سے آگاہی حاصل کرے' کیونکہ بعض اوقات یہ خیال چند وجوہات کی بناء پر دِل میں آ جاتے ہیں جیسے غلط گندے اور فحش قسم کے اخبار اور میگزین پڑھنا' جنسی ناولوں سے لطف اندوز ہونا اور ان سب کا مقصد صرف اور صرف عادت کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ جبکہ بعض لوگ ان چیزوں کو اس لیے پڑھتے ہیں' تاکہ انہیں ازدواجی زندگی کے بھید معلوم ہو جائیں اور اس میدان کی زیادہ سے زیادہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معلومات ان کے پاس ہوں۔ یہ چیز انسان کو دھوکے میں رکھتی ہے اور وہ زیادہ معلومات کی حرص میں زیادہ سے زیادہ گناہ کے کاموں کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور ان خیالات کے دلدل میں پھنس جاتا ہے جو جنسی شہوت کو خوب بھڑکاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ ﴾ [شمس : ۹، ۱۰]

''یقیناً کامیاب ہوگیا وہ جس نے اسے [نفس کو] پاک کرلیا اور نامراد ہوگیا وہ جس نے اسے مٹی میں دبا دیا''۔

لہٰذا اے مسلمان! اپنے آپ کو دھوکے میں نہ رکھ اور جان لے کہ انجام کار یا تو نعمتوں والی جنت ہے یا پھر سلگتی ہوئی جہنم ہے۔ یقیناً شیطان مردود نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ:

﴿ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ ﴾ [اعراف : ۱۷]

''پھر میں ہر صورت میں ان کے آگے سے، ان کے پیچھے سے، ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر کرنے والا نہیں پائے گا''۔

شیطانی ہتھکنڈوں سے بچیئے:

ہمارے اور شیطان کے درمیان جنگ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ یقیناً شیطان اپنے ساتھ ایک بڑی جماعت کو لے کر دوزخ میں داخل ہوگا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا شمار بھی دوزخیوں میں ہو جائے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم گناہوں سے بچ کر اپنی زندگی گزاریں۔

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))[1].

''نیکی یہ ہے کہ بندے کا اخلاق اچھا ہو اور گناہ وہ ہے جو بندے کے دِل میں کھٹکے اور وہ اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس پر اطلاع پائیں''۔

حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "جَامِعُ الْعُلُوْمِ وَالْحِكَمِ" میں فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ چیز گناہ ہے جو دِل میں اضطرابی کیفیت پیدا کر دے اور اس سے سینہ کشادہ نہ ہو' اس کے ساتھ ساتھ وہ چیز لوگوں کی نظر میں بھی ناپسندیدہ ہو' اس کا نام سن کر ہی لوگ اس سے نفرت کا اظہار کریں' جو چیز اشکال پیدا کرے اس کے گناہ ہونے کی سب سے بڑی نشانی یہی ہے کہ لوگ اس چیز [یا کام] سے [اور اس کے کرنے والے سے] نفرت کا اظہار کریں۔[2]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ، وَ مَا رَأَوْهُ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّءٌ))[3].

''جس چیز [اور کام] کو مسلمان اچھا سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے اور جس چیز کو مسلمان فطرتاً اچھا نہیں سمجھتے وہ اللہ کے ہاں بھی بری ہے''۔

حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دانا مومن پر حق و باطل کا معاملہ ڈھکا چھپا نہیں رہ سکتا۔ مومن بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیے

---

[1] صحیح مسلم: كتاب البر والصلة والآداب، باب تفسير البرّ والإثم، حديث نمبر (٢٥٥٣).

[2] جامع العلوم والحكم: جلد نمبر ٢، صفحه نمبر ١٠١.

[3] مسند احمد، حديث نمبر (٣٦٠٠). علامہ احمد شاکر فرماتے ہیں یہ صحیح قول ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گئے نور کے ساتھ حق کو پہچان لیتا ہے اور اس کا دِل اسے قبول کر لیتا ہے اور وہ باطل سے نفرت کرتا ہے' اس کو بُرا سمجھتا ہے اور اس سے دور بھاگتا ہے'' ❶۔

نواسۂ رسول ﷺ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے یہ کلمات یاد کیے ہیں:

((دَعْ مَا یُرِیْبُكَ إِلٰی مَا لَا یُرِیْبُكَ)) ❷۔

''جو چیز مشتبہ ہے اسے چھوڑ دے اور جو واضح ہے اس پر عمل کر''۔

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب بندے کو کسی چیز [کے حلال یا حرام ہونے] میں شبہ ہو تو اس چیز کو استعمال نہیں کرنا چاہئے' کیونکہ جو چیز خالصتاً حلال ہو اس سے مؤمن بندے کے دل میں شک پیدا نہیں ہوتا' یعنی پریشانی اور اضطراب پیدا نہیں ہوتا' بلکہ نفس اس چیز کی طرف مطمئن اور پرسکون ہو جاتا ہے اور دِل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے' جبکہ شبہات والی چیزوں سے دِل میں پریشانی اور اضطرابی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے'' ❸۔

سیدھے راستے کی طرف لوٹیے:

جو بندہ یہ چاہتا ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہ سکے' اسے چاہئے کہ وہ ان تمام تعلقات اور مشاغل کو ترک کر دے جو اسے اللہ تعالیٰ [کے راستے] سے روکنے

---

❶ جامع العلوم والحکم: جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۰۱.

❷ نسائي: الحث علی ترك الشبہات: حدیث نمبر (۵۷۱۱).

سنن الدارمي: کتاب البیوع، باب دع ما یریبك إلی ما لا یریبك، حدیث نمبر (۲۴۳۷).

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

❸ جامع العلوم والحکم: جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۲۸۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والے ہیں۔ جو بندہ پوری دِل جمعی کے ساتھ اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہوگا وہ خوش بخت ہوگا اور [دُنیا و آخرت کی] سعادت سمیٹ لے گا۔ لیکن جو بندہ اپنے رب کے سیدھے راستے سے منحرف ہو کر جنسی خواہشات کے درمیان حیران و پریشان گھومتا ہے' وہ بندہ [دُنیا اور آخرت کی] سعادت سے محروم رہتا ہے' اس کے دِل میں خواہشاتِ نفسانی کی محبت کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا' اللہ کے ذِکر سے بالکل خالی اور غافل ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر ہی اضطرابی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور شہوات کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے۔

برے خیالات سے کیسے چھٹکارا پایا جائے؟:

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں اپنی کتاب ''الفوائد'' میں جو کچھ لکھا ہے' وہ اس لائق ہے کہ اسے سونے کے پانی سے لکھا جائے۔ فرماتے ہیں:

جان لیجئے کہ دِل میں پیدا ہونے والے خیالات اور وسوسات انسان کو سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں' پھر انسان جس چیز کے متعلق زیادہ سوچتا ہے اس کا تذکرہ بھی کرتا ہے اور جب انسان کسی چیز [یا کام] کا تذکرہ کرتا ہے' تو پھر اسے کرنے کا ارادہ بھی کرتا ہے۔ یہ [کام کا] ارادہ انسان کے اعضاء کو اس کام کے کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ پھر انسان آہستہ آہستہ اس کام کا عادی ہو جاتا ہے اور جب انسان کسی کام کا عادی ہو جاتا ہے اور وہ عادت پختہ اور مضبوط ہو جاتی ہے' تب اس کام کو چھوڑنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر انسان شروع ہی میں آنے والے خیالات اور وساوس کو شیطانی خیالات سمجھ کر سختی سے چھوڑ دے تو ایسا کرنا آسان ہے۔ یہ بات معلوم ہے کہ انسان کے بس میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اپنے خیالات پر کنٹرول کر سکے اور شیطانی وساوس پر غلبہ پا سکے' کیونکہ یہ خیالات انسان پر یکبارگی سخت قسم کا حملہ کرتے ہیں' ان سے صرف وہ بندہ محفوظ رہ سکتا ہے جو پختہ ایمان والا اور کامل العقل ہو' وہ بندہ نہ صرف ان شیطانی خیالات پر کنٹرول کر سکتا ہے' بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے فائدے کے اچھے اچھے کام بھی کر سکتا ہے۔

انسان کے نفس یعنی دِل میں جو خیالات اور وسوسات گردش کرتے ہیں ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی مثال اس دانے کی سی ہے جسے چکی میں پیسنے کے لیے گرایا جاتا ہے' چکی کو بغیر دانے کے خالی نہیں چلایا جاتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس کے اندر تھوڑے بہت دانے ہوں۔ یعنی ایسا نہیں ہوسکتا کہ دِل خیالات سے خالی ہو۔ اب یہ بندے پر منحصر ہے کہ وہ اپنے دِل میں اچھے خیالات کو جگہ دے کر اپنا اور لوگوں کا فائدہ سوچتا ہے' یا پھر بُرے خیالات کو جگہ دے کر اپنی عاقبت خراب کرتا ہے۔ جس طرح اگر چکی والا چکی میں گندم ڈالے گا تو اس کا اپنا بھی فائدہ ہوگا اور لوگوں کو بھی فائدہ ہوگا' لیکن اگر وہ گندم کی جگہ مٹی اور کنکریاں پھینکے گا تو اس سے کھانے والا آٹا ہرگز نہیں نکل سکتا' بلکہ گند نکلے گا' چکی خراب ہو جائے گی' اپنا بھی نقصان ہوگا دوسروں کو بھی فائدہ نہ پہنچے گا۔

لہٰذا اگر انسان دِل میں آنے والے بُرے خیالات کو ابتداء ہی میں اہمیت نہ دے' انہیں دِل سے نکال دے' تو پھر دوبارہ اس کے دِل میں ویسے خیالات مزید نہیں آئیں گے' لیکن اگر بندہ ایسے خیالات کو شروع ہی میں اہمیت دینے لگے' تو پھر انسان ان خیالات کو سوچے گا' یہ سوچ اس کام کے ارادے تک پہنچائے گی اور پھر ارادہ انسان کو اس کام کے کرنے پر مجبور کرے گا۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ بُرے خیالات پر کنٹرول پانا' سوچ وفکر پر قابو پانا کسی کام کے ارادے پر کنٹرول پانے سے آسان ہے' جبکہ ارادے پر کنٹرول کرنا کسی بُرے کام سے رُک جانے سے آسان ہے۔ پھر اگر انسان کوئی بُرا کام ایک مرتبہ کرلے تو اس کے بعد اس پر قابو پانا اِس سے آسان ہے کہ انسان کسی ایسے کام پر قابو پائے جس کی اسے عادت پڑ چکی ہے۔ لہٰذا برائی پر قابو پانے کا سب سے بہترین علاج یہ ہے کہ انسان ان کاموں کے متعلق نہ سوچے جن میں اس کا فائدہ نہیں' بلکہ وہ اپنے آپ کو ان کاموں میں مشغول رکھے اور وہ باتیں سوچے جن میں فائدہ ہے۔ انسان کو ہمیشہ اس بات سے چوکنا رہنا چاہیے کہ کہیں شیطان اس کی سوچ' فکر اور ارادے کو اپنے قبضے میں نہ کرلے' کیونکہ ایسا کرنے سے شیطان بآسانی انسان کے دِل میں برے خیالات ڈال سکتا ہے' اچھے خیالات کو دور [illegible] سکتا ہے [illegible] انسان کی اپنی سستی کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ ہے۔❶

شیطان مسلمان بندے کے دِل کو کیسے قابو کرتا ہے:

فاضل شیخ وحید عبدالسلام بالی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''اے مسلمان بھائی! جان لے کہ شیطان ہر اس بندے کو اپنے کنٹرول میں کر لیتا ہے جس کا دِل ذکر الٰہی' پرہیز گاری' خلوصِ نیت اور یقین سے خالی ہو' شیطان اس انسان کو مختلف قسم کے وسوسات کا اسیر بنا دیتا ہے' جب شیطان اس بندے کے دِل کو خالی دیکھتا ہے تب اس کے دِل میں ٹھکانہ پکڑ لیتا ہے اور اسے اپنے قابو میں کر لیتا ہے۔

جب بندے کا دِل ایمان سے معمور ہو' پرہیز گاری سے آراستہ ہو اور خدا کی یاد سے منور ہو' تب شیطان کو اس پر کوئی غلبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

اصل مصیبت اور پریشانی اس وقت ہوتی ہے جب انسان کا دِل شہوات کی محبت سے پر ہو' شیطانی جال میں جکڑا ہوا ہو' اس وقت شیطانی کنٹرول سے نکلنا بھی انسان کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ انسان کی مثال اس کتے کی سی ہو جاتی ہے جو ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرتا ہے جس کے سامنے گوشت پڑا ہوا ہے' کتا گوشت اٹھانے کی کوشش کرتا ہے' آدمی اسے ڈراتا دھمکاتا ہے' لیکن کتا پھر بھی گوشت اٹھانے کی کوشش کرتا ہے' لیکن جب آدمی وہاں سے گوشت اٹھا لیتا ہے' تب کتا مایوس اور نا اُمید ہو جاتا ہے اور وہاں سے چلا جاتا ہے' کیونکہ اسے گوشت حاصل کرنے کی اب کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ یہی حالت اس انسان کی ہے جس کا دِل خواہشات سے بھرا ہوتا ہے' خواہشات نے انسان کو اپنے کنٹرول میں کیا ہوتا ہے' آدمی اس وقت تک ان خواہشات سے جان نہیں چھڑوا سکتا جب تک وہ اپنے دِل کو ان خواہشات سے پاک نہ کر لے' پھر اپنے دِل کو تقویٰ اور پرہیز گاری کا ٹھکانہ نہ بنا لے۔ جب شیطان انسان

❶ الفوائد، صفحہ نمبر ۱۹۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے دِل میں وسوسات پیدا کر رہا ہو تب ان شیطانی وساوس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان درج ذیل کلمات کہے:

((أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم)).

''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں''۔

ایسا کہنے سے شیطان بھاگ جائے گا۔ اس کلمے کو تعوّذ کہتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ان کلمات کے کہنے سے شیطان اس وقت تک نہیں بھاگتا جب تک یہ کلمات کہنے والے بندے کا دِل ایمان کے نور اور تقویٰ' پرہیز گاری کی روشنی سے معمور نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ ﴾ [أعراف : ۲۰۱]

''یقیناً جو لوگ ڈرتے ہیں' جب انھیں شیطان کی طرف سے کوئی [برا] خیال چھو جائے تو ہوشیار ہو جاتے ہیں' پھر اچانک وہ بصیرت والے ہوتے ہیں''۔

مذکورہ بالا آیت صرف پرہیز گار لوگوں کے ساتھ خاص ہے''۔ [1]

شیطانی خیالات سے بچاؤ کا طریقہ:

اگر انسان کا نفس گھٹیا قسم کے وسوسات اور خیالات کا شکار ہو جائے تو بندے کو چاہیے کہ اپنے نفس کو سدھارنے کے لیے اور جنسی خواہشات کو کچلنے کے لیے پند و نصائح سے کام لے' اپنے نفس کو موت اور قبر کی سختیوں والی باتیں یاد کروا کر درست کرنے کی کوشش کرے۔ ان چیزوں کا تذکرہ انسان کو مضبوط دِل بنا دیتا ہے' اسے سیدھے راستے پر چلتے ہوئے' آنے والی مشکلات اور آزمائشوں کی وجہ سے کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوتی' انسان کا نفس ان کاموں کو پسند کرنے لگتا ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں۔

شیخ عمر سلیمان الأشقر رحمہ اللہ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

[1] وقاية الإنسان من الجن والشيطان، صفحه نمبر ۱۷۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب انسان کا نفس نافرمان ہو جائے' اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا نہ ہوتو انسان کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ موت' قبر' مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے' جنت' جہنم وغیرہ کا تذکرہ کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب دِل جہنم کی ہولنائیوں اور قبر کے عذاب کا تذکرہ کرتا ہے تو نفس برے کاموں کو چھوڑنے' دنیا سے بے رغبت ہونے اور آخرت کے لیے توشہ اکٹھا کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

یوم حساب کے لئے تیاری کریں:

جس طرح موت اور اس کی سختیوں کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے فرامین موجود ہیں بعینہٖ موت' اس کی سختیوں' قبر' اس کی آزمائشوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے فرامین قرآن مجید میں موجود ہیں۔ قرآن مجید میں اس بات کا تذکرہ بھی ہے کہ کس طرح قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ قرآن مجید میں یہ بھی ہے کہ یہ کائنات تباہ و برباد ہو جائے گی' سورج اور چاند کو گرہن لگ جائے' ستاروں کی لڑی ٹوٹ جائے گی' ستارے زمین پر گرنے لگیں گے' زمین اور پہاڑوں کو کوٹ کر برابر کر دیا جائے گا' سمندر میں آگ لگ جائے گی' بڑی بڑی ہولناکیاں رونما ہوں گی' پھر لوگ اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہوں گے جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا' تب لوگوں کو ننگے پاؤں ننگے بدن اکٹھا کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو ایسے دِن اکٹھا کریں گے جس دِن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ لوگوں کی حالت اس دِن ایسی ہوگی جیسے وہ نشے میں مدہوش ہوں' لیکن وہ نشے میں نہ ہوں گے' بلکہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا۔ حساب و کتاب کے لیے ترازو نصب کر دیئے جائیں گے' اس کے بعد کچھ لوگوں کو بھڑکتی ہوئی جہنم کی طرف دھکیل دیا جائے گا' جس سے نکلنا اور بچ جانا بہت مشکل ہوگا' جبکہ کچھ لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کی جنت میں داخل کر دیا جائے گا' جس جنت کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اس میں ہمیشہ جوانی ہوگی' کھانا پینا ہوگا' درختوں کا سایہ ہوگا' نا ختم ہونے والی خوشیاں ہوں گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا ○ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ○ ﴾ [واقعه : ۲۵، ۲٦]

''وہ اس میں نہ بے ہودہ گفتگو سنیں گے نہ گناہ میں ڈالنے والی بات۔ مگر یہ کہنا کہ سلام ہے' سلام ہے''۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ آخرت کے دن کے متعلق زیادہ سے زیادہ پڑھے' کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے' انسان برے کام چھوڑ دیتا ہے' اچھی کاموں کی عادت اپنا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کر لیتا ہے۔[1]

8- نیک رفقاء

اکثر طور پر ہم یہ بات سنتے رہتے ہیں کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ سے اس قدر حیاء کرے جس قدر وہ کسی نیک آدمی سے کرتا ہے' تو وہ نجات پا جائے اور فلاح پا جائے۔ یہ بات سراسر حقیقت پر مبنی ہے۔ بہت سے نافرمان بندے ایسے ہیں کہ جب وہ کوئی چھوٹی سی غلطی کا ارتکاب کر رہے ہوں اور انہیں کوئی نیک شخص دیکھ لے' تب ان کے چہرے کی رنگت شرم کے مارے بدل جاتی ہے' خود ہی اندازہ لگائیں کہ ایسے نافرمان بندے کو اگر کوئی نیک بندہ بڑی غلطی کا مرتکب ہوتا ہوا دیکھ لے تو اس نافرمان بندے پر شرم کے مارے کیا گزرے گی۔ یقیناً اس کے لیے یہ بڑی مشکل ہو جائے گی۔ لیکن اگر یہی بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے رب کے راستے کی طرف پلٹ آئے تب وہ اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ حیاء کرنے والا ثابت ہوتا ہے' کیونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ اس سے حیاء کی جائے اور اس کا خوف دِل میں رکھا جائے۔

خوفِ الٰہی کامیابی کی سیڑھی ہے:

آپ کسی بھی ایسے بندے سے جو دین الٰہی پر سختی سے کاربند ہے' سوال کر لیں

---

[1] منهاج تزكية النفس في الإسلام، صفحه نمبر ٤٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ تو اس دین کے احکامات پر اتنی سختی سے کیوں کاربند ہے؟ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی بناء پر تیرا اٹھنے والا ہر قدم راہِ ہدایت ہی کی طرف اٹھتا ہے؟ تو وہ بندہ بلا شک و تردد آپ کو یہی جواب دے گا کہ سب سے پہلا سبب اللہ تعالیٰ کی ذات [کا ڈر اور اس کی حیا] ہے۔ پھر فلاں نیک بندہ میری ہدایت کا سبب بنا' وہ ہمیشہ مجھے سیدھے راستے کی طرف بلاتا رہا' نیک کاموں کی نصیحت کرتا رہا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسانی فرمائی اور میرے دِل کو سیدھی راہ کی سوجھ بوجھ عطا فرمادی۔

مجھے وہ سوال اچھی طرح یاد ہے جو ایک دِن محمد صفوت نورالدین سے ہمارے ہاں مصر میں پوچھا گیا' اس سوال کا مضمون کچھ اس طرح تھا' سوال: ''میں ایک نوجوان شخص ہوں' میں نے ایک گناہ کیا' پھر میں مرتکب ہو جاتا ہوں پھر توبہ کر لیتا ہوں.... مجھے اس کا علاج بتائیں [تا کہ میں پھر اس گناہ کے ارتکاب سے باز آ جاؤں] ؟!! [یہ سوال ایک عام مجلس میں ہوا تھا] آپ موصوف نے اس کا یہ جواب دیا کہ تو اپنا اٹھنا بیٹھنا اچھے لوگوں کے ساتھ رکھ۔

اس بحث کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اچھی بیٹھک انسان کو ان چیزوں سے چھٹکارا دلا دیتی ہے جو چیزیں [یا کام] انسان کو چھوٹے بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نافرمان انسان جب اپنے نیک دوستوں کی طہارت' پاکدامنی' روح کی پاکیزگی وغیرہ دیکھتا ہے' ان کی سچی نصیحتیں سنتا ہے تو ہزار مرتبہ سوچتا ہے کہ ان کا ٹھکانہ کیا ہوگا اور میرا کیا' میں تو نافرمان بندہ ہوں' وہ بھی میری ہی عمر کے ہیں' ہمارا ہدف بھی ایک ہے' جنسی خواہشات بھی ایک ہیں' نافرمان بندہ یہی بات سوچتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی نیک بنا دیتے ہیں۔

نیک لوگوں کی صحبت کی ترغیب:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ﴾ [لقمان : ١٥]

''اور اس شخص کے راستے پر چل جو میری طرف رجوع کرتا ہے''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ [توبہ : ۷۱]

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ان کے بعض' بعض کے دوست ہیں' وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں''۔

﴿ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ﴾ [آل عمران : ۱۰۳]

''اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ''۔

اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے امتیوں کو برے دوستوں کی مصاحبت اور مجلس کے انجام سے ڈرایا ہے اور انہیں نیک' پرہیزگار لوگوں سے دوستی کرنے پر ابھارا ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيْسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَ كِيْرِ الْحَدَّادِ، لَا يَعْدِمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيْهِ أَوْ تَجِدُ رِيْحَهُ. وَكِيْرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَيْتَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً))[1]

''نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال مشک بیچنے والے یا لوہار کی سی ہے۔ مشک بیچنے والے کے پاس سے تم دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور پا لو گے' یا تو مشک ہی خرید لو گے ورنہ کم از کم اس کی خوشبو تو ضرور ہی پا سکو گے' لیکن لوہار کی بھٹی یا تمہارے بدن اور کپڑے کو جھلسا دے گی' ورنہ تم اس سے بدبو تو ضرور پا لو گے''۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ حدیث میں اس بندے کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی ممانعت آئی ہے جس کی مجالست دین و دنیا دونوں میں نقصان کا سبب ہے۔ نیز اس حدیث

---

[1] بخاری: کتاب البیوع، باب فی العطار و بیع المسک، حدیث نمبر (۲۱۰۱).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں اس بندے کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے' جس کی مجالست دین اور دُنیا دونوں میں فائدہ مند ہے۔'' ❶

ابوداؤد کی شرح ''عون المعبود'' کے مصنف فرماتے ہیں:

''مذکورہ حدیث میں اس بات کی طرف رغبت ہے کہ نیک لوگوں اور علماء کی مجلسوں میں آنا جانا چاہیے اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چاہیے' کیونکہ یہ دُنیا اور آخرت دونوں میں فائدہ مند ہے۔ نیز اس حدیث میں بُرے اور فاسق لوگوں کی صحبت سے اجتناب کی طرف رغبت بھی دلائی گئی ہے' کیونکہ ایسے لوگوں کی دوستی دین اور دنیا دونوں کے لیے خرابی کا سبب ہے۔'' ❷

لہٰذا اے مسلمان بندے! نیک لوگوں کی صحبت کو لازم پکڑ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی وصیت کی ہے اور برے' فاسق اور شیطان صفت انسانوں سے دور رہ' کیونکہ ان کی صحبت میں ہلاکت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ایسے لوگوں سے دور رہنے ہی میں بہتری ہے۔

دوست کیسا ہونا چاہیے؟

اے میرے مسلمان بھائی! ہر بندہ ایسا نہیں ہوتا کہ انسان اس سے دوستی کر لے' دکھ سکھ کی باتیں کرے اور مشاورت کرے' بلکہ ضروری ہے کہ ایسے ساتھی تلاش کیے جائیں جن میں چند اچھی خوبیاں ہوں۔ ان خوبیوں میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

❶ دوست مسلمان ہو' دین کے احکامات پر کاربند ہو' دین کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو' کتاب و سنت کا پیروکار ہو' بدعات اور خواہشاتِ نفسانی سے دور ہو۔

❷ اسلامی اخلاق میں رنگا ہوا ہو' اچھی عادات پر محافظت کرنے والا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ فتح الباری: جلد نمبر ٤، صفحہ نمبر ٤٠٧.

❷ عون المعبود: جلد نمبر ١٣، صفحہ نمبر ١٢٢.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ)). ❶

''مجھے صرف مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے''۔

❸ اس کا نفس ہر طرح کی میل کچیل سے پاک ہو' گندے کاموں سے دور رہنے والا ہو' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو' وہ بندہ بات اور کام میں بالکل پاکیزہ ہو' اول تو بُرے لوگوں کے ساتھ اس کی کوئی سلام و دُعا نہ ہو' اگر ہو بھی تو صرف اس نیت سے کہ ان کی اصلاح کرے۔ کیونکہ بُرے لوگوں کی باطنی شر و کینے سے محفوظ نہیں رہا جا سکتا۔ لیکن اگر بغیر کسی دینی مقصد کے ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہو تو اس کی مثال بری مجلس کی سی ہے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے۔

❹ دنیاوی معاملات میں اتنا حریص نہ ہو کہ ہر وقت دُنیا کے پیچھے ہی بھاگتا پھرے۔

چنانچہ امام ماوردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''انسان کو اس کے عزیز و اقارب کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ جس طرح کے اس کے ساتھی ہوں گے اسے بھی ویسا ہی سمجھا جائے گا۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''دوست موزوں ہونا چاہئے''۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے: ''کیونکہ چیز دوسری چیز پر اس قدر دلالت نہیں کر سکتی جس قدر ایک دوست دوست پر دلالت کرتا ہے' یہاں تک کہ اس قدر دھواں بھی آگ پر دلالت نہیں کرتا''۔

بعض حکماء کا کہنا ہے کہ کسی کو ساتھی بنانے سے پہلے اس کے عزیز و اقارب کے متعلق جان لو یعنی اس کا اٹھنا بیٹھنا کیسے لوگوں کے ساتھ ہے۔ بعض اُدباء کا کہنا ہے کسی آدمی کے متعلق وہی گمان کیا جا سکتا ہے جو اس کے ساتھی کے متعلق کیا جاتا ہے۔

عدی بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عَنِ الْمَرْءِ لَا تَسْأَلْ وَ سَلْ عَنْ قَرِيْنِهِ ... فَكُلُّ قَرِيْنٍ بِالْمُقَارِنِ يَقْتَدِيْ

إِذَا كُنْتَ فِيْ قَوْمٍ فَصَاحِبْ خِيَارَهُمْ ... وَلَا تَصْحَبِ الْأَرْدٰى فَتَرْدٰى مَعَ الرَّدِيْ

---

❷ الموطا لأمام مالك: كتاب حسن الخلق، باب ما جاء في حسن الخلق.

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھئے: الأدب المفرد، رقم (۲۰۷)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''کسی آدمی کے متعلق کوئی معلومات لینی ہوں تو اس آدموں کے متعلق نہ پوچھ' بلکہ جن لوگوں کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا ہے' ان کے متعلق سوال کر کہ وہ کیسے لوگ ہیں' کیونکہ ہر بندہ اپنے دوستوں کے نقش قدم پر چلتا ہے۔

جب تو کسی قوم [شہر' ملک یا محلے] میں رہنے کا ارادہ کرے تو اچھے لوگوں کا ساتھ تلاش کر اور گھٹیا لوگوں کا ساتھ تلاش نہ کر' کیونکہ ان گھٹیا لوگوں کے ساتھ تجھے بھی گھٹیا ہی شمار کیا جائے گا۔

لہٰذا انسان کو چاہئے کہ برے لوگوں کے ساتھ صحبت نہ رکھے' مشکوک لوگوں کی مجلسوں میں نہ بیٹھے' اس سے اس کی عزت زیادہ ہوگی اور کوئی اس پر انگلی بھی نہ اٹھا سکے گا''۔[1]

9- محاسبۂ نفس

یہاں پر آ کر بندے کے ایمان کا پتہ چلتا ہے کہ وہ پختہ ہے یا نہیں' آدمی کو نجات ہو سکتی ہے یا نہیں' انسان کا نفس یا تو اس الٹے پیالے کی طرح کالا سیاہ اور گناہوں سے اَٹا ہوا ہوگا جو نیکی اور برائی [اچھی اور بری چیز] میں کوئی فرق نہیں کرتا یا پھر انسان کا نفس روشن چمکدار ہوگا جسے قیامت تک [یعنی موت تک] کوئی آزمائش اور فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

نفس کے ساتھ جنگ:

یہاں جانچ پڑتال کی کسوٹی ایمان ہے اور اس کی لڑائی نفس کے ساتھ ہے۔ لڑائی اس سوکن کی طرح ہوتی ہے جو کسی پر رحمت' شفقت نہیں کرتی۔ کیونکہ جو بندہ بھی اس جنگ میں ہارے گا وہ دُنیا اور آخرت میں نقصان اٹھائے گا۔ اگر بندہ اپنے شیطانی نفس کے مقابلے میں ہار جائے' لیکن پھر دوبارہ محنت اور کوشش کر کے اپنے نفس کو پچھاڑ

---

[1] أدب الدنيا والدين (١٦٦، ١٦٧).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڈالے خواہشات کی قید سے آزاد ہو جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ نقصان میں ہے بلکہ یہاں پر بھی ہار شیطان ہی کی ہوئی ہے۔

ہم نفس کی اس جنگ میں، اور نفس کو سیدھے راستے پر لانے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں، اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے۔ واللہ! یہ کوئی معمولی جنگ نہیں اور یہ معمولی بھی کیسے ہو سکتی ہے، کیونکہ اس کا نتیجہ یا جنت ہے یا جہنم کی آگ!! نجات کا راستہ یہی ہے کہ بندہ صبر اور پرہیز گاری کا مظاہرہ کرے، پختہ ارادہ کرے، سچے دِل سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور پھر اسی پر توکل کرے۔

اے گناہگار شخص! اگر تجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ڈر ہے تو نجات کے راستے کو اپنا اور برائیوں، بے حیائیوں اور گناہوں سے باز آ جا۔ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خوف دلا، غلط راستوں سے اپنے آپ کو دور رکھ، وگرنہ تو بھی بدبخت ہلاک ہونے والے لوگوں کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے نفسوں کو برائی کی طرف مائل ہونے سے بچائے اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ [آمین]

اللہ تعالیٰ کا خوف:

جب بندے کے دِل میں یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کے ہر کام کی نگہبانی اللہ تعالیٰ خود فرما رہے ہیں، اس کا اٹھنا بیٹھنا، بولنا چالنا، اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں۔ ہر وقت وہ خدا کی نظروں میں ہے۔ تب بندہ برے کاموں اور گناہوں سے بچ جاتا ہے، گناہوں سے محفوظ رہنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ۝ ﴾ [شعراء: ۲۱۸، ۲۱۹]

''[اللہ وہ ذات ہے] جو تجھے دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے اور سجدہ کرنے والوں میں تیرے پھرنے کو بھی [دیکھتا ہے]''۔

﴿ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ﴾ [حدید: ٤]

''اور وہ [اللہ] تمہارے ساتھ ہے، جہاں بھی تم ہو''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ ﴾ [آل عمران : ٥]

"بے شک اللہ وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ زمین میں چھپی رہتی ہے اور نہ آسمان میں"۔

﴿ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ ﴾ [فجر : ١٤]

"یقیناً تیرا رب گھات میں ہے"۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور پوچھا:

((مَا الْإِحْسَانُ)).

"احسان اور نیکی کیا ہے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)).[1]

"احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی اس طرح عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو کم از کم وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے"۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو جوامع الکلم عطا ہوئے تھے ان ہی کلمات میں سے ایک کلمہ مذکورہ بالا ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی بندہ یہ سوچ لے کہ وہ عبادت کے دوران اللہ رب العزت کا دیدار کر رہا ہے، تو ایسا ممکن نہیں کہ وہ بالکل خاموشی اور پورے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز نہ پڑھے، نماز کو احسن طریقے سے پایۂ تکمیل تک نہ پہنچائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر حالت میں ایسی ہونی چاہئے گویا بندہ اللہ تعالیٰ کے بالکل [نظروں کے] سامنے کھڑا عبادت کر رہا ہے"۔

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الإیمان، باب بیان الإیمان و الإسلام و الإحسان....، حدیث نمبر (٩٦).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حق والوں اور سچے لوگوں نے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی اس لیے دعوت دی ہے' تا کہ انسان ان لوگوں کے احترام اور شرم وحیاء کو مدنظر رکھتے ہوئے گناہوں اور برائیوں سے بچا رہے' جب یہ بندہ نیک لوگوں سے شرم و حیا کی وجہ سے محفوظ رہ سکتا ہے تب وہ بندہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے ہے اور میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ہوں' وہ برائی کا ارتکاب کیسے کر سکتا ہے''؟ (1)

''مختصر منہاج القاصدین'' کے مصنف لکھتے ہیں:

''انسان کو چاہئے کہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اور کام کرنے کے دوران اپنا محاسبہ ضرور کرے کہ وہ یہ کام کس بنا پر کر رہا ہے کیا وہ یہ کام خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کر رہا ہے یا خواہشاتِ نفسانی کے تابع ہو کر کر رہا ہے؟!! اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کر رہا ہے تب وہ اس کام پر کار بند رہے اور اگر اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں کر رہا تب اسے چھوڑ دے' یہ اخلاص ہے''۔

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کو اپنی رحمت میں لے کہ جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے اپنا محاسبہ کرتا ہے کہ یہ کام میں کس لیے کرنے لگا ہوں؟ اگر وہ کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہوتا ہے تو کرتا ہے وگرنہ چھوڑ دیتا ہے۔ فرمانبرداری کے کاموں میں انسان کا محاسبہ یہی ہے کہ وہ فرمانبرداری کے معاملات میں بالکل مخلص ہو۔ نافرمانی والے کاموں میں بندے کا [اپنے آپ کا] محاسبہ یہ ہے کہ وہ اگر نافرمانی کے کام کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس پر شرمندہ ہوتا ہے' پریشان سا رہتا ہے' ربّ کے حضور توبہ کرتا ہے۔ مباح کاموں میں محاسبہ یہ ہے کہ وہ ادب و آداب کا خیال رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کی

(1) شرح النووي لصحيح مسلم: جلد نمبر ۱، صفحه نمبر ۱۵۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے''۔

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عقل مند بندے کے لیے ضروری ہے کہ وہ چار اوقات سے کبھی غافل نہ ہو۔

1. ایک وقت وہ ہے جس میں اپنے رب سے سرگوشی کرے۔
2. دوسرا وقت وہ ہے جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔
3. تیسرا وقت وہ ہے جس میں وہ اپنے ان دوستوں اور بھائیوں کے پاس جائے جو اسے اس کی عیب بتلائیں' تاکہ یہ ان عیوب کی اصلاح کر سکے۔
4. چوتھا وقت وہ ہے جس میں یہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں سے لطف اندوز ہو سکے۔

آخری وقت باقی اوقات کو مضبوط کرنے کے لئے ہے اور ان کی حمایت کے لیے ہے۔ جس گھڑی انسان کھانے پینے میں مشغول ہوتا ہے' وہ گھڑی بھی [مسلمان انسان کے لیے بہترین اور افضل گھڑی ہے۔[1]

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

إِذَا مَا خَلَوْتَ يَوْمًا فَلَا تَقُلْ   خَلَوْتُ وَ لٰكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيبٌ
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ يَغْفِلُ سَاعَةً   وَلَا أَنَّ مَا تَخْفِيهِ عَنْهُ يَغِيبُ
أَلَمْ تَرَأَنَّ الْيَوْمَ أَسْرَعُ ذَاهِبٍ   وَ أَنَّ غَدًا لِنَّاظِرِينَ قَرِيبٌ [2]

''جس دِن تو تنہا ہو اس دِن یہ نہ کہا کر کہ میں تنہا ہوں' بلکہ کہہ کہ مجھ پر ایک نگہبان ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کو ایک لمحے کے لیے بھی غافل نہ سمجھ اور نہ یہ خیال رکھ کہ جو چیز پوشیدہ ہے وہ اللہ تعالیٰ سے بھی اوجھل ہے [وہ تو اندھیری اور بند زمین کے اندر موجود دانے سے بھی باخبر ہے]''۔

---

1. مختصر منهاج القاصدين (٣٥٣، ٣٥٤).
2. إحياء علوم الدين: جلد نمبر ٤، صفحه نمبر ٦٠٩.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محاسبۂ نفس:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ﴾ [آل عمران : ٣٠]

''جس دِن ہر شخص نے نیکی میں سے جو کیا ہوگا حاضر کیا ہوا پائے گا اور برائی میں سے بھی جو کیا ہوگا' چاہے گا کاش! اس کے درمیان اور اس [برائی] کے درمیان بہت دور فاصلہ ہوتا''۔

جس شخص کا محاسبہ دُنیا ہی میں ہو جائے گا کل روزِ قیامت اُس سے اِس دباؤ کو کم کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو''۔ [حشر : ١٨]

﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ ﴾ [شمس : ٩، ١٠]

''یقیناً کامیاب ہو گیا وہ [شخص] جس نے اس [نفس] کو پاک کر لیا اور نامراد ہو گیا' وہ جس نے اسے مٹی میں دبا دیا''۔

سید قطب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ آیت انسان کی اس بات کی طرف راہنمائی کرتی ہے کہ اگر وہ کامیاب ہونا چاہتا ہے تو تزکیہ نفس کرے' تزکیہ نفس کے حصول کے لیے انسان قوانین الٰہیہ کی طرف مائل ہوتا ہے اور اپنی خواہشات کو ان کے تابع کرنے کی کوشش کرتا ہے' اسے اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ اگر اس نے اپنی بری خواہشات کے مطابق چلنا شروع کر دیا تو وہ ہلاک ہو جائے گا''۔ [1]

[1] في ظلال القرآن: جلد نمبر ٦، صفحه نمبر ٣٩١٨.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ﴾ [الرعد: ١١]

''بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت خود نہ بدلیں''۔

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا قول:

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مومن بندہ اپنے نفس پر حاکم ہوتا ہے [نہ کہ نفس کا قیدی] وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے [یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ] جو بندہ دُنیا میں رہتے ہوئے اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے' قیامت کے دن اس کا محاسبہ ہلکا ہوگا' لیکن جو بندہ دُنیا میں رہ کر اپنا محاسبہ نہیں کرتا' قیامت کے دِن اس کا محاسبہ سخت قسم کا ہوگا۔ جب مومن بندے کو اچانک' اپنی مرضی کی کوئی چیز مل جاتی ہے تو وہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! مجھے تو پسند تھی' مجھے تیری سخت ضرورت تھی' لیکن میں خود [اپنی طاقت سے] تجھے حاصل نہیں کرسکتا تھا' کیونکہ تیرے اور میرے درمیان کافی دوری تھی [بظاہر کوئی ایسی صورت نظر نہیں آتی تھی کہ میں تجھ کو حاصل کرسکتا' لیکن تو مجھے اللہ کی مرضی اور مہربانی سے ملی ہے]' اسی طرح جب مؤمن بندے کو کوئی چیز نہیں ملتی تو وہ کہتا ہے کہ میں اس چیز کو حاصل کرنا بھی نہیں چاہتا' کیونکہ [جو چیز مجھے نہیں مل رہی یقیناً] وہ میرے فائدے کی نہیں۔ مومنین کو قرآنِ مجید نے مضبوطی عطا کی ہوئی ہے۔ قرآن مومن بندوں کو ہلاکت کی طرف جانے سے بچاتا ہے' مؤمن بندہ دُنیا میں قیدی ہوتا ہے' وہ ہر لمحے اپنی گردن کو آزاد کرانے کی کوشش کرتا ہے [ہر وقت نیک کام کرتا ہے' اچھے کاموں کی تلاش میں رہتا ہے] یہاں تک کہ موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے' اور اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے ہاں پہنچ جاتا ہے۔'' ❶

نیز ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مومن بندے کو چاہیے کہ دِن کے آغاز ہی میں کچھ وقت اس کام کے لیے خاص کر لے کہ وہ اپنے نفس پر چند شرائط لگائے [کہ تو نے فلاں فلاں اچھا کام کرنا ہے' برائی' بے حیائی' گناہ کے قریب بھی نہیں جانا] اسی طرح رات کے وقت کچھ ٹائم اپنے محاسبے کے لیے مختص کرے اور اپنے مکمل دن کے معاملات کا محاسبہ کرے' جیسا کہ تاجر لوگ سال مہینے یا ہر دِن کے آخر میں اپنے شریکوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ محاسبے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اصل مال دیکھتا ہے [اسے الگ کرتا ہے] پھر فائدہ دیکھتا ہے' پھر نقصان' تاکہ نقصان کو ہونے والے منافع سے پورا کرے۔ دینی معاملات میں ''رأس المال'' فرائض ہیں' منافع نوافل اور اچھے کام ہیں' جبکہ نقصان گناہ کے کام ہیں۔ سب سے پہلے آدمی فرائض پر محاسبہ کرے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی سانسوں کا' دِل کا اور دوسرے اعضاء کا محاسبہ کرے۔ اگر انسان اپنی ہر نافرمانی کے بدلے اپنے گھر میں ایک پتھر پھینکے تو بالکل معمولی مدت میں اس کا مکمل گھر بھر جائے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ انسان اپنی نافرمانیوں کا محاسبہ نہیں کرتا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ تو محاسبہ کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ أَحْصَاهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ﴾ [مجادلة : ٦]

''اللہ نے اسے [ان کے اعمال کو] محفوظ رکھا اور وہ اسے بھول گئے۔'' ❷

---

❶ ....

❷ مختصر منهاج القاصدين ، صفحه نمبر ٣٥٤، ٣٥٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجاہدۂ نفس:

اگر انسان اپنے نفس کا مجاہدہ نہ کرے، اسے ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے، برائیوں سے نہ روکے، تو نفس دلیر ہو جاتا ہے، اسے اپنی آزادی کا یقین ہو جاتا ہے، انسان کو ناجائز اور بری خواہشات سے زخمی کر دیتا ہے، بلکہ ایسی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے جس سے صحت یابی ممکن نہیں رہتی۔ ہاں! اگر ربّ کی رحمت ہو جائے اور شفاء ہو جائے تو یہ الگ بات ہے۔ بہر حال نفس کو کھلا چھوڑنے سے آدمی کہیں سر اٹھانے کے قابل نہیں رہتا، ہر جگہ منہ مارتا پھرتا ہے جس طرح مکھی ہر گندگی کے ڈھیر پر منہ مارتی ہے۔

لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کی لگام کو کھلا نہ چھوڑے، بلکہ اچھے طریقے سے اس کی قیادت کرے، اس سے انسان کامیابی حاصل کرے گا اور نفس کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾

''اور جن لوگوں نے ہمارے بارے میں پوری کوشش کی ہم ضرور ہی انھیں اپنے راستے دکھائیں گے اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ یقیناً نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔ [عنكبوت : ٦٩]

﴿ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ ﴾ [النازعات : ٤٠، ٤١]

''اور رہا وہ [شخص] جو اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو [بری] خواہش سے روک لیا، تو جنت ہی [اس شخص کا اصلی اور ہمیشہ والا] ٹھکانہ ہے''۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمَائَةِ ضَعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَ مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً))۔[1]

''اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ رکھی ہیں' پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے' پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا' لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادے کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے ہاں دس گنا سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھی ہیں' بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا' پھر اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے ہاں ایک نیکی لکھی ہے' اور اگر اس نے ارادے کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے ہاں اس کے لئے صرف ایک برائی لکھی ہے''۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' شارح بخاری ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''مذکورہ حدیث میں اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل و کرم کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت پر کیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ احسانِ عظیم امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ہوتا تو شاید کوئی بندہ بھی جنت کا حقدار نہ بن سکتا۔ کیونکہ انسان اپنی زندگی میں اچھے کاموں سے زیادہ برے کام کرتا ہے [ہر وقت غلطیاں' کوتاہیاں کرتا رہتا ہے' چغلی' غیبت' جھوٹ' یہ برائیاں تو عام ہو چکی ہیں] مذکورہ حدیث میں انسان کو ثواب کی رغبت دلاتے ہوئے گناہ اور شہوات چھوڑنے پر آمادہ کیا گیا ہے''۔[2]

---

[1] بخاری: كتاب الرقاق، باب من همّ بحسنة أو سيئة، حديث نمبر (٦٤٩١).

[2] فتح الباری: جلد نمبر ١١، صفحه نمبر ٣٩٩.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خواہشات نفسانی کے تابع ہو کر برائی کا ارادہ کرنا' اس کا ارتکاب کرنا' پھر اللہ تعالیٰ کے ڈر سے [توبہ کر لینا] برائی کو چھوڑ دینا اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید کرتے ہوئے اس برائی سے دور ہٹ جانا یقیناً ایسا کام بہت بڑا مجاہدۂ نفس ہے۔ اور ایسا کرنے والا یقیناً اس کی لذت اور چاشنی کو محسوس کرے گا اور اسے اچھا بدلہ بھی ملے گا۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں سواری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف کجاوے کا آخری حصہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاذ!'' میں نے جواب دیا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ [حاضر ہوں]۔ پھر تھوڑی دیر مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے' پھر فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کیا: لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: ''تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کی: ''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ علم ہے''۔ فرمایا: ''اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں''۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کی: لبیك و سعدیك یا رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: ''تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا: بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے''۔ (1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ حدیث میں اس بندے کی فضیلت بیان ہوئی ہے جو اپنے نفس سے مجاہدہ کرتا ہے اور مجاہدہ کا مطلب یہاں یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو عبادت

---

(1) بخاری: کتاب الرقاق، باب من جاهد نفسه فی طاعة اللّٰه، حدیث نمبر (٦٥٠٠).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

[میں مشغول رکھے' اس] کے سوا کسی چیز میں مشغول نہ کرے''۔

ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کا اپنے نفس سے جہاد کرنا مکمل جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ○ ﴾ [نازعات : ٤٠]

''اور رہا وہ [شخص] جو اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو خواہش سے روک لیا''۔

خواہشات سے مراد ہے کہ اپنے نفس کو نافرمانیوں کے ارتکاب سے روکا۔

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل مجاہدہ یہ ہے کہ انسان نفسانی [بری] خواہشات کو کچل ڈالے' اور اچھے کاموں کی طرف مائل ہو۔

نفس میں دو بری خصلتیں ہوتی ہیں:

1. بری خواہشات کے پیچھے پڑ جانا۔
2. اطاعت سے روگردانی کرنا۔

ان خصلتوں سے چھٹکارا پانے کے لیے انسان کو اتنا ہی مجاہدہ' اور کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ شیطان انسان کو حرام کردہ چیزیں' اور کام مزین کر کے دکھاتا ہے' پھر انسان کے نفس میں ایک طوفان برپا ہو جاتا ہے' اور اس طوفان سے نپٹنے کے لیے مجاہدہ نفس ضروری ہے اور مددگار ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ ہر وقت حالات سے باخبر رہے' جیسے ہی وہ غافل ہوگا اس کا شیطان اور نفس اسے برائیوں' اور گناہوں میں مبتلا کر دیں گے۔[1]

❀ ❀ ❀

---

[1] فتح الباری: جلد نمبر ١١، صفحہ نمبر ٤١٠، ٤١١.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

10- برائیوں سے بچنے کے چند مزید بڑے بڑے طریقے

برائیوں سے بچنے اور اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کے وسائل تو بہت زیادہ ہیں لیکن اس فصل میں میں چند ایک وسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کروں گا' کیونکہ اگر میں ان کی تفصیل میں جاؤں یا مکمل وسائل جو نبی اکرم ﷺ کے فرامین' اور سلفِ صالحین سے منقول ہیں' کو تحریر کرنے کی کوشش کروں تو کلام طوالت پکڑ جائے گا۔

برائیوں اور بے حیائیوں کی اس جنگ میں پورے معاشرے پر حق بنتا ہے کہ وہ انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے پر لانے کے لیے مدد کرے' معاشرے کے ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اپنی رعیت کی نگرانی کرے' انہیں برائیوں سے زبردستی روکے' فساد نہ پھیلائے اور انہیں بری خواہشات کے بھڑکنے کا سبب نہ بننے دے۔

اگر لوگ اس ذمہ داری کو محسوس کریں اور معاشرے کا ہر فرد معاشرے کا معمار بن جائے تو برائی' اور بے حیائی کی جڑ بآسانی اکھیڑی جا سکتی ہے' اور انسانیت کو فطرت کے مطابق چلایا جا سکتا ہے۔ ذیل میں چند ایک وسائل ہیں جن پر عمل پیرا ہونا نہایت ضروری ہے۔

i- باپردگی:

ہر عورت کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی کرتے ہوئے پردہ کرے اور اس پر ہمیشگی کرے۔ پردے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دیئے گئے حکم کے مطابق اپنا مکمل بدن ڈھانپ کر رکھے۔

پردے [چادر] کی آٹھ شرائط ہیں' جیسا کہ شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمائی ہیں۔ وہ شرائط درج ذیل ہیں:

1. مکمل جسم کو ڈھانپے۔ بعض علماء کرام نے اس مسئلے میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی ہے' ان علماء کا کہنا ہے کہ چہرے کا پردہ بالکل بھی نہیں ہے' جبکہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ جہاں پر چہرے کی بے پردگی سے فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہو وہاں پر چہرے کا پردہ لازمی ہے۔

۲ بذاتِ خود [بہت زیادہ] مزین نہ ہو [کہ ہر کسی کی نگاہ اس کی طرف اٹھے]۔

۳ چادر اتنی موٹی ہو کہ لباس نظر نہ آئے۔

۴ کشادہ ہو' تنگ چادر نہ ہو [کہ جسم کے ساتھ ہی چمٹ جائے]۔

۵ خوشبو دار نہ ہو' نہ خوشبو کی دھونی دی گئی ہو۔

۶ مردوں کے لباس سے مشابہہ نہ ہو۔

۷ کافر عورتوں کے لباس کی طرح نہ ہو۔

۸ شہرت کے لباس کی طرح نہ ہو۔[1]

شہرت کے لباس کا مطلب ایسا لباس جو اس علاقہ میں چلتا نہ ہو' یعنی الگ تھلگ سا کپڑا' اور رنگ نہ ہو [اس سے بھی ہر کوئی اس کی طرف دیکھے گا' اور پردے کا مقصد مکمل نہ ہو گا]۔

ii۔ آراستہ ہو کر نکلنے سے ممانعت:

عورت کو چاہئے کہ اپنے جسم کے ان اعضاء کو ظاہر نہ کرے جن کا ظاہر کرنا حرام ہے' جائز نہیں۔ مثلاً گردن کو ظاہر کرنا' چہرے اور چہرے کے ارد گرد کے حصے کو ظاہر کرنا' پنڈلیوں کو ظاہر کرنا وغیرہ۔ یہ سب جائز نہیں اور ان کے علاوہ ان اعضاء کو ظاہر کرنا بھی جائز نہیں جسے دیکھ کر انسان کے جذبات برانگیختہ ہو جاتے ہیں' نوجوانوں کی جوانی جوش میں آ جاتی ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی ماں' بیٹی' بہن اور بیوی کو بے پردگی سے روکے۔ خاص طور پر شادی بیاہ اور خوشی کے مواقع پر تھوڑی سی سختی ہی

---

[1] جلباب المرأۃ المسلمۃ، صفحہ نمبر ۳۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رکھے‘ کیونکہ ان مواقع میں شیطان بھرپور حملے کرتا ہے‘ اور بڑے بڑے نیک لوگ ان مواقع پر اپنی اولاد پر سختی نہیں کرتے‘ انہیں کھلے عام چھٹی دے دیتے ہیں‘ عورتیں بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں‘ تنگ لباس استعمال کرتی ہیں‘ بعد میں جب مسائل خراب ہو جاتے ہیں تب لوگ پریشان ہو جاتے ہیں‘ شرمندگی سے سر چھپاتے پھرتے ہیں اور افسوس کرتے ہوئے سوچتے ہیں کہ کاش! وقت تھوڑا سا پیچھے چلا جائے اور ہم اپنی اولاد کو برائی سے بچالیں‘ لیکن اب کیا فائدہ!!!

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر عورت کے ولی پر ضروری ہے کہ وہ اس عورت کو بے پردگی سے اور آراستہ ہو کر مردوں کے سامنے جانے سے روکے۔

iii۔ اجنبی عورتوں کو چھونے اور مصافحہ کرنے کی حرمت:

ڈاکٹر محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اسلام ہر حرام اور برے کام کا سختی سے تعاقب کرتا ہے‘ اسے ناجائز قرار دیتا ہے۔ عورت کو ہاتھ سے چھونا جنسی شہوت کو بھڑکا دیتا ہے‘ فساد کے راستے کھول دیتا ہے‘ شیطان کے مقصد کو آسان کر دیتا ہے‘ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی سخت وعید سے ڈرایا ہے“۔ [1]

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَأَن يَّطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُم بِمَخِيطٍ مِّنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ)). [2]

”تم میں سے کسی ایک کے راس میں لوہے کی سیخ سے زخم پڑ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی غیر محرم عورت کو چھوئے“۔

---

1. عودة الحجاب: جلد نمبر ٣، صفحه نمبر ٤٣.
2. سلسلة الأحاديث الصحيحة (٥٢٩، ٥٣٠).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ حدیث میں اس بندے کے لئے سخت وعید آئی ہے جو غیر محرم عورت کو چھوتا ہے۔ اس حدیث میں عورتوں سے مصافحہ کرنے کی حرمت بھی ثابت ہوتی ہے' کیونکہ عورتوں کو چھونے میں مصافحہ بھی آ تا ہے' جبکہ اس زمانے کے اکثر لوگ اسے عیب نہیں سمجھتے اور اس گناہ کا ارتکاب کئے جاتے ہیں''۔ ❶

iv۔ غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی کی حرمت:

ڈاکٹر محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس خلوت کی حرمت بیان کی جاتی ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ لوگوں کی نظروں سے دور کسی اجنبی [غیر محرم] عورت کے ساتھ اکیلا ہو۔ ایسی خلوت بے حیائی کے ارتکاب کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ آدمی کی کسی بھی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی آدمی کو ہلاکت کے درجے تک پہنچا دیتی ہے اور اس سے گناہ اور بے حیائی سرزد کروا دیتی ہے' کیونکہ ان کو مناسب موقع مل جاتا ہے اور تنہائی کی وجہ سے ان دونوں کے جنسی جذبات برانگیختہ ہو جاتے ہیں''۔ ❷

سب سے بڑا شر یہ ہے کہ آدمی اس عورت کے ساتھ تنہا ہو جس سے اس کی ابھی صرف منگنی ہوئی ہے۔ اس تنہائی میں ایسی برائیاں پوشیدہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اگر لوگوں کو بتلایا جائے کہ ایسی تنہائی درست نہیں تو وہ کہتے ہیں کہ انہیں اپنے بیٹے بیٹیوں پر اعتماد ہے۔ اللہ کی قسم! ایسے لوگ جھوٹ بکتے ہیں' کیونکہ عورت اور مرد جب تنہائی میں ہوں تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے جو انہیں برائی

---

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: جلد نمبر ١، صفحه نمبر ٤٤٢.

❷ عودة الحجاب : جلد نمبر ٢، صفحه نمبر ٤٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلا کر کے رہتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں:

((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)).❶

''آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو''۔

۷۔ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)).

''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو، اور نہ ہی کوئی عورت بغیر محرم کے اکیلی سفر کرے''۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ بیان فرمائے، تب ایک آدمی کھڑا ہو گیا، اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھ دیا گیا جبکہ میری بیوی حج کرنے کی تیاری کر چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ)).❷

''جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر''۔

ان لوگوں کے لیے ہلاکت، تباہی اور بربادی ہو جو اپنی بیٹیوں اور عورتوں کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں، وہ عورتیں اور بیٹیاں غیر محرم مردوں کے ساتھ تنہائی میں سفر کرتی ہیں، کبھی بغیر محرم کے اکیلی سفر کرتی ہیں، ان لوگوں کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ اب حالات بدل چکے ہیں، اب عورتوں کو باہر اکیلا بھیجنے میں کوئی خطرہ نہیں۔ ویسے بھی آج کل عورتوں

---

❶ صحیح بخاری: کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرأة، حدیث نمبر (٥٢٣٣).

❷ صحیح بخاری: کتاب الجهاد و السیر، باب من اکتتب فی جیش، حدیث نمبر (٣٠٠٦).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو جس قدر آزادی مل چکی ہے ان سے ان کی قدر و منزلت مزید بڑھ گئی ہے' ان پر اعتماد پختہ ہوگیا ہے۔ یہ سب روشن خیال لوگوں کی سوچ ہے۔ درحقیقت یہ ایک خبیثانہ سوچ ہے جو زندگیوں میں فساد برپا کرتی ہے' ان روشن خیال لوگوں کے سب دعوے جھوٹے ہیں' ان کی زبان سے شیطان بات کرتا ہے' ان کی اپنی مردانگی اور غیرت ختم ہو چکی ہے' شیطان کے پیروکار بن چکے ہیں۔[1]

vi۔عورت خوشبو لگا کر باہر نہ نکلے:

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلَسِ فَهِيَ كَذَا وَ كَذَا يَعْنِي زَانِيَةً)).[2]

''ہر آنکھ زنا کرتی ہے' جب کوئی عورت خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے' تب وہ اس طرح ہے اس طرح ہے یعنی زانیہ ہے''۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حدیث میں موجود ہے ((إِذَا اسْتَعْطَرَتْ)) کا مطلب ہے جب خوشبو استعمال کرتی ہے ((فَمَرَّت بِالْمَجْلِسِ)) کا مطلب ہے کہ مردوں کی مجلس [اور ہجوم] کے پاس سے گزرتی ہے تو ایسی عورت زانیہ ہے' کیونکہ اس نے اپنی خوشبو کے ساتھ مردوں کی شہوت کو برانگیختہ کیا ہے' اور انہیں مجبور کیا ہے کہ وہ اس کی طرف دیکھیں' اور جس شخص نے عورت کی طرف دیکھا تو اس نے اپنی آنکھ سے زنا کیا' اور چونکہ اس زنا کا سبب عورت بنی ہے لہٰذا وہ عورت گناہگار ہے''۔[3]

---

[1] عودة الحجاب: جلد نمبر ۳، صفحه نمبر ۴۹.

[2] سنن ترمذی: أبواب الاستئذان والآداب، باب ما جاء فی کراهية خروج المرأة متعطرة، حديث نمبر (۲۹۳۷). شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند حسن ہے۔

[3] تحفة الأحوذي: جلد نمبر ۸، صفحه نمبر ۵۸.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

vii۔عورت نرم لہجے میں بات نہ کرے:

ڈاکٹر محمد اسماعیل فرماتے ہیں کہ چونکہ عورت کی آواز نرم ہوتی ہے جس کو سن کر بیمار دِل [بُرے لوگ] برائی کی طمع کرنے لگتے ہیں' اور یہ نرمی عورت کو برائی اور نافرمانی تک لے جاتی ہے یا کم ازکم سننے والا بندہ عورت کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لئے عورت کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ اجنبی مردوں سے نرم لہجے میں بات کرے' جیسے لہجے میں وہ اپنے خاوند سے بات کرتی ہے۔ بلکہ عورت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سخت آواز میں بات کرے' تاکہ فتنہ برپا نہ ہو۔ اسلام نے عورت کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ حالتِ نماز میں کسی مجبوری کے تحت مردوں کی طرح ''سبحان اللہ'' کہے بلکہ وہ [ہلکی سی] تالی بجائے گی' اسی طرح حج میں تلبیہ کہتے ہوئے آواز بلند نہ کرے' عورت کو اس بات کی اجازت بھی نہیں کہ وہ مسجد میں نماز کے لئے اذان کہے' نہ وہ مردوں کی امامت کرواسکتی ہے۔

اسلام نے عورت کو اس بیماری سے بچانے کے لئے مکمل طور پر سد باب کیا ہے۔ امہات المومنین کا نمونہ ہماری عورتوں کے لئے بہترین نمونہ ہے' اس کے سامنے کسی عذر پیش کرنے والے کا عذر باقی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ ﴾ [أحزاب : ٣٢]

''پیغمبر کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو' اگر تقویٰ رکھتی ہو تو [نامحرم مرد سے] بولنے میں نزاکت مت کرو' [ایسا کرو گی] تو جس کے دِل میں [کسی طرح کا] کھوٹ ہے وہ [خدا جانے] تم سے [کس طرح کی] توقعات پیدا کرلے گا''۔ ❶

❶ عودة الحجاب : جلد نمبر ٣، صفحه نمبر ٥١ .

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

viii۔ باطل اور لغو قسم کے اختلاط کی ممانعت:

اس حرام اختلاط کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

1. سن بلوغت کے بعد لڑکے اور لڑکیوں کا ایک بستر میں اختلاط' چاہے وہ بہن بھائی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے اس اختلاط سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

2. سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعٍ، وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَ هُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ))[1]

''اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں' اور اگر وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر مارو' اور ان کے بستر بھی الگ الگ کر دو''۔

یعنی جب بچے دس سال کے ہو جائیں تب ان کے بستر الگ الگ کر دو' اگر چہ وہ بہن بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔

3. مردوں سے خدمت لینا' ان کا اپنی عورتوں کے ساتھ اختلاط کروانا۔

4. عورتوں [نوکرانیوں] سے کام لینا' ان کے ساتھ گھر کے مردوں کا خلوت میں ہونا۔

5. عورت کا اپنے خاوند کے دوستوں' اور غیر محرم رشتہ داروں کا استقبال کرنا۔

6. یونیورسٹیوں' سکولوں اور کالجز میں تعلیم کے دوران مردوں اور عورتوں کا اختلاط۔

7. فیکٹریوں' مجلسوں' بازاروں' ہسپتالوں' عرسوں اور میلوں میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط۔

---

[1] سنن أبوداود: كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، حديث نمبر (٤٩١).
شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۸ عیادت خانوں' مکتبوں وغیرہ میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط' اور ان کا غیر محرموں کے ساتھ علیحدہ ہونا۔[1]

ix۔کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنا مشروع ہے:

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو بغیر اجازت طلب کیے گھروں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَآَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدۡخُلُوا بُيُوتًا غَيۡرَ بُيُوتِكُمۡ حَتّٰى تَسۡتَاۡنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلٰٓى اَهۡلِهَا ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ ○ فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوا فِيۡهَآ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡهَا حَتّٰى يُؤۡذَنَ لَكُمۡ وَاِنۡ قِيۡلَ لَكُمُ ارۡجِعُوا فَارۡجِعُوا هُوَ اَزۡكٰى لَكُمۡ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ○ ﴾ [نور : ۲۷، ۲۸]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہوا کرو جب تک [دوسرے] گھر والوں سے اجازت نہ لے لو اور ان پر سلام نہ کہہ دو' یہ طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے' توقع ہے کہ تم اس بات کا خیال رکھو گے۔ پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ گے تو اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ دے دی جائے' اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ' یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔اور جو کچھ تم کرتے ہو' اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے''۔

سید قطب رحمہ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اگر کسی کو بغیر اجازت کے کسی دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے' اور اس کی نظریں کسی ایسے منظر کو دیکھ لیں جو دونوں کے لیے فتنہ ہو' اور اچانک داخلہ اس شخص کے لیے اس فتنہ کا باعث بن جائے تو اس طرح معاشرے میں فحاشی پھیلنے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔بعض

[1] عودة الحجاب: جلد نمبر ۳، صفحه نمبر ۵۶، ۵۷.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوقات ایسی نظروں کا تکرار پھر ابتلاء بن جاتا ہے۔ اگرچہ پہلی نظر میں ملاقات بعض اوقات بلا قصد و ارادہ ہوتی ہے لیکن بعد میں فتنہ بن جاتی ہے۔ جب فریقین ایک قدم اور آگے بڑھتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں فساد' فحاشی اور بے راہ روی پیدا ہو جاتی ہے۔'' [1]

11- جہنم کی آگ کا تصور

جب بندے کا نفس اسے ربّ تعالیٰ کی نافرمانی پر آمادہ کرنے کی کوشش کرے تب انسان کے نفس کے لئے سب سے فائدہ مند دوا یہ ہے کہ انسان جہنم کی آگ کا تذکرہ کرے' اس میں ہونے والے عذاب کو یاد کرے' اس سے انسان نافرمانی والے کاموں سے بچ جاتا ہے۔ ہم نے بہت زیادہ ایسے لوگوں کے متعلق پڑھا سنا ہے جو راتوں کو بہت کم سویا کرتے تھے' ان میں سے بعض ایسے تھے کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے عذاب کا تذکرہ سنا تو ان کی روح پرواز کر گئی' بعض خوش بخت ایسے تھے کہ جب وہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں بستر مرگ پر پڑے تھے' اور لوگ ان سے اللہ تعالیٰ کا قرآن سننے آتے' تب وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ذکر والی آیتیں سناتے' بعض لوگ آگ کے ڈر سے صحراؤں کی طرف نکل جاتے' تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اسے راضی کیا جائے' بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ڈر سے ہر وقت روتے رہتے تھے' ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات ایسے ہیں کہ نیک لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے صحیح طرح سو بھی نہ سکتے تھے۔

ان کے مقابلے میں اس بندے کے لیے ہلاکت ہے جس کے سامنے دوزخ اور اس کی سختیوں کا تذکرہ کیا گیا لیکن اس کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی' اس بندے کے لیے بربادی ہو جس کو نصیحت کی گئی لیکن اس نے نصیحت کو قبول نہ کیا' اس بندے کے

---

[1] في ظلال القرآن: جلد نمبر ٤، صفحه نمبر ٢٥٠٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیے تباہی ہو جس نے جہنم کی آگ کی حقیقت کو جان لیا' پھر بھی خواہشاتِ نفسانی کا غلام بنا ہوا ہے۔ دِن رات' کھلم کھلا' چھپ کر' ہر طرح سے وہ برائی کا ارتکاب کر رہا ہے' جہنم کے عذاب کا ذرّہ برابر ڈر بھی اس کے دِل میں نہیں۔

اے زخمی اور گناہگار بندے! خبردار ہو جا کہ جہنم کی آگ برحق ہے' خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرنے والا اس آگ سے بچ نہیں سکتا۔ اس آگ کی حرارت بہت سخت ہے' اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے' اس میں سخت لوہے کے گرز اور قینچیاں ہوں گی' جو بندہ اس میں داخل ہوگا اس کی حالت ایسی ہوگی کہ نہ وہ زندہ ہوگا نہ اسے موت آئے گی۔ یہ ایسی آگ ہے جس کے صرف ذکر سے سر کے بال سفید ہو جاتے ہیں' آدمی بہت جلد بوڑھا ہو جاتا ہے۔ ذرا تصور کریں کہ جب بندہ اس میں داخل ہوگا' تب اس کی حالت کیا ہوگی؟!! وہ آگ تو ایسی ہے جس کا ایندھن لوگ' اور پتھر ہیں' اس کے پہریدار فرشتے' بہت طاقت ور اور سخت قسم کے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی نہیں کرتے' بلکہ اطاعت کے پیکر ہیں۔

اے انسان! جہنم کے ذکر سے اپنے گناہگار نفس کی تربیت' اور اس آگ [کے ذکر] نے کتنے ہی نافرمان بندوں کی زندگیوں کو بدل ڈالا اور کتنے ہی سیدھی راہ سے بھٹکوں کو سیدھی راہ دکھلائی۔

لہٰذا تو بھی برائیوں اور بے حیائی کے کاموں کو چھوڑ دے' ان کی لذت عارضی لذت ہے' اس کے بعد ایسی آگ ہے جس کا بھڑکنا کم نہ ہوگا' نہ ہی وہ بجھے گی۔ اے انسان! اب یہ تجھ پر منحصر ہے' چاہے تو برائیوں میں مبتلا رہ اور اپنی زندگی کو انہیں بے حیائی کے کاموں میں گزار دے' لیکن یاد رکھ تجھے ایک نہ ایک دِن اس دُنیا فانی سے کوچ کرنا ہی ہے' پھر اس آگ کا سامنا کرنا پڑے گا جس کے خوف سے بچہ بھی بوڑھا ہو جاتا ہے۔ پھر وہاں تجھے اپنے اعمال کا حساب کتاب دینا پڑے گا۔ اب چاہے جیسی مرضی زندگی گزار لیکن یہ ذہن نشین رکھ کہ یہاں کیے گئے اچھے اعمال ہی کام آئیں گے' اگر یہاں بُرے کاموں میں زندگی گزار دی تو وہاں ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوزخ کا حال اور اس کی ہولناکیوں کا بیان:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اے لوگو! تم جو دُنیائے فانی کے دھندوں سے دھوکہ کھا کر اپنے نفس سے غافل ہو، ایسی چیزوں میں فکر کرنا اور پریشان ہونا چھوڑ دو جن چیزوں کو تم یہیں چھوڑ جاؤ گے، بلکہ اس [چیز] کے متعلق فکر کرو جہاں تم کو جانا ہے۔ تم کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ آتش جہنم سب کے اترنے کی جگہ ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ ﴾ [مريم: ٧١، ٧٢]

"[یاد رکھو!] تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے، یہ ایک طے شدہ بات ہے [جس کا پورا کرنا] تمہارے ربّ پر لازم ہے۔ پھر [ہم ایسا کریں گے کہ] جو لوگ متقی تھے، انہیں ہم بچا لیں گے، اور ظالموں کو دوزخ میں چھوڑ دیں گے [اس حالت میں کہ وہ] گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے"۔

اس آیت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یقیناً سب نے یہاں سے گزرنا ہے، یہاں سے نجات پانے میں کسی کو یقین نہیں بلکہ ہر کسی کو صرف شک ہے۔ اب وہاں پر سے گزرنے کی ہولناکی کے متعلق سوچو، شاید اس کے تصور سے تم برائیوں سے بچ جاؤ، اور نیک کام کرنے لگو۔ لوگوں کے حال کے متعلق سوچو کہ ابھی وہ قیامت کی ہولناکیوں سے گزر کے آئے ہیں، اب جہنم کی سختی اور اس کی ہولناکیاں لوگوں کی منتظر ہیں۔ لوگ اپنے اعمال کی حقیقت جاننے کے لیے بے چین ہوں گے اور اس انتظار میں ہوں گے کہ کب کوئی ان کی سفارش کرے کہ اچانک مجرموں کو اندھیرے پے در پے آ گھیریں گے، ان پر آتش شعلہ انگیز چھا جائے گی، آواز اور جھنجھناہٹ ان کے کانوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں پڑے گی اور شدت غضب پر دلالت کرے گی' اس وقت میں مجرموں کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو جائے گا' سب لوگ گھٹنوں کے بل گر جائیں گے' اور جو لوگ بری بھی ہوں گے ان کو اپنے برے انجام سے خوف لگے گا اور دوزخ کے فرشتوں میں سے ایک پکارنے والا یوں کہتا ہوا نکلے گا کہ کہاں ہے فلاں بیٹا فلاں کا جس کا نفس دُنیا میں طویل امید کی وجہ سے لیت ولعل کیا کرتا تھا' اور برے کام میں اپنی عمر تلف کیا کرتا تھا' وہ [عذاب کے فرشتے] اس بندے پر لوہے کے گرز لے کر پلٹیں گے اور بڑی بڑی دھمکیاں دیں گے' اور سخت عذاب میں کھینچیں گے' اوندھے منہ دوزخ کی گہرائی میں ڈالیں گے اور کہیں گے کہ مزا چکھ [رسوائی والے عذاب کا] تو تو عزت والا اور بزرگی والا ہے۔ اب اس گھر میں رہ جس کے کنارے تنگ' راہ تاریک اور مہلک ہے۔ اس قیدی بندے کو ہمیشہ اسی قید خانے میں رکھا جائے گا' اور یہ [قید خانہ] ہمیشہ آتش خانہ بنا رہے گا۔ اس کے قیدیوں کے پینے کی چیز کھولتا پانی ہے اور ٹھکانہ دوزخ۔ آگ کے فرشتے الگ سے گرز ماریں گے' آگ ان کو جدا سمیٹے گی۔ وہ مرنے کی تمنا کریں گے مگر اس سے چھٹکارا کہاں' ان کے پاؤں پیشانی کے بالوں سے باندھے ہوئے ہوں گے' گناہوں کی تاریکی سے منہ سیاہ ہوں گے۔ ہر طرف ہر گوشے میں پکاریں گے اور چلائیں گے' اپنے کاموں پر افسوس کریں گے' مگر اب کیا ہوتا ہے' اب تو نہ عذر سے کام چلے گا نہ شرمندگی بچائے گی' بلکہ منہ کے بل' گلوں میں طوق پڑے ہوئے' دوزخ میں قید ہوں گے' ان کے آگے' پیچھے' دائیں' بائیں آگ ہی آگ ہوگی' غرضیکہ آگ میں ڈوبے ہوں گے۔ ان کا کھانا پینا' پہننا' اوڑھنا' بچھانا آگ کا ہوگا' آگ کے کپڑے اور گندھک کے کرتے پہنے گرز کھاتے ہوں گے' آگ ان کو ہانڈی کے ابال کی طرح ابالے گی اور وہ خرابی' تباہی' فریاد اور واویلا کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ موت کی تمنا کریں گے لیکن ان کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ تمنا پوری نہ ہوگی‘‘ ❶

جہنم کی گہرائی اور اس کی گرمی کی شدت:

① سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دِن ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے‘ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کے زور سے گرنے کی آواز سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

((أَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا ؟))

’’کیا تم جانتے ہو کہ یہ آواز کیسی تھی؟‘‘

ہم نے کہا:

’’اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانتا ہے‘‘۔

تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِيْ جَهَنَّمَ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا)) ❷

’’یہ ایک پتھر کے گرنے کی آواز ہے جسے آج سے ستر سال پہلے جہنم میں گرایا گیا تھا‘ وہ مسلسل اس کی گہرائی کی طرف گرتا رہا‘ اور آج اس کی تہہ سے ٹکرایا ہے‘‘۔

② سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں‘ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان:

﴿ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ﴾ [بقرہ : ٢٤]

’’جہنم کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں‘‘۔

میں موجود پتھر سے مراد گندھک کا پتھر ہے‘ اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اس دِن پیدا کیا تھا جب زمین وآسمان کو پیدا کیا تھا‘ اور اسے خاص‘ کافروں کے لیے تیار کیا تھا۔

---

❶ إحياء علوم الدين: جلد نمبر ٥، صفحه نمبر ١٦٥، ١٦٦.

❷ صحيح مسلم: كتاب الجنة، باب جهنم أعاذنا الله منها، حديث نمبر (٢٨٤٤).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

③ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے درج ذیل فرمان:

﴿ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ ﴾ [مرسلات : ۳۲]

''وہ آگ محل جیسے [بڑے بڑے] انگارے پھینکے گی''۔

میں موجود ﴿قَصْرٌ﴾ کا معنی ہے ''درخت کے برابر'' نہیں کہتا بلکہ اس سے مراد ہے بڑے بڑے قلعوں' اور شہروں کے برابر یہ شعلے بڑے ہوں گے۔[1]

④ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ)).

''تمہاری [دُنیا کی] آگ جہنم کی آگ کے مقابلے میں [اپنی گرمی' اور ہلاکت خیزی میں] سترواں حصہ ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر جہنم کی آگ دُنیا کی آگ کے برابر ہوتی تب بھی کافی تھی''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعٍ وَ سِتِّينَ جُزْءًا)).[2]

''دُنیا کی آگ کے مقابلے میں جہنم کی آگ انہتر گنا بڑھ کر ہے''۔

⑤ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَ نَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَ أَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ)).[3]

---

[1] البحر الرائق فی الزهد والرقائق، صفحه نمبر ۳۰۲.

[2] صحيح بخاری: كتاب بدء الخلق، باب صفة النار و انها مخلوقة، حديث نمبر (۳۲۶۵).

[3] صحيح بخاری: كتاب بدء الخلق، باب صفة النار و أنها مخلوقة، حديث نمبر (۳۲۶۰).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جہنم نے اپنے ربّ کے حضور میں شکایت کی' کہا اے میرے ربّ! میرے ہی بعض حصے نے بعض کو کھا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی' ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں۔ تم انتہائی گرمی' اور انتہائی سردی جوان موسموں میں دیکھتے ہو' اس کا یہی سبب ہے''۔

اب مذکورہ احادیث و اقوال سے خود ہی اندازہ کر لیجئے کہ جہنم کی گہرائی کس قدر زیادہ ہے!! جس طرح دُنیا کی خواہشات کی کوئی حد نہیں' اسی طرح جہنم کی گہرائی کی بھی کوئی حد نہیں۔ جس طرح انسان کی دُنیاوی ضرورتیں ختم نہیں ہوتیں' ایک ختم ہونے کو آتی ہے تو دوسری اس سے بھی بڑی ضرورت پیش آ جاتی ہے' اسی طرح جہنم کا کوئی گڑھا اپنی انتہا کو نہیں پہنچے گا مگر دوسرا گڑھا اس سے بھی زیادہ گہرا ہوگا۔[1]

جہنمیوں کا کھانا پینا:

ڈاکٹر عمر اشقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جہنمیوں کا کھانا خاردار گھاس اور زقوم جبکہ ان کا پینا گرم پانی اور گندا' بدبودار پانی ہوگا:

﴿ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۝ ﴾

''خاردار گھاس کے سوا کوئی کھانا ان کے لئے نہ ہوگا' جو نہ [ان کو] موٹا کرے گا اور نہ [ان کی] بھوک مٹائے گا''۔ [غاشیه : ٦، ٧]

حجاز کی زمین میں اگنے والے ایک کانٹے کو ضریع کہتے ہیں' اسے ''شبرق'' بھی کہا جاتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''شبرق'' کانٹے دار جڑی بوٹی ہوتی ہے' یہ زمین کے ساتھ ہی چمٹی ہوتی ہے' جب یہ خشک ہو جاتی ہے تب اسے ''ضریع'' کہا جاتا ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بدمزہ کھانا ہے' جہنمی لوگ جب اس

---

[1] إحياء العلوم الدين: جلد نمبر ٥، صفحه نمبر ١٦٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھانے کو کھائیں گے' تب یہ کھانا انہیں کچھ فائدہ نہ دے گا نہ ہی اس کا کوئی ذائقہ [لذت] ہوگا۔ اس کا کھانا ایسے ہی ہوگا جیسے عذاب ہی کی کوئی قسم ہو''۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ۝ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۝ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ۝ ﴾ [صافات : ٦٤ - ٦٧]

''وہ ایک درخت ہے [زقوم کا] جو دوزخ کی جڑ میں [سے] اگتا ہے' اس کے پھل ایسے [بدنما] ہیں جیسے شیطانوں کے سر' تو یہ [دوزخی] اسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے' پھر اس کے اوپر سے ان کو کھولتا ہوا پانی [پیپ وغیرہ] ملا کر [پینے کو] دیا جائے گا''۔

ڈاکٹر عمر اشقر فرماتے ہیں:

''مذکورہ بالا آیات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ درخت گندا درخت ہے جس کی جڑیں آگ کی گہرائی میں ہیں جبکہ اس کی شاخیں جہنم کے کناروں تک ہیں۔ اس درخت کا پھل دیکھنے کے قابل بھی نہیں' اسی لیے اس کے خوشیوں کو شیاطین کے سروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ انسانوں کے دِلوں میں جنات کے سروں کی قباحت بہت زیادہ ہے' اگرچہ انہوں نے جنات کو دیکھا نہیں۔ حالانکہ یہ درخت بذاتِ خود بھی نجس' اس کا پھل بھی گندا' اس کے باوجود جہنمیوں کو جب شدید بھوک لگے گی تب وہ اسے پیٹ بھر کے کھانے کی کوشش کریں گے' جب ان کے پیٹ بھر جائیں گے تو یہ پھل ان کے پیٹوں میں اس طرح ابلنے لگے گا جس طرح تیل کی تلچھٹ ابلتی ہے' اس سے ان کو سخت تکلیف ہوگی۔ جب ان کی یہ حالت ہوگی' تب وہ گرم پانی کی طرف لپکیں گے' وہ پانی اتنا گرم ہوگا کہ پینے کے قابل بھی نہ ہوگا لیکن مارے پیاس کے وہ اتنا زیادہ پانی پئیں گے جس طرح کوئی اونٹ پیاس کی بیماری کی وجہ سے زیادہ پانی پیتا ہے۔ اس گرم پانی سے ان کی انتڑیاں کٹ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جائیں گی۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝ ﴾ [محمد: ١٥]

''اور پینے کو کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا''۔

اس دِن یہ ان کی مہمان نوازی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ اپنے خاص فضل و کرم سے ہمیں جہنمیوں کی سی حالت سے بچائے''۔❶

سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُونَ حَتَّى لَوْ أُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِهِمْ لَجَرَتْ، وَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ الدَّمَ - يعنى - مَكَانَ الدَّمْعِ)).❷

''جہنمی لوگ اس قدر آنسو بہائیں گے کہ ان کے آنسوؤں میں کشتیاں بھی چل سکیں گے' اتنا رونے کی وجہ سے ان کا پانی ختم ہو جائے گا' اور آنسوؤں کی جگہ خون نکلنے لگے گا''۔

عذاب کی سختی کے ساتھ ساتھ جہنمیوں کو سب سے زیادہ حسرت جنت کی نعمتوں کے فوت ہو جانے' اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے رہ جانے اور اس کی رضا کو نہ پانے کی ہوگی۔ ان جہنمیوں کو اس بات کا بھی خوب علم ہوگا کہ انہوں نے یہ سب چیزیں دُنیا کے چند درہم و دینار کے بدلے بیچ ڈالی ہیں' یا پھر اپنی بری خواہشات کی خاطر فروخت کر ڈالی ہیں۔ ان کی خواہشات گندی تھیں اور سیدھے راستے سے ہٹ کر تھیں۔ اس وقت جہنمی لوگ اپنے آپ کو کہیں گے: ''ہائے افسوس! ہم نے اپنے ربّ کی نافرمانی کر کے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا!! دُنیا میں چند دِن کی مشکلات کو برداشت نہ کر سکے!! اگر ہم نے اس وقت صبر کا مظاہرہ کیا ہوتا تو اب ہم بھی اپنے رب کی رحمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے' اس کی رضا مندی کے مستحق بنتے!!'' لیکن اب ان کے لیے

---

❶ اليوم الآخر، الجنة والنار، صفحه نمبر ۸۷، ۸۸.

❷ سلسلة الصحيحة (١٦٧٩).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

افسوس ہوگا' کیونکہ ان کی آزمائش تو دُنیا میں ہو چکی' اب ان کے پاس دُنیا کی نعمتوں اور آسائش میں سے بھی کچھ باقی نہ رہا۔❶

لہٰذا اے گناہگار شخص اب بھی وقت ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کا سامان کر لے' کیونکہ اس کے عذاب سے بچنے یا اسے سہنے کی طاقت کسی میں نہیں۔ اب بھی تیرے پاس وقت ہے کہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف میں رلا' ممکن ہے کہ تو اپنے اس بُرے نفس سے نجات پالے جو تجھے بڑے بڑے گناہوں اور اللہ تعالیٰ کے خلاف بھڑکاتا ہے' اور تجھے شرک پر آمادہ کرتا ہے۔ اگر تو نے اس نفس پر قابو پالیا تو تیری نجات ہوسکتی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''واللہ! ہر مؤمن بندہ دُنیا میں غمگین رہتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سوچتا رہتا ہے کہ ہر بندے کو جہنم میں اترنا ہے۔ اس مومن بندے کو دُنیا میں بہت سے مصائب اور مشکلات کا سامنا ہوتا ہے' لیکن یہ صبر کرتا ہے۔ لوگ اس پر ظلم کرتے ہیں لیکن یہ کسی سے انتقام نہیں لیتا' اس کا مقصد اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنا ہوتا ہے' وہ اپنی زندگی غم میں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے گزار دیتا ہے' جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اسے آرام وسکون میسر ہوتا ہے اور اس کی عظمت بلند ہو جاتی ہے''۔❷

یہ تو اس بندے کی حالت ہے جو مؤمن ہے کہ ایمان دار ہونے کے باوجود ربّ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے زندگی گزار دیتا ہے۔ اب خود ہی اندازہ لگائیں کہ گناہگار شخص کو ربّ تعالیٰ سے کتنا ڈرنا چاہیے۔

---

❶ إحياء علوم الدين: جلد نمبر ٥، صفحه نمبر ١٧٢.

❷ الزهد، صفحه نمبر ٥٥.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عذابِ جہنم کا استحکام:

یہ سب سے آخری مرحلہ ہے جب دوزخیوں کو دوزخ میں ڈال کر اس کے مضبوط دروازوں کو بند کر دیا جائے گا۔ پھر جہنم میں جہنمی ہوں گے یا پھر جہنم کی آگ، اس کی رسوائی، عذاب، دھواں، تکلیفیں اور مشکلات۔ وہاں کسی قسم کی نرمی اور رحمت نہ ہوگی۔ آگ کی تخلیق کا مقصد شروع ہو جائے گا اور نا معلوم، نا ختم ہونے والی مدت تک کے لیے چلتا رہے گا۔ اے اللہ! ہم تیری رحمت کے طلبگار ہیں، اے اللہ! ہم پر اپنا خاص رحم فرما۔

سب سے پہلا مرحلہ، جس پر جہنمیوں کو جہنم سے نکالے جانے کی امید ختم ہو جائے گی وہ دوزخیوں اور جنتیوں کے سامنے موت کا ذبح کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ موت کو ذبح کر دیں گے، پھر اس کے بعد کسی کو موت نہیں آئے گی۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''موت کو روزِ قیامت کالے اور سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا، جنت اور جہنم کے درمیان اسے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے اہل جنت، اے جنتیو! اسے پہچانتے ہو؟ وہ گردن اٹھا کر غور سے دیکھیں گے اور کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ پھر جہنمیوں کو مخاطب کر کے پوچھا جائے گا، وہ بھی گردن اٹھا کر دیکھیں گے اور جواب دیں گے کہ ہاں! یہ موت ہے۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے ذبح کر دیا جائے۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا، اور کہا جائے گا: اے جنتیو! اب تمہیں جنت میں ہمیشہ رہنا ہے، تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اور اے جہنمیو! تمہیں جہنم میں ہمیشہ رہنا ہے، تمہیں بھی موت نہ آئے گی''۔ [1]

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

﴿ وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ

---

[1] صحيح مسلم: كتاب الجنة و صفة نعيمها و أهلها، باب النار يدخلها الجبّارون والجنة يدخلها الضعفاء، حديث نمبر (٢٨٤٩).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾ [مريم : ٣٩]

''[اے پیغمبر!] ان لوگوں کو اس پچھتاوے کے دن سے ڈراؤ جب کہ فیصلہ کر دیا جائے گا' [اس وقت تو] یہ لوگ غفلت میں ہیں' اور ایمان نہیں لا رہے ہیں''۔

جب جہنمی یہ پکار سن لیں گے کہ ''ہمیشہ رہنا ہے' اب موت بھی نہ آئے گی'' تو وہ ہر بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے' اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ اب ہمیں یہی رہنا ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مذکورہ حدیث اپنی صحت کے اعتبار سے اس بات پر نص ہے کہ جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے' نہ انہیں وہاں موت آئے گی نہ اصل معنوں میں زندہ ہوں گے' نہ آرام ملے گا نہ نجات ملے گی' بلکہ جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک قرآن میں فرمایا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ ﴾ [فاطر : ٣٦]

''اور جن لوگوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے ان کے لئے دوزخ کی آگ تیار ہے' نہ تو ان کو قضا ہی آئے گی کہ مر جائیں اور نہ ان سے دوزخ کا عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا' اس طرح ہم ہر کافر کو بدلہ دیتے ہیں''۔

پھر اس کے بعد اگر اللہ نے چاہا تو بعض نافرمانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش پر آگ سے نکال دیا جائے گا لیکن کب؟ یہ کوئی نہیں جانتا کہ کتنا عرصہ آگ میں جلنے کے بعد سفارش [قبول] ہو گی۔

لہٰذا اے انسان! سوچ کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کو جھیلنے کی طاقت رکھتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس لیے اس عذاب سے چھٹکارا پانے کا سامان اس دنیا ہی میں اکٹھا کر لے''۔ [1]

---

[1] التذكرة في أحوال الموتى و أمور الآخرة.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

12- جنت اور اس کی نعمتوں کا نظارہ کیجیے

اگر گناہگار بندے کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے سے اور نگاہ کو پست رکھنے سے اسے ایسی نعمتیں ملیں گے جن کا موازنہ دُنیا کی نعمتوں سے نہیں کیا جا سکتا' تو یقیناً وہ گناہوں کی زندگی کو چھوڑ کر ان نعمتوں کے حصول کے لیے جدوجہد کرنے لگے۔ جس طرح نافرمان بندہ دُنیا کی شہوات کے پیچھے بھاگتا ہے' اسی طرح جنت کی شہوات بھی ہیں جن کے حصول کے لیے نیک لوگ دِن رات ایک کر دیتے ہیں۔ جنت کی شہوات دُنیا کی شہوات کی طرح گندی اور ناپاک نہیں ہیں۔ دُنیا کی شہوات کو حاصل کرنے والا اور ان کے پیچھے بھاگنے والا بندہ تو ہر وقت پریشان' اور غم میں ڈوبا ہوا رہتا ہے' اسے اپنے مستقبل کی فکر رہتی ہے' اور اس کے علاوہ اسے کئی طرح کے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے' جبکہ جنت اس طرح کے نقصانات سے بالکل پاک ہے' نافرمان بندہ اگر دِل سے اس نعمتوں والی عظیم جنت کو دیکھ لے' اپنی روح کو جنت اور اس کی حوروں کے درمیان تصور کرے اور اس بات کو جان لے کہ جنت کی روحیں بدنی اور معنوی طور پر ان گندگیوں سے پاک ہیں' جو دُنیا کی عورتوں میں پائی جاتی ہیں' ویسے اس کا حسن اور آواز کی مٹھاس ایسی ہے جس کا مقابلہ دُنیا کی حسین ترین عورت سے بھی نہیں کیا جا سکتا' تو اس سے اس کی خواہشات مزید بڑھ جائیں گی' اور وہ ان چیزوں کے حصول کے لیے گناہوں کی زندگی کو بآسانی ترک کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہونے لگے گا۔

جنت انتہائی قیمتی چیز ہے' لیکن اس کے باوجود انسان اس کے حصول کے لیے کوشش نہیں کرتا جبکہ دُنیا جو گھٹیا ہے' اللہ تعالیٰ کے ہاں جس کی کوئی قدر و منزلت نہیں' انسان اس کے حصول کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہے' اسے ہی اپنا حقیقی مقصد سمجھ بیٹھا ہے اور اس کی خاطر اس خوش بختی اور سعادت کو ٹھکرائے بیٹھا ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا' نہ کسی کان نے سنا' اور نہ ہی کسی انسان کے دِل میں اس کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خیال تک آیا۔لا حول ولا قوۃ إلا باللّٰہ العلي العظیم.

آخر ایسا کیوں ہے؟! کیا اس [دُنیاوی] لذت کی وجہ سے ہے جس کا اثر کچھ ہی لمحوں میں ختم ہو جاتا ہے؟! یا چوپاؤں جیسی [گندی] خواہشات کی وجہ سے ہے؟! یا زناکار' فحاشہ عورتوں کی [قربت کی] وجہ سے ہے؟! یا برائی پر ابھارنے والے برے نفس کی وجہ سے ہے؟! یا شہوت کی اس پیاس کی وجہ سے ہے جسے دُنیا کی شراب اور زانیہ عورتوں کی قربت بھی بجھا نہیں سکتی؟!

اے انسان! آخر کس وجہ سے تو نے اپنے نفس کو دُنیا تک محدود اور مقید کر دیا ہے؟ تیرے دِل میں آگ میں جانے اور جنت سے محروم کر دیئے جانے کا ڈر تک نہیں رہا؟!! اے انسان! اپنے آپ کو سنبھال اور آخرت کی فکر کر' نیک لوگ اس کے حصول میں کوتاہی نہیں کر سکتے' کیونکہ صرف ہمیشہ رہنے والی بلند جنت ہی ایسی جگہ ہے جہاں پر پاکیزہ زندگی ہوگی اور ہر طرح کا آرام میسر ہوگا۔

جنت اور اس کی نعمتوں کا بیان:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اے انسان! جان لے کہ جس گھر [یعنی جہنم] کے غموں اور مصائب کا حال پہلے گزر چکا ہے اس کے مقابل ایک اور گھر ہے' اب اس کی راحت اور خوشی کے بارے میں سوچ و فکر کر لے اس لیے کہ جو شخص ان دونوں میں سے ایک سے دور ہو گا وہ بالضرور دوسرے میں جائے گا۔ پس تجھ کو چاہیے کہ دوزخ کی ہولناکیوں سے بچ اور جنت والوں کے بارے میں امید رکھ' یہ جنت دائمی راحت کا وعدہ ہے' اپنے آپ کو خوف کے تازیانے لگا اور امید کی لگام سے راہِ راست کی طرف کھینچ' اس کی وجہ سے تجھ کو بہت بڑی سلطنت ملے گی' دردناک عذاب سے محفوظ رہے گا' جنت والوں کے حال میں فکر کر کہ ان کے چہروں پر آرام کی تازگی ہوگی' شراب سربمہر پلائی جاتی ہوگی' ایسے خیموں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن میں بچھونے سبز چھاپہ کے بچھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہوں گے‘ یہ خیمے شراب اور شہد کی نہروں کے کنارے پر ہوں گے‘ غلافوں اور بچوں کی وافر تعداد ہوگی‘ بڑی بڑی آنکھوں والی گوری گوری عورتیں ہوں گی‘ وہ عورتیں [حوریں] ایسی ہوں گی گویا یاقوت اور مونگا ہوں۔ اُن عورتوں کو اِن جنتی نیک مردوں سے پہلے کسی نے چھوا تک نہ ہوگا‘ ان کے مکانات جنت کے باغوں کے اندر بنے ہوں گے‘ پھر ان مردوں اور عورتوں پر آبخوروں اور بندھنیوں کا دور ہوگا‘ شراب خالص اور سفید پینے والوں کو جس سے لذت ہو ایسے پیالے چلیں گے‘ ان پیالوں کو خالص موتی جیسے لڑکے لیے پھریں گے‘ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا کہ چین وسکون کے مقام میں‘ باغوں اور چشموں کے درمیان سجی بیٹھک میں اپنے بادشاہ ذی اقتدار کے پاس بیٹھے اس کی صورت کریم کو تاکتے ہوں گے‘ اور اس لذت کی شادابی ان کے چہرے سے چمکتی ہوگی‘ نہ ان پر گرد ہوگی‘ غرضیکہ اپنی خاطر خواہ آرزؤں میں ہمیشہ رہیں گے اور طرح طرح کے تحفوں سے ان کے پروردگار کی طرف سے خبر گیری ہوتی رہے گی‘ نہ کسی کا خوف ہوگا نہ غم کریں گے‘ موت کے شبہ سے محفوظ رہ کر جنت میں چین کریں گے‘ پھر تعجب ہے اس بندے پر جو ایسے گھر پر ایمان رکھتا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ اس کے باشندے نہیں مریں گے اور جو اس میں جائے گا اس پر درد اور مصیبت نہ آئے گی‘ نہ کوئی حادثہ نگاہ تغیر وتبدل اس کے باشندوں کی طرف دیکھے گا اس سب کو جاننے کے باوجود وہ بندہ ایسے دار فانی میں کیسے دِل لگاتا ہے جس کے خراب کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے؟!!

اگر بالفرض جنت میں سوائے تندرستی‘ اجسام کی موت‘ بھوک اور پیاس وغیرہ حوادثات سے محفوظ رہنے کی بجائے کچھ نہ ہوتا‘ تب بھی لائق تھا کہ دُنیا کو جس کا منقطع ہو جانا اور مکدر رہنا ضروری ہے کو جنت پر ترجیح نہ دی جائے‘ خاص طور پر ایسی صورت میں کہ اس کے سارے بادشاہ امن میں ہوں گے‘

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہر طرح کی نعمت اور خشوی سے بہرہ ور ہوں گے‘ سب دِل چاہتی باتیں ان کو میسر ہوں گی اور ہر روز صحن عرش میں حاضر ہو کر دیدارِ الٰہی کی وہ لذت پائیں گے جو تمام لذاتِ جنت سے اعلیٰ اور اشرف ہو گی۔ بلکہ اس نعمت کے سامنے جنت کی باقی نعمتوں کی کچھ اصل ہی نہیں‘ اور ہمیشہ اسی پر آسائش اور آرام دہ جگہ میں رہیں گے‘ یہاں پر بقیہ نا ختم ہونے والی زندگی گزاریں گے اور زوال سے بے خوف ہوں گے“۔ [1]

جنت کی نظیر نہیں:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں‘ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی مجلس میں حاضر ہوا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے متعلق بیان فرمایا‘ [آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری الفاظ یہ ہیں:]

((فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ﴾)). [2]

”اس جنت میں نیک لوگوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دِل میں ان کا تصور آیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿ جن لوگوں کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں [یعنی رات کو جاگتے ہیں] اپنے رب کو اس کے عذاب کے ڈر اور اس کے ثواب کی طمع سے پکارتے ہیں‘ اور جو ہم نے ان کو دیا اس سے خرچ کرتے ہیں‘ تو ایسے لوگوں کے لیے جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے وہ

---

[1] احياء علوم الدين: جلد نمبر ٥، صفحه نمبر ١٧٣، ١٧٤.

[2] صحيح مسلم: كتاب الجنة و صفة نعيمها و أهلها، حديث نمبر (٢٨٢٥).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پوشیدہ ہے اور ان کے اعمال کا بدلہ ہے﴾“۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ)).[1]

”جنت کے اندر ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو سال تک بھی چلتا رہے [تو اس کا سایہ ختم نہ ہو]“۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقَابَ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ تَغْرُبُ)).[2]

”جنت میں ایک قوس جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے“۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”یہ بات تو واضح ہے کہ دُنیا کی تمام چیزیں جنت کی چیزوں کے مقابلے میں ایک ذرّے سے زیادہ نہیں، اسی وجہ سے جس شخص کو جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ بھی مل گئی تو اس کے لیے ایسے ہوگا گویا اس نے دُنیا جہاں سے زیادہ حاصل کر لیا۔ یہ تو اس بندے کی بات ہے جسے جنت میں ایک کوڑے کے برابر حصہ ملے گا، اس سے آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ اس بندے کی کیا حالت ہوگی، اور وہ کس مقام تک پہنچ جائے گا جسے جنت میں اعلیٰ درجات ملیں گے“۔[3]

---

[1] صحيح مسلم: كتاب الجنة و صفة نعيمها و أهلها، باب إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها، حديث نمبر (٢٨٢٦).

[2] صحيح بخاري: كتاب الجهاد والسير، باب الغدوة والروحة في سبيل الله، حديث نمبر (٢٧٩٣).

[3] فتح الباري: جلد نمبر ٦، صفحه نمبر ٦٧.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس گھر کی قدر و منزلت کا اندازہ کیسے کیا جا سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا' اسے اپنے پسندیدہ لوگوں کے لیے خاص کیا' اپنی رحمت' کرم اور رضا مندی سے اسے بھر دیا' اس کی نعمتوں [کے حصول] کو عظیم کامیابی سے تشبیہ دی' اس میں ہر طرح کی مکمل خیر و برکت رکھی اور اسے ہر طرح کے نقص اور عیب سے پاک کیا''۔ ❶

جنتیوں کا کھانا پینا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ○ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ○ ﴾ [واقعه : ٢٠، ٢١]

''اور [غلمان ان کے سامنے طرح طرح کے] میوے [پیش کریں گے کہ] جسے چاہیں چن لیں' اور پرندوں کا گوشت پیش کریں گے' جو انہیں مرغوب ہو''۔

﴿ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ﴾ [زخرف : ٧١]

''اور جس چیز کو [ان کا] جی چاہے اور جو [ان کی] نظر میں بھلی معلوم ہو' وہاں [ان کے لئے موجود] ہو گی''۔

﴿ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ○ ﴾ [حاقة : ٢٤]

''[جنتیوں کو کہا جائے گا] کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ' یہ ان اعمال کے بدلے میں ہے جو تم گزرے ہوئے ایام میں کر چکے ہو''۔

﴿ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ○ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ○ ﴾ [انسان : ٥، ٦]

''ہاں! نیک لوگ [آخرت میں ایسی شراب کے] جام نوش کریں گے جس

---

❶ حادی الأرواح إلی بلاد الأفراح، صفحه نمبر ٤٧٣.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں کافور [کے پانی] کی آمیزش ہوگی' یہ [کافور کے پانی کا ایک] چشمہ ہوگا جس کا پانی اللہ کے بندے پئیں گے' اور [جہاں چاہیں گے بسہولت] اس کی شاخیں نکال لیں گے''۔

﴿ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝ ﴾ [الانسان : ۱۷ ، ۱۸]

''اور [اس کے علاوہ] وہاں ان کو [ایسی شراب کے] جام بھی پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کے پانی کی آمیزش ہوگی' یہ [سونٹھ] جنت میں ایک چشمہ ہوگا جسے سلسبیل کہا جاتا ہے''۔

﴿ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝ ﴾ [مطففین : ۲۷ ، ۲۸]

''اس شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی' یہ [تسنیم] جنت کا ایک چشمہ ہے جس کے پانی کے ساتھ مقرب لوگ شراب پئیں گے''۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَ يَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ و لَا يَمْتَخِطُونَ)).

''جنتی جنت میں کھائیں گے پئیں گے' جبکہ نہ تھوکیں گے' نہ پیشاب کریں گے' نہ پاخانہ کریں گے اور نہ ناک سنکیں گے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ کھانے کا کیا بنے گا؟ [یعنی وہ ہضم ہو کر کدھر جائے گا؟] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((جُشَاءٌ وَ رَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ، كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ)).[1]

---

[1] صحيح مسلم: كتاب الجنة و صفة نعيمها و أهلها، باب في صفات الجنة و تسبيحهم فيها بكرة و عشيا، حديث نمبر (۲۸۳۵).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''ایک ڈکار ہوگی اور پسینہ آئے گا' اس میں مشک کی خوشبو ہوگی' [اس سے کھانا ہضم ہو جائے گا' تسبیح و تحمید کا ان کو الہام ہوگا جیسے نفسی کو الہام ہوتا ہے''۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کوثر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ذَاكَ نَهرٌ أَعْطَانِيهُ اللّهُ، يَعْنِي فِي الْجَنَّة، أَشَدُّ بيَاضًا مِنَ اللَّبَن، وَ أَحْلى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعنَاقِ الْجُزُرِ. قَالَ: عُمَرُ إِنَّ هذه لَنَاعِمَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّهِ ﷺ: اكِلَتُهَا أَنْعَمَ مِنْهَا)).❶

''یہ ایک نہر ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں عطا فرمائی ہے' اس کا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی سی ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ تو بڑی نعمت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے کھانے والے ان سے زیادہ نعمت میں ہیں''۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اہل سنت اور عام مسلمانوں کا مذہب یہی ہے کہ جنتی جنت میں کھائیں پئیں گے بہت سی لذیذ نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے' وہ ایسی نعمتیں ہوں گی جو کبھی ختم نہ ہوں گی' وہ نعمتیں دُنیا کی آرام دہ آسائشوں سے کہیں زیادہ بہتر اور لذیذ ہوں گی' ان نعمتوں سے جنتی مستفید ہوں گے' اپنی مرضی کا

---

❶ سنن ترمذی: أبواب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة طير الجنة، حديث نمبر (٢٦٦٥).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھائیں پئیں گے، کھانے پینے کے باوجود نہ انہیں پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانے کی، نہ ناک میں رینٹ آئے گا نہ منہ میں تھوک۔ قرآن و حدیث کے بہت سے دلائل اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جنت کی نعمتیں ہمیشہ کے لیے ہیں، کبھی ختم نہ ہوں گی۔'' [1]

جنتیوں میں سے سب سے کم درجے والے کی حیثیت:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مُوسٰی علیہ السلام سَأَلَ رَبَّهُ مَا أَدْنٰی أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ فَقَالَ: رَجُلٌ قَدْ يَجِيءُ بَعْدَ مَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ: أُدْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: رَبِّ كَيْفَ وَ قَدْ نَزَلَتِ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَ أَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضٰی أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ، فَيَقُولُ لَهُ، لَكَ ذٰلِكَ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ..... فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيتُ رَبِّي، فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ وَ عَشَرَةُ أَمْثَالِهِ، وَ لَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَ لَذَّتْ عَيْنُكَ، فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّي، قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولٰئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدَيَّ وَ خَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ، وَ لَمْ يَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ)). [2]

''سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ربّ سے سوال کیا کہ سب سے کم درجہ والا جنتی

---

[1] شرح النووی لصحیح مسلم: جلد نمبر ۱۷، صفحہ نمبر ۱۷۳.

[2] صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب أدنی اھل الجنة منزلة فیھا، حدیث نمبر (۱۸۹).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو سب جنتیوں کے جنت میں جانے کے بعد آئے گا' اس سے کہا جائے گا جا جنت میں چلا جا۔ وہ کہے گا' اے میرے رب! میں کیسے جاؤں' وہاں تو سب لوگوں نے اپنے اپنے ٹھکانے کر لیے' اور اپنی جگہیں بنا لیں۔ اس سے کہا جائے گا: کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تجھے اتنی بادشاہت عطا کر دی جائے جتنی دُنیا کے ایک بادشاہ کے پاس ہوتی تھی؟ وہ کہے گا: میں راضی ہوں اے میرے ربّ! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے اتنی اور اس سے دس گنا زیادہ بھی ہے' اور ہر وہ چیز تو لے سکتا ہے جو تجھ کو اچھی لگے۔ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! میں راضی ہوں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا' سب سے بڑا درجے والا جنتی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تو وہ لوگ ہیں جن کو میں نے خود چنا اور ان کی بزرگی اور عزت کو میں نے اپنے ہاتھ سے جمایا' پھر ان چیزوں میں مہر کر دی کہ آنکھ نے نہیں دیکھا' کسی کان نے نہیں سنا' کسی دِل میں اس چیز کا خیال نہیں گزرا [جو ان کے لیے تیار ہے]''۔

مذکورہ حدیث میں اس بندے کا ذکر ہے کہ جنتیوں میں سے سب سے کم قدر ومنزلت والا ہوگا' اس کے باوجود کس قدر نعمتوں کا مالک ہوگا؟!! اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اگر انسان طفولیت سے لے کر بڑھاپے تک کا لمحہ خدا کی فرمانبرداری میں گزار دے تو بھی روزِ قیامت اسے بہت کم خیال کرے گا۔ دُنیا کے اندر تکلیفوں اور مشقتوں کو برداشت کرنے والے بندے کو جنت کا ایک غوطہ [چکر] ہی لگوایا جائے گا تو وہ ان تمام تکلیفوں کو بھول جائے گا۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ دُنیا کی تکالیف کی پرواہ کئے بغیر اس ہمیشہ کے نعمتوں والے گھر کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ہر وقت اس جنت کا تصور اپنے ذہن میں رکھے' اس سے وہ شیطانی وسوسات اور بُرے خیالات سے محفوظ رہے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ [واقعہ : ۲۲ - ۲۴]

''اور [جنتیوں کے لیے] بڑی بڑی [خوبصورت] آنکھوں والی حوریں ہوں گی' [ایسی حسین] جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی' یہ ان اعمال کا بدلہ ہوگا جو وہ دُنیا میں کرتے تھے''۔

﴿ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ ﴾ [واقعہ : ۳۵ - ۳۸]

''جنتیوں کی بیویوں کو ہم خاص اٹھان پر اٹھائیں گے' اور ان کو کنواریاں بنا دیں گے' اپنے شوہروں کی دلدادہ اور ہم عمر' یہ نعمتیں دائیں بازو والوں کے لئے [ہوں گی]''۔

﴿ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ ﴾ [رحمٰن : ۷۲ - ۷۴]

''وہ حوریں اپنے رہنے کے خیموں میں بند بیٹھی ہیں کہ ان کو باہر کی ہوا بھی نہیں لگنے پاتی' تو [اے جن وانس' تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے''۔

﴿ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ ﴾ [نبا : ۳۳]

''اور نوجوان ہم عمر عورتیں''۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ان عورتوں کے پستان ابھرے ہوئے ہوں گے' ڈھلکے ہوئے نہ ہوں گے' کیونکہ وہ کنواریاں ہوں گی [کسی انسان اور جن نے انہیں چھوا تک نہ ہوگا]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سب کی سب ایک ہی عمر کی نوجوان ہوں گی''۔ ❶

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ﴾ [آل عمران : ۱۵]

''[جنتیوں کے لیے] پاکدامن بیویاں ہوں گی''۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''دُنیا کی عورتوں کو جس طرح حیض آتا ہے' نفاس سے گزرتی ہیں' گندگی اور نجاست کا سامنا کرنا پڑتا ہے' ان سب چیزوں سے جنت کی عورتیں پاک ہوں گی''۔ ❷

اسی طرح نہ تو وہ بُرے اخلاق والی ہوں گی' اور نہ سخت کلام ہوں گی۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَ لَنَصِيفُهَا - يَعْنِي خِمَارَهَا - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا))۔ ❸

''اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی ایک عورت بھی زمین میں جھانک لے تو زمین وآسمان کے درمیان ہر چیز چمک اٹھے' اور ہر چیز میں ان کی خوشبو مہک اٹھے' اس حور کا دوپٹہ ہی دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے''۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَأِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا

❶ تفسیر القرآن العظیم از حافظ ابن کثیر: جلد نمبر ٤، صفحه نمبر ٤٦٥.

❷ تفسیر القرآن العظیم، از حافظ ابن کثیر: جلد نمبر ١، صفحه نمبر ٣٣٣.

❸ صحیح بخاری: کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، حدیث نمبر (٦٥٦٨).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا الْجَنَّةَ أَعْزَب))۔❶

''یقیناً پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہوگا' ان میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا' اور جنت میں کوئی کنوارہ نہ ہوگا''۔

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مؤمن بندے کے لیے جنت میں دو سے زیادہ بیویاں ہوں گی' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((إِنَّ لِلْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ، فَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ لَا يَرَىٰ بَعْضُهُمْ بَعْضًا))۔❷

''یقیناً مؤمن بندے کے لیے جنت میں خولدار موتیوں سے بنا ہوا ایک خیمہ ہے جس کی بلندی بلندی ساٹھ میل ہے' اس میں مومن بندے کے کئی اہل خانہ ہوں گے' ایک اہل خانہ دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے''۔❸

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''مذکورہ حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر جنتی کے لیے کم از کم دو بیویاں ہوں گی''۔❹

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الجنة و صفة نعيمها و أهلها، باب أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر و صفاتهم و أزواجهم، حديث نمبر (٢٨٣٤).

❷ صحيح بخاری: كتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة و أنها مخلوقة، حديث نمبر (٣٢٤٣).

❸ حادی الأرواح إلى بلاد الأفراح.

❹ فتح الباری: جلد نمبر ٦، صفحه نمبر ٤٠٠.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْحُورَ الْعِينَ لَتُغَنِّينَ فِي الْجَنَّةِ يَقُلْنَ:

نَحْنُ الْحُورُ الْحِسَانُ   خُبِئْنَا لِأَزْوَاجٍ كِرَامٍ[1]

''حوریں جنت میں گنگناتی پھریں گی کہ ہم پاکدامن حوریں ہیں' جو پاکیزہ مردوں کے لیے بنائی گئی ہیں''۔

سحر زدہ حوروں کا بیان:

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ جنتی عورتوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وہ اُبھرے ہوئے پستانوں والی ہم عمر نوجوان لڑکیاں ہوں گی' ان کے اعضائے بدن میں جوانی کا پانی تیرتا ہوگا' ان کے رخسار گلاب کے پھول اور سیب کی طرح ہوں گے' اور پستان کا حصہ انار کی طرح' ان کے دانت ایسے ہوں گے جیسے موتی بڑے منظم طریقے سے پرو دیئے گئے ہوں' کمر اور پیٹ کا حصہ پتلا ہوگا' ان کا چہرہ سورج کی خوبصورتی کی طرح خوبصورت ہوگا' جب ہنسیں گی تو ان کے سامنے کے دانتوں سے روشنی نکلے گی' جب وہ اپنے محبوب شوہر [نیک آدمی] کو ملیں گی' ان کی معانقہ کریں گی تو تب اس آدمی کی کیا حالت ہوگی' وہ آدمی اس حور کے رخسار سے اپنے چہرے کو دیکھ سکے گا' جیسے صاف سفید شیشے سے چہرہ دیکھا جاتا ہے۔ اس حور کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے باہر نظر آئے گا۔ اس کے جسم کی کوئی ہڈی اور چمڑا اپنے خاوند سے پوشیدہ نہ ہوگا۔

اگر وہ دُنیا میں جھانک لے تو زمین اور آسمان کے درمیان مکمل فضا اس کی خوشبو سے معطر ہو جائے' اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی

---

[1] صحيح الجامع الصغير، حديث نمبر (١٦٠٢).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تسبیح شروع کردے' اس کی وجہ سے مغرب ومشرق کے درمیان کا سارا حصہ خوبصورت ہو جائے' سورج کی روشنی اس کی خوبصورتی کے سامنے ماند پڑ جائے' ہر بندہ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے' اس کے سر کی اوڑھنی دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ نیک بندے کے لیے اس سے ملنے کی خواہش تمام دُنیاوی خواہشات سے بڑھ کر ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی خوبصورتی اور حسن میں اضافہ ہی ہوگا اور اپنے خاوند [نیک بندے] سے اس کی محبت لمحہ بہ لمحہ پروان ہی چڑھے گی۔ وہ حور حمل' ولادت' حیض اور نفاس کے چکروں سے مبرأ ہے' رینٹھ' تھوک اور پیشاب پاخانے جیسی گندگیوں سے پاک ہے' اس کی جوانی کبھی ختم نہ ہوگی' اس کے کپڑے کبھی میلے نہ ہوں گے' اس کی خوبصورتی میں ایک انچ کی کمی بھی نہ ہوگی' آدمی اس کے ہمیشہ کے وصال سے نہیں اکتائے گا' اس کی نگاہ اپنے خاوند تک محدود رہے گی' اسے اپنے خاوند کے سوا کسی کی حاجت بھی نہ ہوگی' نہ وہ کسی دوسرے کی طرف جھانکے گی' خاوند اس کے ساتھ اپنی خواہشات اور امن کی آخری حدوں تک خوش ہوگا''۔ ❶

اس بندے کے لیے ہلاکت ہے جو اس حور کو حاصل کرنے کی بجائے اپنی بری خواہشات کے پیچھے پڑا ہے جو اسے جنت سے محروم کر دیں گی۔ جہنم کے نچلے حصے میں گرا دیں گی' اور اللہ تعالیٰ بھی اس بندے سے پردہ کر لیں گے۔ پھر یہ آگ میں جلتا رہے گا۔

---

❶ حادي الأرواح إلى بلاد الأفراح.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

مختلف قسم کے واقعات

1- پاکدامن لوگوں کے واقعات

ذیل میں ہم ان لوگوں کے قصے بیان کر رہے ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رکھی تھیں۔ وہ برائی اور بے حیائی کے قریب بھی نہ جاتے تھے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے پاکدامنی کا سوال کرتے تھے۔ ربّ کی عبادت میں سرور محسوس کرتے تھے۔

لوگوں نے اگرچہ ایسے لوگوں کو بدنام کرنے کی کوششیں کیں' لیکن یہ پھر بھی شیطان کے ہتھے نہ چڑھے' اپنے دامن کو گناہوں سے پاک ہی رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی پاکدامنی کو سب پر واضح کر دیا۔

① ایک عبادت گزار کا واقعہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گود [کی عمر] میں تین بچوں نے گفتگو کی ہے۔ ان میں سے ایک عیسیٰ بن مریم تھے [جنہوں نے اپنی ماں کے دامن کو رسوائی سے بچایا]۔

دوسرا بنی اسرائیل کا ایک بچہ تھا' اس بچے کا واقعہ یوں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار آدمی تھا' جسے جریج کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس نے ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبادت خانہ تعمیر کر رکھا تھا۔ اس میں عبادت کیا کرتا تھا۔ ایک دِن اس کی ماں اس کے عبادت خانے پر آئی اور وہ نماز پڑھنے میں مشغول تھا۔ اس کی ماں نے اسے آواز لگائی: ''اے جریج!''

جریج نے [دِل میں] کہا: ''اے میرے پروردگار! ایک طرف میری ماں ہے تو دوسری طرف نماز [کیا کروں؟]'' پھر خود ہی فیصلہ کیا کہ نماز نہیں توڑوں گا' لہٰذا نماز میں مشغول ہو گیا۔ اس کی ماں واپس چلی گئی۔

دوسرے دِن بھی ایسا ہی ہوا' اس کی والدہ پھر واپس چلی گئی۔ تیسرے دِن بھی جب جریج نے نماز کی وجہ سے ماں کو جواب نہ دیا' تب اس کی ماں نے اس کے لیے بددُعاء کی کہ اے اللہ! اسے [جریج کو] اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ کسی بدکارہ کا چہرہ نہ دیکھ لے۔

بنی اسرائیل میں جریج اور اس کی عبادت کا عام چرچا تھا۔ وہیں پر ایک حسین ترین بدکارہ بھی تھی۔ اس بدقماش عورت نے لوگوں سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو میں اس کے تقویٰ و عبادت کی آزمائش نہ کرلوں۔ وہ بن سنور کر جریج کے سامنے گئی' دِل لبھا لینے والی حرکات کرنے لگی' مگر جریج نے اس کی کسی حرکت کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اپنے دامن کو فحاشی سے پاک رکھا۔

وہ عورت وہاں سے نکلی اور اپنا آپ اس چرواہے کے سپرد کر دیا جو جریج کے عبادت خانہ کے سائے میں اپنی بکریوں کو ٹھہراتا تھا۔ اس چرواہے نے اس عورت کے ساتھ بدکاری کی جس سے وہ عورت حاملہ ہو گئی اور ایک بچہ جنم دیا۔ لوگوں نے پوچھا: ''یہ بچہ کس کا ہے؟'' اس نے بتلایا کہ یہ جریج کے نطفے سے ہے۔

اتنا سن کر لوگ مشتعل ہو گئے' وہ جریج کے عبادت خانہ کی طرف دوڑے۔ جریج کو نیچے اتار کر خوب برا بھلا کہا' مارا پیٹا' اس کے عبادت خانے کو زمین بوس کر دیا۔ جریج نے پوچھا: ''کیا معاملہ ہے' ایسا کیوں کر رہے ہو؟''

لوگوں نے کہا کہ تو نے اس عورت سے بدکاری کی ہے جس کی وجہ سے اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں بچے نے جنم لیا ہے۔ جریج نے پوچھا وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس بچے کو لے آئے۔

[اب دیکھئے جریج بالکل بے گناہ ہے' عورت اس بات کا اقرار کر رہی ہے کہ بدکاری کرنے والا جریج ہے' مخالف گواہی بھی کوئی نہیں' سب لوگ عورت کے طرفدار ہیں۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ خود اپنے بندے کی مدد فرماتے ہیں اور کسی نہ کسی طرح پاکدامن شخص کو نجات دلا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جریج کے ذہن میں ایک ترکیب آئی] اس نے کہا: مجھے نماز پڑھنے دو۔ جریج نے نماز پڑھی' فارغ ہونے کے بعد بچے کے پاس آیا' اس کے پیٹ میں انگشت شہادت مارتے ہوئے پوچھا:

((يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ)).

''اے بچے! [بتا] تیرا باپ کون ہے؟''

بچے نے [اللہ کی مشیت سے] خود بول کر کہا: ''میں فلاں چرواہے کا بیٹا ہوں''۔ یہ سنتے ہی لوگ جریج کے دست و بازو چومنے لگے اور کہا کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے تعمیر کر دیتے ہیں۔ جریج نے کہا: ''نہیں! مجھے اس کی ضرورت نہیں' میری مٹی سے بنی ہوئی کٹیا ہی دوبارہ [مٹی سے] بنا دو''۔ ❶

② غار والوں کا واقعہ' اور پاکدامنی کا انعام:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ کی بات ہے کہ تین آدمی پیدل سفر کر رہے تھے' اچانک بارش شروع ہو گئی' انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لے لی۔ اچانک پہاڑ سے ایک پتھر لڑھکتا ہوا آیا اور غار کے منہ پر آ کر رک گیا۔ اس طرح غار کا منہ باہر سے بند ہو گیا۔ اب وہ ایک

---

❶ صحیح مسلم: كتاب البر والصلة، باب تقديم برّ الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها، حديث نمبر (٢٥٥٠). صحیح بخاری: كتاب العمل فى الصلاة، باب اذا دعت الأم ولدها فى الصلاة، حديث نمبر (١٢٠٦).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرے سے کہنے لگے' اپنے نیک عملوں کا وسیلہ ڈال کر اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرتے ہیں' شاید وہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دے اور غار کے منہ سے پتھر پیچھے ہٹ جائے۔ [اب تینوں نے باری باری اپنے عمل پیش کرنا شروع کر دیئے۔ جب پہلے نے اپنا نیک عمل پیش کیا تب پتھر اپنی جگہ سے کچھ سرکا' لیکن نکلنے کا راستہ نہ بنا۔ دوسرے نے اپنا نیک عمل پیش کیا' اس سے بھی پتھر سرکا۔ جب تیسرے نے پیش کیا تب مکمل پتھر پیچھے ہٹ گیا]۔

ان تینوں بندوں میں سے ایک نے اپنا درج ذیل عمل پیش کیا' اس نے کہا: اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی' جتنی مردوں کو عورتوں سے محبت ہوتی ہے اس سے بھی زیادہ میں اس لڑکی سے محبت کرتا تھا۔ میں نے اس سے کئی مرتبہ بدکاری کا مطالبہ کیا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ ایک مرتبہ حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ میرے پاس سو دینار لینے آئی' میں نے سو دینار اکٹھے کئے اور اسے تھما دیئے۔ وعدہ کے مطابق وہ میرے زیر اثر ہو گئی۔ پھر جب میں اس سے بدکاری کرنے لگا' تب اس نے کہا: ''اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس مہر کو ناحق نہ توڑ''۔ یہ بات سن کر میں کھڑا ہو گیا۔ [میں نے اس سے بدکاری بھی نہ کی اور جو سو دینار اس کو قرض دیا تھا وہ بھی اسے ہبہ کر دیا]۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو پھر ہمارے لیے کشادگی کر دے' [اس غار کے دھانے سے پتھر ہٹا دے اور ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما]۔ اللہ تعالیٰ نے وہ چٹان دور کر دی' غار کا منہ کھل گیا اور وہ آزاد ہو گئے۔ [1]

اب دیکھئے اس شخص نے صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے بدکاری کو

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الذکر والدعاء، باب قصة اصحاب النار الثلاثة، والتوسل بصالح الأعمال، حدیث نمبر (٢٧٤٣). صحیح بخاری: کتاب الأحادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، حدیث نمبر (٣٤٦٥)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چھوڑا' پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر احسانِ عظیم فرمایا اور اس کو مصیبت سے نجات عطا فرمائی۔

۳ سیدنا یوسف علیہ السلام کا واقعہ:

ذیل میں ہم حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بیان کر رہے ہیں جنہوں نے ناگفتہ بہ حالات میں پاکدامنی کے حوالے سے نوجوانانِ امت کے لیے ایک بہترین نمونہ چھوڑا ہے۔ انہوں نے سختیاں' تکلیفیں' جیل کی صعوبتیں تو برداشت کرلیں لیکن اپنے دامن کو گناہوں سے آلودہ نہ ہونے دیا' بے حیائی اور فحاشی کے قریب بھی نہ پھٹکنے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام پر یہ انعام کیا کہ امتحان مکمل ہونے کے بعد آپ کو تختِ مصر پر جلوہ افروز ہونے کا اعزاز بخشا۔

آپ علیہ السلام کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ بچپن میں آپ علیہ السلام کے بھائیوں نے چند درہموں کے بدلے آپ علیہ السلام کو بیچ ڈالا۔ آپ علیہ السلام بکتے بکاتے عزیز مصر کے گھر پہنچ گئے۔ آپ علیہ السلام اس کے گھر میں پلے بڑھے' پروان چڑھے۔ آپ انتہائی خوبصورت تھے۔ عزیز مصر کی بیوی نے جب آپ کو دیکھا تب وہ دِل ہار بیٹھی اور آپ کو ورغلانے کی کوشش کرنے لگی۔ آپ علیہ السلام بہت نیک' شریف' نجیب تھے۔ عزیز مصر کی بیوی مکر وفریب کے جال بنتی رہی' لیکن سیدنا یوسف علیہ السلام نے اسے گھاس نہ ڈالی۔

ایک دِن جب عزیز مصر گھر میں نہیں تھا' اس کی بیوی نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو ورغلانے اور برائی پر زبردستی آمادہ کرنے کا پروگرام بنالیا۔ قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ﴾ [یوسف : ۲۳]

''جس عورت کے گھر میں یوسف علیہ السلام تھے اس نے آپ علیہ السلام کو ورغلانا شروع کر دیا' تمام دروازے بند کر دیئے اور کہنے لگی: ''آجا''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یوسف نے کہا: اللہ کی پناہ [میں ایسا کام کیوں کروں] میرے رب نے تو مجھے اچھا ٹھکانہ عطا کیا ہے۔ [یاد رکھو!] ظالم لوگ کبھی فلاح نہیں پاتے''۔

اب ذرا غور کیجئے کہ عزیز مصر کی بیوی ہے' مالدار ہے' خود گناہ کی دعوت دے رہی ہے' نوجوان ہے' انتہائی خوبصورت بھی ہے' یعنی جو چیزیں انسان کو برائی پر آمادہ کر سکتی ہیں وہ سب وہاں موجود ہیں' اس کے باوجود یوسف علیہ السلام نے اپنی پاکدامنی کو عیب دار نہ ہونے دیا۔ جب ایسے موقع پر انسان برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تب اللہ تعالیٰ بھی اس بندے کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ۝ ﴾ [يوسف : ٢٤]

''اس عورت نے یوسف [علیہ السلام] کے ساتھ برائی کا ارادہ کر لیا تھا' اور یوسف علیہ السلام بھی ارادہ کر لیتے اگر اپنے رب کی نشانی نہ دیکھ لیتے۔ ایسا اس لیے ہوا تاکہ ہم [اپنے] اس [بندے] سے بُرائی اور بے حیائی کو دور رکھیں' حقیقت میں وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا''۔

جب اس عورت نے سب دروازے بند کر کے زبردستی اسے ورغلانے کی کوشش کی' تب حضرت یوسف علیہ السلام دروازے کی طرف بھاگے۔ وہ بھی آپ کے پیچھے بھاگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ابھی دروازہ کھولنے کی کوشش کی ہی تھی کہ اس نے آپ کا دامن پیچھے سے پکڑ کر کھینچا' قمیص پھٹ گئی' دروازہ بھی کھل گیا۔ اسی وقت عزیز مصر بھی وہیں پہنچ گیا۔ اب زلیخا نے سارا الزام حضرت یوسف علیہ السلام پر دے ڈالا۔ پھر عزیز مصر کی بیوی نے [اپنے مرد کی غیر موجودگی میں] اسے کہا کہ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو تجھے قید میں ڈلوا دوں گی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے رب سے دُعا مانگی:

﴿ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝﴾ [یوسف : ۳۳]

’’یوسف [علیہ السلام] نے کہا: اے میرے ربّ! مجھے قید منظور ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ کام کروں جو یہ لوگ مجھ سے چاہتے ہیں‘ اگر تو نے ان کی چالوں کو مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کے مکر وفریب میں پھنس جاؤں گا‘ اور جاہلوں میں شامل ہو رہوں گا‘‘۔

اپنے دامن کو گناہوں سے پاک رکھنے کے لیے آپ علیہ السلام جیل میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ انعام دیا کہ بادشاہ وقت نے بڑی عزت و اکرام کے ساتھ آپ کو جیل سے بری کیا۔ آپ علیہ السلام کے بے گناہ ہونے کا اعلان کروایا اور ملک کے خزانے کا حاکم بنا دیا۔ پھر ایک وقت آیا کہ مصر کی حکومت آپ کے تحت تھی۔

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بنت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے محبوب اور پیارے دوست سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آ جاتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ہے کہ جب کبھی کسی غزوہ یا سفر کے لیے نکلتے ہیں تب ازواج المطہرات میں سے کسی ایک کو قرعہ نکال کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ غزوہ بنی مصطلق کا موقع ہے۔ قرعہ ڈالی گئی‘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نام نکلتا ہے۔ سپہ سالارِ اعظم اپنے مشن میں کامیاب ہو جاتے ہیں‘ واپسی کا سفر شروع کر دیتے ہیں‘ رات کے ایک پہر میں قافلہ ایک جگہ کچھ دیر کے لیے پڑاؤ کرتا ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لیے جنگل میں نکل جاتی ہیں۔ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس پہنچتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ گلے میں پہنا ہوا ہار اب گلے میں موجود نہیں۔ واپس ڈھونڈنے کے لیے جاتی ہیں۔ قافلے کی روانگی کا وقت آ جاتا ہے‘ ہودج والے سمجھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہا اندر ہی تشریف فرما ہیں‘ وہ بھی ہودج لے کر چل دیتے ہیں۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا واپس قافلے والی جگہ پہنچتی ہیں‘ قافلہ جا چکا ہوتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اب میدان خالی پڑا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اکیلی کھڑی ہیں' اپنی چادر اوڑھ کر وہیں لیٹ جاتی ہیں' اور سوچتی ہیں کہ جب قافلے والوں کو پتہ چلے گا' تب خود ہی یہیں آ جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سیدنا صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی ڈیوٹی لگائی ہوتی ہے کہ وہ ہم سے ایک منزل پیچھے رہے' جہاں ہمارا پڑاؤ ہو اس جگہ کو اچھی طرح دیکھے کہ قافلے والوں کا کوئی سامان رہ جائے تو اپنے ساتھ لیتا آئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے' تب ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لیٹے ہوئے دیکھا۔ منہ سے صرف یہ کہا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا! پھر اپنا اونٹ بٹھا دیا تاکہ آپ رضی اللہ عنہا اس پر بیٹھ سکیں۔ خود صحابی رضی اللہ عنہ آگے ایک طرف ہو گیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہا بیٹھ گئیں تب اونٹ کی مہار پکڑ کر چل دیا' اور صبح کو آپ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچا دیا۔

منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی ابن سلول کو اس بات کا پتہ چلتا ہے تو وہ بہتان باندھ دیتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دامن کو گناہ سے داغدار کرنا چاہتا ہے' آپ رضی اللہ عنہا پر الزام تراشی کرتا ہے' آپ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازیبہ کلمات کہتا ہے' لوگوں کے ذہنوں میں اشکال پیدا کرتا ہے۔ جس دِن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس تہمت کی خبر پہنچتی ہے آپ رضی اللہ عنہا اپنے والدین کے گھر چلی جاتی ہیں۔ ساری رات روتے ہوئے گزار دیتی ہیں' اگلا دِن بھی روتی رہتی ہیں۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشان ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کر رہے ہیں کہ کیا کیا جائے؟ کبھی اپنی کنیزہ بریرہ کو بلا کر پوچھ رہے ہیں کہ کیا تو نے یہاں کچھ دیکھا ہے جس سے تجھے کوئی شک گزرا ہو۔ کتنے کٹھن حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ لیکن چونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا دامن گناہوں سے پاک تھا' آپ رضی اللہ عنہا نے کبھی ایسے کام کا سوچا بھی نہ تھا' لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بھی آپ رضی اللہ عنہا کے لیے آسانی پیدا فرما دی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی برات کے واضح الفاظ قرآن مجید میں نازل فرما دیئے' جو قیامت تک آپ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کا ثبوت دیتے رہیں گے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ لَا تَحْسَبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ ہُوَ خَیْرٌ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○﴾ [نور : ١١]

''جو لوگ بہت زیادہ طوفان باندھے لائے ہیں یہ بھی تم ہی میں سے ایک گروہ ہے، تم اس چیز کو اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، ہاں ان میں سے ہر شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے آپ کمایا ہے، اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کا کام سرانجام دیا ہے اس کے لیے عذاب بھی بڑا ہے۔'' ❶

⑤ مریم علیہا السلام کا واقعہ اور عیسیٰ علیہ السلام کا گود میں کلام کرنا:

مریم علیہا السلام کی والدہ نے انہیں بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ آپ علیہا السلام کی کفالت کی ذمہ داری حضرت زکریا علیہ السلام کے حصے میں آئی۔ مریم علیہا السلام نے پاکیزہ ماحول میں پرورش پائی، گناہوں اور حرام کاری سے اپنے دامن کو آلودہ نہ ہونے دیا۔ اپنی زندگی کا ہر لمحہ ربّ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزارا۔ لوگوں نے آپ کی عزتِ نفس کو مجروح کرنے کی کوشش کی، آپ علیہا السلام پر بہتان باندھا، لیکن چونکہ آپ علیہا السلام پاکدامن تھیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ علیہا السلام کے بطن سے ایک اولوالعزم پیغمبر بھیج کر لوگوں کے شکوک کا جواب دلوا دیا۔

آپ علیہا السلام کا واقعہ یوں ہے کہ جب آپ علیہا السلام سن بلوغت کو پہنچیں، تب ایک دِن آپ علیہا السلام محراب سے نکل کر بیت المقدس کی مشرقی جانب گئیں۔ وہاں ایک نوجوان شخص کو کھڑا دیکھ کر گھبرا گئیں، اور کہنے لگیں:

''اگر تو کوئی پرہیزگار شخص ہے تو میں تجھ سے ربّ رحمان کی پناہ مانگتی ہوں''۔

وہ نوجوان حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ تھا جو انسانی شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ اس فرشتے نے کہا:

---

❶ صحيح مسلم: كتاب التوبة، باب في حديث الإفك و قبول توبة القاذف، حديث نمبر (٢٧٧٠).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''میں تیرے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں''۔

مریم ﷤ کنواری تھیں' نہ تو انہوں نے شادی کی ہوئی تھی نہ ہی دامن کو گناہ سے آلودہ کیا تھا۔ اس لیے بڑی پریشان سی ہو گئیں اور کہنے لگیں:

''میرے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے' مجھے تو کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور میں بدکار عورت بھی نہیں ہوں''۔

اس فرشتے نے جواب دیا:

''یہ میرے رب کی مرضی ہے۔ اس نے ایسا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ بغیر اسباب کے بھی اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ جو رب آدم ﷤ کی تخلیق بن باپ اور ماں کے کر سکتا ہے کیا اس کے لیے مشکل ہے کہ وہ بغیر باپ کے کسی کو پیدا کر دے؟''

بہر حال جب عیسیٰ ﷤ کی ولادت ہوئی' تب یہ خبر ہر طرف پھیل گئی۔ لوگ باتیں کرنے لگے' ان کے پاس بھی لوگ آئے اور کہنے لگے:

''اے مریم! یہ تو نے بڑا گناہ کا کام کیا ہے [کہ بغیر شادی کے بچے کو جنم دیا ہے]' تیرا باپ تو بڑا نیک آدمی تھا' تیری ماں بھی کوئی بدکارہ نہ تھی۔ پھر تو نے یہ کیا گل کھلائے''۔

مریم ﷤ ان کے بہتان سن کر پریشان ہو گئیں۔ لیکن دیکھیے! چونکہ مریم ﷤ کا دامن گناہوں سے پاک تھا' جن لوگوں کا دامن گناہوں سے پاک ہو پھر رب تعالیٰ بھی خود ان کی مدد کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بھی مدد فرمائی۔ آپ ﷤ کی گود میں موجود بچہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے خود بول اٹھا:●

● یہ عیسیٰ ﷤ چوتھے بچے ہیں جنھوں نے گود میں کلام کیا' اعتراض کرنے والا منکر حدیث کہے کہ حدیث میں تو تین بچوں کا ذکر آیا ہے' اور یہ چار ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وارد لفظ ''تین'' کا حصہ کے لئے نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''میں اللہ کا بندہ ہوں' اس نے مجھے کتاب دی' مجھے نبی بنایا' مجھے بابرکت کیا' جہاں بھی میں رہوں' مجھے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ ہوں اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھ کو جبار اور شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جبکہ میں پیدا ہوا اور جبکہ میں مروں اور جبکہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں''۔

یہ مریم علیہا السلام کی برأت کی واضح نشانی تھی' اور ان کی پاکیزگی ثابت کرنے کے لیے رب کی طرف سے معجزہ تھا۔ آپ علیہا السلام کی پاکدامنی کا خود رب نے اعلان کروایا' اور ان پر یہ انعام کیا کہ ایک پیغمبر کی والدہ کا شرف بخشا۔

2- توبہ کا بیان

ذیل میں ان لوگوں کے واقعات ہیں جنہوں نے شیطان کے مکر و فریب میں پھنس کر برائی کا ارتکاب کر لیا لیکن جلد ہی انہیں اپنے بُرے فعل کا احساس ہو گیا' اور انہوں نے اپنے ربّ کی طرح رجوع کر لیا۔ پھر ربّ تعالیٰ نے بھی ان پر اپنا انعام کیا۔

ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان واقعات سے وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جو گناہوں کا ارتکاب کر چکے ہیں' اور پریشان ہیں کہ ربّ تعالیٰ انہیں معاف بھی کرے گا یا نہیں؟!!

قصہ ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ:

ماعز بن مالک نامی ایک صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! [مجھ سے زنا سرزد ہو گیا ہے' مجھ پر حد لگائیں اور] مجھے پاک کر دیں''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا:

''تیرے لیے ہلاکت ہو واپس پلٹ جا اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کر''۔

[اب دیکھیں! یہاں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر بندے سے بدکاری ہو جائے تو توبہ و استغفار سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ بہر حال] وہ بندہ دوبارہ واپس آیا' اور کہا کہ مجھے پاک کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر وہی جواب دیا۔ جب وہ بندہ چوتھی مرتبہ آیا تب نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا:

''میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ تو نے کیا فعل بد سر انجام دیا ہے؟''

ماعز اسلمی نے کہا:

''میں نے بدکاری کی ہے''۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم کے لوگوں سے پوچھا کیا یہ پاگل ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ پاگل نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کہا:

''دیکھو! ہوسکتا ہے اس نے شراب پی ہو؟''

ایک آدمی کھڑا ہوا' اس کے منہ کو سونگھا لیکن شراب کی بو نہ تھی۔ [آپ ﷺ نے پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے۔ اس نے عرض کی: ہاں! یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے تو نے بوس وکنار کیا ہو۔ اس نے کہا: نہیں! بلکہ میں نے زنا کاری کی ہے۔ اس عورت کے ساتھ وہ کام کیا ہے جو ایک شادی شدہ مرد اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے] لہٰذا آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دے دیا۔

اس کے رجم کے بعد لوگوں کے دو گروہ ہو گئے' ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ اس نے خود ہی اپنے آپ کو ہلاک کر دیا' اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو چھپایا مگر اس نے خود ہی اپنے آپ کو نہ چھوڑا' یہاں تک کہ بری موت مرا۔ دوسرا گروہ یہ کہتا تھا کہ نہیں وہ ہلاک نہیں ہوا' بلکہ اس نے توبہ کر لی تھی' اور اس کی توبہ سب سے افضل تھی۔

بہر حال دو یا تین دن کے بعد نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"ماعز بن مالک کے لیے استغفار کر"۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے ماعز کو بخش دیا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ماعز اسلمی نے ایسی توبہ کی تھی کہ اگر مدینہ کے ۷۰/ آدمیوں پر اس توبہ کو تقسیم کیا جائے تو ان سب [کی بخشش] کو کافی ہو جائے"۔●

قصہ غامدیہ خاتون:

غامدیہ کنبے کی ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پاک کر دیں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس لوٹا دیا۔ دوسرے دن وہ پھر آ گئی اور کہنے لگی:

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کیوں واپس لوٹاتے ہیں۔ شاید آپ مجھے اس طرح واپس لوٹا رہے ہیں جیسے ماعز کو واپس لوٹا دیا تھا۔ اللہ کی قسم! میں تو حاملہ ہو چکی ہوں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تب تو سزا نافذ نہیں ہو سکتی' واپس چلی جاؤ' ولادت کے بعد آنا"۔

جب اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا تو وہ اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی اور کہنے لگی:

"یہ ہے وہ بچہ جو میں نے جنا ہے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"واپس چلی جا' اس بچے کو دودھ پلا اور تب واپس آنا جب یہ دودھ پینا چھوڑ دے"۔

● صحیح مسلم: کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسہ بالزنی، حدیث نمبر (۱٦۹۵)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر جب اس نے دودھ چھڑایا تو بچے کو لے کر حاضر ہوئی' اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔ کہنے لگی:

"اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور اب یہ کھانا کھانے لگا ہے"۔

آپ ﷺ نے اس بچے کو ایک مسلمان شخص کے حوالہ کر دے' پھر اس [عورت] کے رجم کا حکم دیا۔ چنانچہ اس عورت کے سینے تک گڑھا کھودا گیا۔ آپ ﷺ کے حکم سے لوگوں نے اسے رجم کیا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' اور اس کے سر پر پتھر مارا تو ان کے چہرے پر خون کے چھینٹے آ پڑے۔ انہوں نے اس عورت کو گالی دی جسے رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ آپ ﷺ نے سیدنا خالد رضی اللہ عنہ سے کہا:

((مَهْلًا يا خَالِدُ! فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَلَهُ))●

"خالد! رُک جاؤ' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر ناجائز ٹیکس وصول کرنے والا بھی اس عورت جیسی توبہ کرے تو اسے بھی معاف کر دیا جائے"۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا:

"اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کیا پھر اس پر نماز جنازہ بھی پڑھتے ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَ هَلْ وَجَدتَّ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى))●

● صحيح مسلم: كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، حديث نمبر (١٦٩٥).

● صحيح مسلم: كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، حديث نمبر (١٦٩٦).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ۷۰/ آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو ان سب کو کافی ہو' کیا تم نے اس سے بھی افضل کوئی توبہ دیکھی ہے کہ اس نے [توبہ کرتے ہوئے] اللہ کے لیے اپنی جان قربان کردی''۔

بدکاری چھوڑنے کا انعام:

مصر کی مشہور ومعروف اداکارہ ہالہ فواد جو مصر کی فلمی صنعت پر چھا چکی تھی' اچانک ایک موذی اور خطرناک بیماری کا شکار ہوگئی۔ اس نے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور سچے دِل سے سابقہ گناہوں کی معافی مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں اس پر یہ انعام کیا کہ اس کو مہلک بیماری سے شفا عطا کردی۔

''میں سوچتی ہوں کہ میں اپنے ربّ اور دین کے حق میں بڑی نافرمانی کی مرتکب ہوئی ہوں' اس بنیاد پر میں آرزو کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے اور مجھ سے درگزر فرمائے''۔

یہ وہ الفاظ ہیں جو اس اداکارہ نے گناہوں کی زندگی چھوڑ دینے کے بعد کہے' اور اس نے اعلان کیا کہ اب وہ خاوند' بچوں اور اپنے گھر کے لیے کچھ کرے گی' فلمی دُنیا کو بالکل چھوڑ دے گی۔ وہ خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہے کہ میں نفس امارہ کے ابھارنے پر اس لائن میں چلی آئی۔ میرے آخری بچے کی ولادت کا وقت تھا کہ بعض گیسوں نے رحم کا منہ بند کردیا۔ بچے کی ولادت سے پہلے ڈاکٹر حضرات مجھے تین دِن تک مصنوعی سانس دیتے رہے۔ اتنی تیزی سے میرا خون بہتا رہا کہ میری زندگی کے لیے اس نے بڑے خطرات کا اعلان کردیا۔ میرا بڑا آپریشن کردیا گیا۔ آپریشن کے بعد مجھے درد کی ٹیسیں اٹھنے لگیں۔ ساتویں دِن مجھے ہسپتال چھوڑنا تھا' لیکن اس دن مجھے اپنی دائیں ٹانگ میں اچانک شدید' ناقابل برداشت ہلکی سی موٹی سوجن پیدا ہوگئی' ٹانگ کا رنگ بھی بدلنے لگا۔ ڈاکٹروں نے بتلایا کہ مجھے ''خون بستہ'' کی بیماری لگ گئی ہے۔ میں انہیں حالات میں تھی کہ میرے اندرونی شعور نے مجھے ملامت کرنا شروع کردیا کہ فلمی دُنیا کو چھوڑو گی تو شفاء ملے گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بہر حال کچھ دِنوں کے بعد میں اپنے گھر آ گئی۔ آہستہ آہستہ میری حالت سنبھلنے لگی۔ پھر اچانک ایسا ہوا کہ میری دوسری یعنی بائیں ٹانگ میں بھی ویسا ہی درد پیدا ہوگیا' لیکن یہ درد پہلی ٹانگ کے درد سے بھی زیادہ تھا۔ مجھے بہت سخت قسم کے انجکشن لگائے گئے' لیکن میری حالت لحہ بہ لحہ بگڑتی چلی گئی۔ میں نے محسوس کیا کہ میں تیزی سے گر رہی ہوں..... میری سانسیں ختم ہو رہی ہیں..... میں نے اپنے اردگرد کی ہر چیز کو حیران وخاموش دیکھا..... اچانک میں نے سنا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا تھا تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ۔ لہٰذا میں نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا' اور موت کو اپنے سامنے دیکھا۔ میں اپنا محاسبہ کرنے لگی اور اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرنے لگ پڑی۔ میں نے محسوس کیا کہ میری سانسیں لوٹ آئی ہیں' میں اپنے گرد کھڑے ہر فرد کو واضح پہچاننے لگی' میرے خاوند کا چہرہ رو رو کر سرخ ہو چکا تھا' میرے باپ کی حالت قابل رحم تھی' میری ماں مصلّے پر بیٹھی اللہ تعالیٰ سے دُعاء مانگ رہی تھی۔ میں نے ڈاکٹر سے پوچھا: ''کیا ہوا ہے؟''

اس نے کہا: ''اپنے پروردگار کی حمد وتعریف بیان کر' تجھے تو نئی زندگی ملی ہے''۔

وہاں پر میں نے سب لوگوں کو چند لمحات کے لیے فراموش کر کے زندگی کی حقیقت پر غور کیا' اور طے کرلیا کہ آئندہ حجاب اوڑھوں گی' اداکاری چھوڑ دوں گی۔

اس طرح یہ اداکارہ اپنے ربّ کی طرف پلٹ آئی اور اس نے اعلان کر دیا کہ میں اس پیشے کو خیر باد کہتی ہوں' یہ ایک ذلیل پیشہ ہے جس نے اسے عورت سے ایک سستی سی گڑیا بنادیا' جس سے شہوت پرست کھیلا کرتے ہیں۔ [1]

اب دیکھیے موت کے کشش وپنج میں مبتلا اداکارہ نے جب ربّ کی ذات کی طرف رجوع کیا' اپنی شرمندگی پر غور وفکر کیا' تب اللہ تعالیٰ نے بھی اسے مہلک بیماری سے نجات دلادی۔ www.KitaboSunnat.com

[1] العائدون الی اللّٰہ، صفحہ نمبر ۲۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عفت وعصمت کی حفاظت

مگر کیسے؟

انسانی معاشرے کو پاکیزہ رکھنے کے لیے اسلام کے نظام معاشرت میں انسانی ناموس کی حفاظت کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ جو انسان اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پالے وہ کامیاب وکامران انسان کہلانے کا حقدار ہوگا۔ کردار کی پاکیزگی سے انسان معاشرے میں سربلندی وسرفرازی حاصل کرتا ہے۔ ناموس کی حفاظت سے انسان قربِ الٰہی کی سعادت حاصل کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔

ناموس کی حفاظت سے انسان اپنے باطن کو خوشبودار بنالیتا ہے۔ فرشتے بھی ایسے انسان پر رشک کرنے لگتے ہیں جس نے اپنے کردار کو کتاب وسنت کے احکامات کی روشنی میں پاکیزہ بنالیا۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے فضیلۃ الشیخ خمیس بن السعید محمد نے "وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ" کے عنوان سے ایک مفصل بحث قلم بندکی ہے۔ جسے دار الاحیاء التراث العربی بیروت نے نہایت عمدہ انداز میں شائع کیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ اردو دان طبقے کی راہنمائی کے لیے حدیبیہ پبلی کیشنز لاہور نے اسے اردو زبان میں منتقل کرا کے نہایت عمدہ، نفیس اور اعلیٰ انداز میں زیور طباعت سے آراستہ کیا ہے۔ کتاب کے ذیلی عنوانات اس خوش اسلوبی سے ترتیب دیے گئے کہ اگر ان کو اپنے کردار کا حصہ بنالیا جائے تو انسان پاکیزگی کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوسکتا ہے۔ تمام عنوانات کو کتاب وسنت کے دلائل سے مزین کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیائے تصنیف وتالیف کی معروف شخصیات فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری اور فضیلۃ الشیخ عوض محمد القرنی نے اس کتاب کو کردار سازی کے لیے انتہائی مفید قرار دیا ہے۔ مسلم معاشرے کے نوجوان اگر اس کتاب کا پوری توجہ سے مطالعہ کریں اور اس کے مندرجات پر عمل پیرا ہوجائیں تو وہ ایک مثالی کردار کے حامل ہوسکتے ہیں۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر گھر اور ہر لائبریری کی زینت بنے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مصنف، مترجم اور زیور طباعت سے آراستہ کرنے والے کو دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کرے۔

حدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

042 - 37242604 , 0322 - 4014894